PDF
First Edition
2020

مجددیت، مہدویت، مسیحیت، نبوت اور الوہیت
کے جھوٹے دعوے دار مرزا قادیانی کی

شخصیت و کردار

کے گرد گھومنے والی مباحث کا مختصر احاطہ

منیر احمد علوی
مدرس
جامعہ عبداللہ بن مسعود
لاہور

www.KitaboSunnat.com

شبانِ ختمِ نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

ضروری نوٹ

موبائل(Mobile)،آئی پیڈ(IPAD) اور ٹیبلٹ (Tablet) وغیرہ میں کتاب کو بہتر طور پر دیکھنے کے لئے Adobe Acrobat کو ہی PDF Reader کے طور پر استعمال کریں۔

کتاب کے اس پی ڈی ایف ورژن کے تمام صفحات کو فہرست کے ساتھ لنک کیا ہوا ہے، جس کے ذریعے سے فہرست پر کلک کر کے مطلوبہ صفحہ تک پہنچا جا سکتا ہے، اور صفحہ نمبر پر کلک کر کے واپس فہرست پر جایا جا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجددیت، مہدویت، مسیحیت، نبوت اور الوہیت
کے جھوٹے دعوے دار مرزا قادیانی کی

شخصیت و کردار

کے گرد گھومنے والی مباحث کا مختصر احاطہ

منیر احمد علوی
مدرس
جامعہ عبداللہ بن عمر
لاہور

شبانِ ختمِ نبوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب کا نام	شخصیت و کردار
مؤلف	منیر احمد علوی
ناشر	شبان ختم نبوت
صفحات	304
ایڈیشن	پندرہواں
تعداد	1100

کمپوزنگ، ڈیزائننگ شعبہ نشر و اشاعت شبان ختم نبوت

شبان ختم نبوت کی کتب حاصل کرنے کیلئے ان نمبرز پر رابطہ کریں

0331-4630331 / 0324-6262103

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

بندہ اپنی اس کاوش کو محسنینِ اُمّت

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب رحمہ اللہ
سفیر ختم نبوت
انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ

حضرت مولانا سید عطاء المہیمن بخاری صاحب رحمہ اللہ
امین شریعت
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

نمونہ اسلاف

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب رحمہ اللہ
شاہین ختم نبوت، مناظر ختم نبوت،
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب رحمہ اللہ
شیخ الحدیث
پیر طریقت، رہبر شریعت
سرپرست اعلیٰ شان ختم نبوت

استاذ المناظرین، فاتح پنجاب نگر (پکلو)،

کے نام کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ جن کی تحاریر و تقاریر نے امت مسلمہ پر مرزا قادیانی کا مکروہ چہرہ عیاں کیا مرزا قادیانی اور قادیانیت کی حقیقت کو آشکارا کیا اور جن کی زندگیاں پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفاع اور تحفظ ختم نبوت کے لیے صَرف ہوگئیں اور وہ روشن ستارہ بن کر چمکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّ
مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى
اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ
بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ
تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ
عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ
تَسْتَكْبِرُوْنَ (سورۃ الانعام آیۃ 93)

اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے، یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی نازل کی گئی ہے، حالانکہ اس پر کوئی وحی نازل نہ کی گئی ہو اور اسی طرح وہ جو یہ کہے کہ میں بھی ویسا ہی کلام نازل کر دوں گا جیسا اللہ نے نازل کیا ہے؟ اور اگر تم وہ وقت دیکھو (تو بڑا ہولناک منظر نظر آئے) جب ظالم لوگ موت کی سختیوں میں گرفتار ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے (کہہ رہے ہوں گے کہ) اپنی جانیں نکالو، آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا، اس لئے کہ تم جھوٹی باتیں اللہ کے ذمے لگاتے تھے اور اس لئے کہ تم اس کی نشانیوں کے خلاف تکبر کا رویہ اختیار کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. جامع ترمذی،
کتاب الفتن باب مَا جَاءَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ كَذَّابُونَ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کئی قبائل مشرکین کے ساتھ الحاق نہیں کریں گے اور بتوں کی پوجا نہیں کریں گے پھر فرمایا میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک کا یہی دعوی ہوگا کہ وہ نبی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رائے گرامی

عاشق ختم نبوت، مجاہد ناموس رسالت ﷺ، پیکر جرأت وشجاعت

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی دامت برکاتہم

چیئرمین خاتم النبیین ﷺ میڈیکل ہارٹ سنٹر سرگودھا

جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا منیر احمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ ایک جریر اور بہادر اہل علم سے ہیں اور کافی عرصہ سے تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے میدان عمل میں ہیں۔ مولانا کئی کتب احاطۂ تحریر میں لا چکے ہیں۔ جن میں مرزائیت کے دجل اور ان کی دیگر عادات سیئہ پر سیر حاصل تبصرہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی اس محنت کو قبول فرمائے۔ اور مسلمانوں کیلئے سود مند کرے۔ اب مولانا نے مرزا گاما غلام قادیانی ابن گھسیٹی پر قلم اٹھایا اور اس کی تمام خرافات اُمّت کے سامنے پیش کر دی ہیں اگر قادیانی دیانت داری سے اس کتاب (مرزا قادیانی شخصیت وکردار) کا مطالعہ کریں تو ان کے لئے مشعل راہ ہو سکتی ہیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہو، بہر حال مولانا مبارک باد کے مستحق ہیں کہ اس پرفتن دور میں بغیر کسی لالچ کے اس میدان میں ہیں۔ اللہ ان کی حفاظت کرے میری اہل اسلام خصوصاً مسلمان نوجوان طبقہ سے گزارش ہے کہ مولانا کی اس کتاب کیلئے وقت نکال کر ضرور اس کا مطالعہ کریں۔ اور انشاء اللہ یہ ایٹم کی طرح آپ کو ہتھیار کا کام دے گی۔

محمد اکرم طوفانی

چیئرمین خاتم النبیین ﷺ میڈیکل ہارٹ سنٹر سرگودھا

4 اکتوبر 2019 بمطابق 4 صفر 1441ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رائے گرامی

حضرت مولانا سید انیس احمد شاہ صاحب

تلمیذ رشید: استاذ المناظرین فاتح چناب نگر حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ
خلیفہ مجاز: پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم

حضور نبی کریم ﷺ کی پیاری ذات وجہ کونین ہیں اور ختم نبوت آپ ﷺ کا وصف خاص ہے آپ ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق مختلف ادوار میں کچھ ازلی بدبخت آپ ﷺ کے اس وصف خاص پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ انہیں بدبختوں میں سے ایک مرزا قادیانی بھی ہے جس کا فتنہ "فتنہ مرزائیت" کے ناسور کی شکل میں آج بھی موجود ہے۔ اہل فن جانتے ہیں کہ فتنہ مرزائیت کی حقیقت کو جاننے اور اس کی تردید کیلئے مرزا قادیانی کے گھناؤنے کردار کو جاننے سے بہتر دوسرا کوئی عنوان نہیں ہے یعنی مرزائیوں کے ساتھ بحث کا اصل موضوع ہی یہی ہے جس سے مرزائیت کا متعفن، بدبودار اور کفریہ چہرہ کھل کر سامنے آجاتا ہے اسی وجہ سے کوئی مرزائی اس موضوع پر گفتگو کیلئے تیار نہیں ہوتا۔ زیر نظر کتاب "مرزا قادیانی شخصیت و کردار" اس موضوع پر نہایت آسان، عام فہم اور عمدہ کتاب ہے بندہ نے خود بھی اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔

مؤلف کتاب ھذا برادر مکرم حضرت مولانا منیر احمد علوی صاحب دامت برکاتہم سے بندہ کا کئی سال پرانا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے برادرم کو تحفظ ناموس رسالت و تحفظ ختم نبوت کا گویا جنون عطاء فرمایا ہے اور میں یہ بات مبالغہ سے نہیں کہتا بلکہ میرا سالہا سال کا ذاتی مشاہدہ ہے۔ حضرت مولانا قابل تعریف بھی ہیں اور قابل تقلید بھی، اللہ ان مخلصین کے صدقے ہم سیاہ کاروں کو بھی اپنے پیارے حبیب ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کیلئے قبول فرمائیں اور اس کتاب کو مرزائیوں کیلئے ہدایت اور مسلمانوں کیلئے ایمان پر مزید استقامت کا ذریعہ بنائیں۔ آمین

محتاج دعا
سید انیس احمد شاہ عفی عنہ
خاک پائے مجاہدین ختم نبوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

حرف اوّل 17

فتنہ قادیانیت کا پس منظر 20

فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی 24

کا ابتدائی تعارف وحالات 24

نام ونسب 24

علاقہ وتاریخ پیدائش 25

پیدائش کی کیفیت 25

مرزا قادیانی کی تعلیم 26

انبیاء کسی دنیاوی استاد کے شاگرد نہیں ہوتے 27

مرزا قادیانی کی شادیاں 28

مرزا قادیانی کی پہلی شادی 28

مرزا قادیانی کی دوسری شادی 32

مرزا قادیانی کی اولاد 34

اولاد کے لیے حق مہر میں تفاوت 35

مرزا قادیانی کی تیسری شادی 35

عجیب بات 36

مرزا قادیانی کا خاندان 36

ملازمت 39

مرزا امام الدین کون ہے؟ 40

مرزا امام الدین تنہا قصوروار نہیں تھا 41

انگریزی تعلیم کا حصول 43

مختاری کا امتحان 44

علم نجوم سے وابستگی 44

دوران ملازمت مذہبی چھیڑ چھاڑ 46

مقدمات میں مصروفیت اور باپ کی ناراضگی 47

مقدمات میں ناکامی 48

چلہ کشی اور مسمریزم کی مشق 48

مرزا قادیانی بحیثیت مبلغ اسلام 50

براہین احمدیہ کا ردعمل 51

مرزا قادیانی کے دعوے 53

بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار ہوں 53

میں سُور مار ہوں 54

میں امین الملک جے سنگھ بہادر ہوں 54

میں کرشن ہوں 54

میں آریوں کا بادشاہ ہوں 55

میں گورنمنٹ برطانیہ کیلئے پناہ اور تعویذ ہوں 55

میں محدث ہوں 55

میں عبدالقادر ہوں 55

میں ذوالقرنین ہوں 56

میں خاتم الاولیاء ہوں 56

میں مجدد ہوں، میں مہدی ہوں، میں مسیح ہوں 56

میں حجر اسود ہوں 56

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بیت اللہ ہوں 57
میں قرآن ہوں 57
میں میکائیل ہوں 57
میں زندہ علی ہوں 57
میں مدینۃ العلم ہوں 58
میں مریم ہوں، میں ابن مریم ہوں 58
میں ابن مریم سے افضل ہوں 58
میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں 59
میں تمام انبیاء کا مجموعہ ہوں 59
میں رحمۃ للعالمین ہوں 59
میں عرشِ خدا ہوں 60
میں مالک کن فیکون ہوں 60
میں زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہوں 60
میں نطفۂ خدا ہوں 60
جنسی تعلق 61
میں گویا خدا کا باپ ہوں 61
میں خود خدا ہوں 61
مرزا قادیانی اور غلامی 62
دل و جان سے وفادار 63
خاندانی خدمات 63
قدیم خیر خواہ خاندان 64
تبصرہ 65
والد کی خدمات 65
میرا باپ، بھائی اور میں 66
باپ بڑا یا بیٹا؟ 66
قادیانی بزرگوں کا کارنامہ 67
قدیم خدمت گزار 67
بزرگوں سے زیادہ خدمات 68
خود کاشتہ پودا 68
ہماری جان بھی حاضر ہے 69
انگریز کی اطاعت فرض ہے 69
اسلام کے دو حصے ہیں 70
قابل گزارش امر 70
انگریز کی سچی محبت 70
خوشی کی بات 71
گورنمنٹ برطانیہ کا شکر واجب ہے 71
نہ مکہ، نہ مدینہ 72
شکوہ 72
لاجواب سروس 72
سلطنت برطانیہ..... نعمت الٰہی، نعمت عظمیٰ 73
گورنمنٹ برطانیہ..... ابر رحمت 74
راحت کا جام 74
ظلم عظیم 78
میرا غم دور کیجئے 78

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عاجزانہ درخواست 78
باادب گزارش 79
دُعا 79
مرزا قادیانی کی زرطلبی 80
مزید بڑھانا کوئی بڑی بات نہیں 82
رات گھنٹے قبل الہام 82
لاکھ دو لاکھ کچھ بڑی بات نہیں 82
زکوٰۃ کے پیسے سے اپنی کتابیں خریدنے کی ترغیب 83
دُعا کا موڈ بنانے کیلئے ایک لاکھ روپے چندے کی شرط 84
بھاری نذر مقرر کرے 85
کفن چوری کے مال سے اشاعت اسلام 85
کنچنی (پیشہ ور عورت) کا مال اور مرزا کا فتویٰ 86
سود صرف انسانوں کیلئے حرام اللہ کیلئے حلال مرزا قادیانی کا فتویٰ 86
پہلا خط 87
دوسرا خط 87
مرزا قادیانی کی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد 88
مرزا قادیانی کا اپنی ہی بیوی کے پاس اپنا ماتھ گروی رکھوانا 90
زرطلبی میں انہماک 91
لوگوں سے جمع شدہ مال خرچ ہونے کی جگہ ذاتی املاک 91
گھریلو زندگی 92
مرزائی جماعت کو چندہ دینے کے متعلق فرمان واجب الاذعان 95
چندہ وصول کرنے کے بارے میں فتویٰ 95
دام کے بدلے نام 96
قادیانی امراض 97
مرزا قادیانی کا اپنے مرتد ہونے کا اعتراف 99
مرزا قادیانی کی چند دل آویز ادائیں 100
اجنبی چھڑی 100
جوتی پاؤں میں تلاش گاؤں میں 101
تلاش روزگار اور جوتا 101
کتا کھانا کھا گیا 101
چور کو پڑ گئے مور 102
چوزہ ذبح کرنے کی بجائے انگلی کاٹ دی 102
اوہو! بھول گیا 103
گڑ اور مٹی کے ڈھیلے 103
الٹا پاؤں سیدھے میں اور سیدھا الٹے میں 103
الٹی جرابیں، اوپر نیچے بٹن 104
الٹی سیدھی جرابیں 104
مت ماری گئی 104
حاضر بھی غیر حاضر 104
مرض ہسٹریا کا حملہ 106
مرزا قادیانی کی دوسری بیماریاں 107
دن میں سو سو بار پیشاب 107
دو چادروں والی بیماری 108
خارش زدہ 108

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دل گھٹنے کا دورہ اور ہاتھ پاؤں سرد	109	نامردی کا یقین	118
دورے پر دورہ	109	نورالدین کو نسخہ خاص کا مشورہ	119
عصبی کمزوری	109	نامرد کو فائدہ	119
درد گردہ کی تکلیف	109	قادیانی نسخے اور کشتے	119
دوران سر کی تکلیف	109	زرد جام عشق اور افیون	120
دماغی کمزوری کا حملہ	110	ٹانک وائن	121
خونی قے	110	نیم کھلی آنکھیں اور گروپ فوٹو کا شوق	121
کیچر تھراپی	110	مشک	122
مقعد سے خون اور سخت درد	110	مفرح عنبری	122
دست ہی دست	111	مرزا کی بیماریوں سے متعلق ایک مرزائی عذر	123
مرزا قادیانی کی خوراک	111	الہامات وکشوف مرزا	125
حافظہ کی تباہی وابتری	112	شیر علی	125
گنجا	113	مرزا غلام قادر	125
مائی اوپیا	113	خیراتی	125
دق	113	مظہر لال	126
سل	113	ٹیچی ٹیچی	126
ذیابیطس اور کثرت پیشاب سے ضعف	113	حفیظ	126
مرض الموت ہیضہ	114	درشنی	126
نامردی	114	وہ الہامات جن کی سمجھ نہیں آئی	127
بیوی کے ایام مخصوصہ نے عزت رکھ لی	114	عربی الہامات	130
الہامی نسخہ	117	انگریزی الہامات	130
ایک ابتلاء	118	عکس الہام (عربی، اردو، انگریزی ملا جلا الہام)	132

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فارسی الہامات 132
پنجابی الہامات 132
عجیب وغریب خواب 133
بلی کو پھانسی 133
مرغ، بکرا، بلی، چوہا 133
مرغی کے الفاظ 134
قادیانی شرم وحیا 135
پرمیشر کی جگہ 135
قادیانی کہانی 136
قادیانی ترانہ 137
رحم پر مہر 138
عضو تناسل کاٹ دیتا 138
جہاں سے نکلے تھے 138
عورت کی کاروائی 138
جمالیاتی حسن 139
خدمت گار عورتیں 140
عائشہ 140
بھانو 140
زینب بیگم 141
رات کا پہرہ 142
نیم دیوانی کی حرکت 143
کبڑی کبڑی 143
چھٹا سوال وجواب 144
جوان عورت، بغلگیر، الحمدللہ 144
خواب: دماغی بناوٹ 145
مرزا محمود باپ کے نقش قدم پر 146
مرزا محمود کی خصوصی دلچسپی 146
مرزا محمود پردے کے حکم سے مستثنیٰ 147
عبادات مرزا 148
حج، اعتکاف، زکوٰۃ 148
عبادت الٰہی 149
روزہ توڑ دیا 149
بیٹے کی خاطر نماز جمعہ نہیں پڑھی 149
نماز میں فارسی نظم 150
زنانی نماز 150
نماز میں پان 151
روزے نہیں رکھے 151
مسنون وضع 152
تصنیف اور نماز 152
حفظ قرآن 152
امامت کا شرف 152
مغلظات مرزا 154
اہل اسلام کو گالیاں 155
علمائے کرام کو گالیاں 156

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی عبدالحق غزنوی کو گالیاں 157
مولانا حسین احمد بٹالوی کو گالیاں 158
پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کو گالیاں 160
منشی سعد اللہ کو گالیاں 161
مولانا ثناء اللہ امرتسری کو گالیاں 161
دیگر مذاہب والوں کو گالیاں 162
عیسائیوں کو گالیاں 163
آریوں کو گالیاں 164
تناقضات مرزا 166
ہم اللہ تعالیٰ کے بغیر بلائے نہیں بولتے 167
میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی روح بولتی ہے 167
مہدی ہونے کا دعویٰ 167
مہدی ہونے سے انکار 168
خدا تعالیٰ کا قانون قدرت 168
قانون قدرت بدل جاتا ہے 168
میرا نام غازی ہے 168
غازی نام رکھنا رسول کریم ﷺ کی نافرمانی ہے 168
اندھے کو اندھا کہنا بھی دل دکھانا ہے 168
اندھے کو اندھا کہنا درست ہے 169
سرسید احمد خان منکر تھا 169
سرسید..... دانا اور مردم شناس 169
سرسید..... فراڈیا اور دھوکے باز 169
سرسید..... بہادر اور زیرک تھا 170
انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا 170
اور احتلام ہو گیا 171
الہامی کتابوں میں تبدیلی نہیں ہوئی 171
الہامی کتابیں تبدیل ہو چکی ہیں 171
میرا منکر کافر نہیں 171
میرا منکر کافر ہے 171
صلیب پر دو گھنٹے 171
صلیب پر چند منٹ 171
انگریزی نہیں آتی 172
انگریزی پڑھی تھی 172
مسیح موعود ہونے کا اقرار 172
مسیح موعود ہونے سے انکار 172
نبی اور رسول ہونے کا اقرار 173
نبی اور رسول ہونے سے انکار 173
حقیقی و تشریعی نبوت کا اقرار 173
حقیقی و تشریعی نبوت سے انکار 173
مرزا قادیانی کے علاوہ مسیح کی آمد کا اقرار 173
مرزا قادیانی کے علاوہ مسیح کی آمد سے انکار 174
حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور رفع و نزول کا اقرار 174
حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام رفع و نزول کا انکار 174
حضور ﷺ کی معراج جسمانی نہ تھی 174

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر 120 سال 174
اس کے برخلاف 175
عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں 175
اس کے برخلاف 175
مرزا قادیانی کے جھوٹ 176
جھوٹ نمبر 1 177
جھوٹ نمبر 2 178
جھوٹ نمبر 3 178
جھوٹ نمبر 4 179
جھوٹ نمبر 5 179
جھوٹ نمبر 6 179
جھوٹ نمبر 7 180
جھوٹ نمبر 8 180
جھوٹ نمبر 9 181
جھوٹ نمبر 10 181
جھوٹ نمبر 11 181
جھوٹ نمبر 12 181
جھوٹ نمبر 13 182
مرزا قادیانی کا اللہ تعالیٰ پر افتراء 183
افتراء نمبر 1 183
افتراء نمبر 2 184
افتراء نمبر 3 185
افتراء نمبر 4 185
افتراء نمبر 5 185
افتراء نمبر 6 186
افتراء نمبر 7 186
افتراء نمبر 8 186
افتراء نمبر 9 187
افتراء نمبر 10 187
افتراء علی الرسول مرزا قادیانی کا حدیث رسول ﷺ پر صریح افتراء 189
پہلی شرط 190
دوسری شرط 190
تیسری شرط 190
افتراء نمبر 1 190
افتراء نمبر 2 191
افتراء نمبر 3 191
افتراء نمبر 4 192
افتراء نمبر 5 192
افتراء نمبر 6 193
افتراء نمبر 7 193
افتراء نمبر 8 194
افتراء نمبر 9 194
افتراء نمبر 10 194
تبصرہ 195

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مبالغے 196
مثال اول 196
مثال دوم 196
اعتراض 197
جواب 197
مثال سوم 197
چور پکڑا گیا 198
1931ء کی مردم شماری کے مطابق 198
مثال چہارم 199
مثال پنجم 199
مثال ششم 200
مثال ہفتم 201
مثال ہشتم 201
مثال نہم 202
دسواں مبالغہ 203
مرزا قادیانی کی علمی صلاحیت اور معلومات کی وسعت 203
مرزا قادیانی کی علمی بددیانتی 207
پہلی مثال 207
دوسری مثال 208
تیسری مثال 208
چوتھی مثال 209
پانچویں مثال 209
چھٹی مثال ساتویں مثال 210
آٹھویں مثال نویں مثال 211
دسویں مثال 212
مرزا قادیانی کی پیش گوئیاں 214
پہلی پیش گوئی 215
دوسری پیش گوئی 221
تیسری پیش گوئی 228
چوتھی پیش گوئی 232
پانچویں پیش گوئی 236
چھٹی پیش گوئی 238
ساتویں پیش گوئی 240
مرزا قادیانی کی بہادری 243
ہم موت سے نہیں ڈرتے 244
بزدلی ایمان کی کمزوری ہے 244
انگریزی عدالت میں 245
اپنے مریدوں کی اطلاع کے لئے 245
مرزا قادیانی کا عظیم کارنامہ "براہین احمدیہ" 248
علماء سے علمی اعانت 248
براہین احمدیہ کے ذریعے زر طلبی کا حصول 249
براہین احمدیہ کے بارے میں پہلا اشتہار 249
براہین احمدیہ کے بارے میں دوسرا اشتہار 250
قیمت میں اضافہ 250

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

براہین احمدیہ کی قیمت میں اضافہ 251

زیادہ سے زیادہ قیمت وصول کرنے کے ہتھکنڈے 252

براہین کی خریداری کی ترغیب 253

محسنین کا شکریہ 254

خلف وعداور خریداروں کا روپیہ ضبط کرنے کی مضحکہ خیز توجیہ 254

تین سو جزء کے وعدہ کے عدم ایفاء کا اعلان 255

جواب دوسرا فرق 258

تیسرا فرق خلاصہ کلام 258

قادیانی مناظرے 259

علماء لدھیانہ کو مناظرے کا چیلنج 261

مشورہ کے لئے حکیم نورالدین کا طلبی 264

مرزا قادیانی کا میدان مناظرہ سے فرار 266

علمائے دہلی کو مناظرے کا چیلنج 267

دہلی کے علماء جنہوں نے چیلنج قبول کیا 268

مولوی عبدالحق مفسر حقانی سے معذرت 268

مولانا حسین احمد بٹالوی کی طرف سے تمام شرائط کی منظوری 269

مرزا قادیانی کی عہد شکنیاں 270

جامع مسجد دہلی میں مباحثہ 270

مولانا محمد بشیر سہسوانی سے مناظرہ 272

مرزا قادیانی کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی 272

مجلس بحث میں جواب لکھنے سے گریز 273

خسر کی بیماری کا حیلہ تراش کر مناظرہ سے گریز 274

مرزا بشیر احمد ایم اے کی ملمع سازی 275

مولانا عبدالحکیم کلانوری سے مناظرہ 275

مناظرہ کا موضوع بحث 276

قادیانی ہزیمت کی بڑی وجہ 279

قادیانی مباہلے 281

ہندوستان بھر کے علماء کو مباہلے کا چیلنج 281

دعوت مباہلہ کا پرجوش خیر مقدم 282

مولانا عبدالحق غزنوی سے حافظ محمد یوسف کا مباہلہ 283

مولانا عبدالحق غزنوی سے مرزا قادیانی کا مباہلہ 285

مولوی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کا انجام 288

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ 291

خدائی فیصلہ 292

کذب مرزا پر چند مزید دلائل 294

مختلف اساتذہ سے تعلیم 294

بیٹے کی تصدیق 295

مرزا قادیانی کی شاعری 296

احتلام اور مرزا قادیانی 298

بکریاں چرانا 299

نکتہ 299

مرزا قادیانی کا نسب اور نبوت 300

حسن تدفین 302

یاداشت 304

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرف اوّل

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی تخلیق کے بعد اس کی رشد و ہدایت اور ابدی کامیابی و کامرانی کے لیے اپنے برگزیدہ بندوں کو نبوت و رسالت دے کر دنیا میں مبعوث فرمایا۔

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام ہمیشہ فرمان الٰہی کی پیروی کرتے رہے۔ ان کا نفس ہمیشہ اطاعت خداوندی میں ان کا تابع اور مطیع رہتا، یہ حضرات حق تعالیٰ کی نافرمانی سے معصوم ہوتے اور معصیت کا صدور ان مبارک ہستیوں سے ناممکن ہوتا، یہ حضرات اطاعت و فرمانبرداری، عبادت و ریاضت، سیرت و صورت، اخلاق و اوصاف، امانت و دیانت، جرأت و شجاعت، عقل و دانش، علم و حکمت، خوف و خشیت، غرض جملہ اخلاقی، علمی اور عملی محاسن کا مجموعہ ہوتے۔

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام حکمت و بصیرت اور مواعظ حسنہ کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں اور بہت سے لوگ ان کی دعوت حق پر لبیک کہتے ہوئے ابدی کامیابی و کامرانی کو پالیتے ہیں لیکن دوسری طرف شیطان جس کا مقصد مخلوق خدا کو گمراہ کرنا ہے، اپنی محنت و کوشش میں لگا رہتا ہے اور دعوت حق کے قبول کرنے میں مختلف شکلیں دکھا کر رکاوٹ بن جاتا ہے پہلی امتوں میں اور امت محمدیہ میں ایک خاص فرق ہے وہ یہ کہ پہلی امتوں میں بھی حق و باطل دونوں رہے ہیں۔ دونوں کی معرکہ آرائیاں پہلی امتوں میں بھی رہی ہیں، انبیاء کرام علیہم السلام حق کی دعوت دیتے تھے جب کہ شیطان اور خواہشات کے پرستار باطل کی لیکن امت محمدیہ میں صرف حق و باطل ہی نہیں بلکہ تین چیزیں ہیں۔

(۱) حق (۲) باطل (۳) دجل

حق اور باطل دونوں واضح ہوتے ہیں اور دجل دونوں کے درمیان میں ہے یعنی حق و باطل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو ملا کر چلنا اس کو دجل کہتے ہیں۔

اس امت میں آنے والے فتنوں کو دجال کے لفظ سے بیان فرمایا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ ہوں گے تو باطل و گمراہ لیکن اپنے گمراہ کُن نظریات کے ساتھ کچھ حق ملا لیں گے اور امت سے دجل کرتے ہوئے باطل کو حق کہہ کر متعارف کروائیں گے۔

ان دجالوں میں سے نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے لیے بھی حدیث شریف میں دجال کا لفظ استعمال کیا گیا ہے چنانچہ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں:

"اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ دَجَّالُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَانَبِيَّ بَعْدِيْ" (ترمذی شریف)

ترجمہ: ''عنقریب میری امت میں تیس دجال آئیں گے ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔

چنانچہ نبی پاک ﷺ کے بعد جن لوگوں نے بھی نبوت ورسالت کے دعوے کیے انہوں نے اپنے نظریات کے ثبوت میں قرآن وحدیث ہی کو پیش کیا ہے اسی طرح مرزا قادیانی نے اپنے ہر کفریہ دعویٰ کے ثبوت میں قرآن وحدیث میں اپنی تاویل کاری کی ملمع سازی کی ہے۔

آج بھی مرزائی قرآن وحدیث کے نام پر مسلمانوں کے ایمان کو خراب کر رہے ہیں چونکہ عوام قرآن وحدیث کے علوم سے واقفیت نہیں رکھتی اس لیے مرزائی مبلغین بعض مرتبہ مسلمانوں کے ایمان کو اسلام کے نام پر لُوٹنے میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں حالانکہ کسی بھی مدعی الہام یا مدعی نبوت کو جانچنے کیلئے اصولی اور آسان راستہ اُس کا کردار ہوتا ہے۔قرآن مجید نے بھی اہل باطل کے سامنے آپ ﷺ کے کردار کو رکھا ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

"فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ" (یونس:16)

''میں نے اس سے پہلے تم میں ایک عمر گزاری ہے کیا تم عقل نہیں رکھتے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوررسول پاک ﷺ نے بھی جب نبوت کا اعلان فرمایا تو پہلے مشرکین مکہ کے سامنے اپنے کردار کو رکھا چنانچہ آپ ﷺ نے کوہ صفا پر سب سے پہلے اپنی تصدیق کروائی جب سب نے بیک آواز یہ کہہ دیا کہ:

"مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا" (بخاری شریف صفحہ 702)

ترجمہ: ''ہم نے آپ میں سوائے سچ کے کچھ نہیں پایا''۔

تو پھر آپ ﷺ نے اپنی رسالت اور توحید خداوندی کا اعلان فرمایا۔

لیکن اسکے برعکس مرزائیوں کی ہمیشہ کوشش ہوتی ہے کہ کسی بھی طرح مرزا قادیانی کی شخصیت زیر بحث نہ آئے کیونکہ قادیانی کتب سے مرزا قادیانی کی بڑی بھیانک صورت ظاہر ہوتی ہے۔ پیش نظر کتاب میں مرزا قادیانی کی شخصیت و کردار کے حوالے سے مختلف پہلوؤں کو نوکِ قلم لایا گیا ہے اس طرح سے یہ کتاب مرزا قادیانی کی شخصیت کے تعارف میں گویا ایک مختصر سی انسائیکلوپیڈیا بن گئی ہے جو مرزا قادیانی کی شخصیت کے گرد گھومنے والے مختلف پہلوؤں کو ایک دائرے میں لا رہی ہے۔

ان شاء اللہ العزیز اس کتاب کے قاری پر یہ بات بالکل عیاں ہو جائے گی کہ مرزا قادیانی جیسی شخصیت کا حامل شخص نبی اور رسول تو کیا روحانیت کے کسی معمولی درجے پر بھی فائز نہیں ہوسکتا بلکہ ایسے شخص کو شریف انسان کہنا شرافت کو گالی دینے کے مترادف ہے۔

یہ کتاب باقاعدہ تصنیف نہیں ہے بلکہ حضرات اکابر علماء کرام کے رشحاتِ قلم سے نکلے ہوئے مضامین کو مختصراً ایک جگہ جمع کرنیکی کوشش ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ اور قادیانیت کی دلدل میں پھنسے ہوؤں کیلئے نکلنے کا سبب بنادیں۔ آمین

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت

منیر احمد علوی عفی عنہ

☆☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتنہ قادیانیت کا پس نظر

بلاشبہ ''فتنہ مرزائیت'' چودھویں صدی ہی کا نہیں بلکہ تاریخ کا سب سے بڑا ارتدادی فتنہ ہے جسے انگریز نے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کی خاطر جنم دیا کیونکہ برصغیر پاک و ہند میں انگریز اپنے ظالمانہ تسلّط کو طول دینا چاہتا تھا لیکن اس کے راستے میں مسلمان ایک بڑی رکاوٹ تھے، مسلمانوں کا جذبۂ جہاد اور نبی کریم ﷺ کی غلامی انہیں انگریز کی ماتحتی سے روکتی تھی انہی دونوں جذبوں کو ختم کرنے کے لیے انگریز نے مرزا غلام قادیانی کے ذریعے ''فتنہ قادیانیت'' کی بنیاد رکھوائی چنانچہ مرزا قادیانی نے ابتداء ہی سے اعلان عام کیا کہ سرکار انگریز کی اولوالامر کی حیثیت سے اطاعت فرض اور اس کے خلاف جہاد کرنا حرام ہے۔

قادیانیت کا مطالعہ رکھنے والے حضرات یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی ہر بات میں تضاد پایا جاتا ہے لیکن مذکورہ دونوں باتوں کے بارے میں ابتداء سے موت تک ایک ہی نظریہ رہا ہے۔ اس لیے اس تحریک کو ابتداء سے ہی انگریز کی مکمل پشت پناہی حاصل رہی ہے جو اس اسلام دشمن تحریک کے پھیلنے اور بڑھنے کا سبب بنی اس کے ساتھ ساتھ اس تحریک کو برصغیر پاک و ہند کا وہ ماحول بھی ملتا رہا جو اس تحریک کے بڑھنے کے لیے بڑا سازگار ثابت ہوا چنانچہ مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی رحمہ اللہ اپنی شاہکار تصنیف ''قادیانیت'' میں لکھتے ہیں:

''1857ء کی آزادی کی کوشش ناکام ہو چکی تھی، ہندوستان کے مسلمانوں کے دل شکست کے صدمے سے زخمی اور اُن کا دماغ ناکامی کی چوٹ سے مفلوج ہو رہا تھا۔ وہ دوہری غلامی کے خطرہ سے دوچار تھے، سیاسی غلامی اور تہذیبی غلامی، ایک طرف نوخیز فاتح انگریزی سلطنت نے نئی تہذیب و ثقافت کی توسیع و اشاعت کا کام شروع کر دیا تھا۔ دوسری طرف ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے عیسائی پادری مسیحیت کی دعوت و تبلیغ میں خاص سرگرمی دکھا رہے تھے۔ عقائد میں تزلزل پیدا کر دینے، عقیدہ اور شریعت اسلامی ماخذوں اور سرچشموں کے بارے میں متشکّک اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدگمان بنا دینے کو اپنی بڑی کامیابی سمجھتے تھے۔ مسلمانوں کی نئی نسل جس پر اسلامی تعلیمات نے پورے طور پر اثر نہیں کیا تھا۔ اس دعوت وتلقین کا خاص طور پر ہدف اور اسکول وکالج اس ذہنی انتشار اور اندرونی کشمکش کا خصوصیت کے ساتھ میدان تھے۔ ہندوستان میں کہیں کہیں قبولِ مسیحیت کے واقعات بھی پیش آنے لگے۔ لیکن اُس وقت کا اصل مسئلہ اور اسلام کے لیے بڑا خطرہ ارتداد نہ تھا، بلکہ الحاد اور عقائد میں تردّد وتزلزل تھا۔ عیسائی پادریوں اور مسلمان علماء میں جابجا مناظرے اور مباحثے ہوئے جن میں عام طور پر علمائے اسلام کو فتح ہوئی اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کا علمی اور عقلی تفوق اور استحکام ثابت ہوا۔ لیکن اس سب کے نتیجہ میں بہرحال طبیعتوں میں ایک بے چینی اور افکار وعقائد میں تزلزل پیدا ہو رہا تھا۔

دوسری طرف اسلامی فرقے کا آپس کا اختلاف تشویش ناک صورت اختیار کر گیا تھا ہر فرقہ دوسرے فرقہ کی تردید میں سرگرم اور کمر بستہ تھا۔ مذہبی مناظروں اور مجادلوں کا بازار گرم تھا، جن کے نتیجہ میں اکثر زدوکوب، قتل وقتال اور عدالتی چارہ جوئیوں کی نوبت آتی۔ سارے ہندوستان میں ایک مذہبی خانہ جنگی سی برپا تھی، اس صورتِ حال نے بھی ذہنوں میں انتشار، تعلقات میں کشیدگی اور طبیعتوں میں بیزاری پیدا کر دی تھی اور علماء کے وقار اور دین کے احترام کو بڑا صدمہ پہنچا تھا۔

دوسری طرف خام صوفیوں اور جاہل دلق پوشوں نے طریقت وولایت کو بازیچۂ اطفال بنا کر رکھا تھا۔ انہوں نے اپنے شطحیات والہامات کی بڑے پیمانے پر اشاعت کی تھی۔ جابجا لوگ الہام کا دعویٰ اور عجیب وغریب خوارق اور بشارتوں کی روایت کرتے پھرتے تھے۔ اس کے اثر سے عوام میں اسرار ورموز، خوارق وکرامات اور غیبی اطلاعات خوابوں اور پیش گوئیوں کے سننے کا غیر معمولی شوق پیدا ہو گیا تھا، جو شخص یہ چیزیں جتنی زیادہ پیش کرتا تھا اتنا ہی وہ عوام میں مقبول ہوتا اور ان کی عقیدت واحترام کا مرکز بنتا، عیار درویشوں اور چالاک دین فروشوں نے عوام کی اس ذہنیت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا، طبیعتیں اور دماغ ناقابل فہم چیز کے قبول کرنے کے لیے ہر نئی چیز کو ماننے کے لیے، ہر دعوت وتحریک کا ساتھ دینے کے لیے اور ہر روایت وافسانے کی تصدیق کے لیے تیار ہو گئیں تھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں پر عام طور سے یاس و ناامیدی اور حالات و ماحول سے شکست خوردگی کا غلبہ تھا۔ ۱۸۵۷ء کی جدوجہد کے انجام اور مختلف دینی اور عسکری تحریکوں کی ناکامی کو دیکھ کر معتدل اور معمولی ذرائع اور طریقہ کار سے انقلابِ حال اور اصلاح سے لوگ مایوس ہو چکے تھے اور عوام کی بڑی تعداد کسی مردِ غیب کے ظہور اور کسی ملہم اور موید من اللہ کی آمد کی منتظر تھی۔ بعض جگہ عوام میں یہ خیال بھی پھیلایا گیا کہ تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا ظہور ضروری ہے۔ مجلسوں میں زمانہ آخر کے فتنوں اور واقعات کا چرچا تھا، شاہ نعمت اللہ ولی کشمیری کے طرز کی پیش گوئیوں اور الہامات سے سہارا حاصل اور غم غلط کیا جاتا تھا، خواب، فالوں اور غیبی اشاروں میں مقناطیس کی کشش تھی اور وہ ٹوٹے ہوئے دلوں کے لیے مومیائی کا کام دیتے تھے۔

پنجاب ذہنی انتشار و بے چینی، ضعیف الاعتقادی اور دینی ناواقفیت کا خاص مرکز تھا۔ ہندوستان کا یہ علاقہ اسّی برس (۸۰) تک مسلسل سکھ حکومت کے مصائب برداشت کر چکا تھا جو ایک طرح کی مطلق العنان فوجی حکومت تھی، ایک صدی سے کم کے اس عرصہ میں پنجاب کے مسلمانوں کے عقائد میں تزلزل اور دینی حمیت میں خاص ضعف آچکا تھا۔ صحیح اسلامی تعلیم عرصہ سے مفقود تھی۔ اسلامی زندگی اور معاشرے کی بنیادیں متزلزل ہو چکی تھیں۔۔۔ دماغوں اور طبیعتوں میں انتشار اور پراگندگی تھی اور مختصراً اقبال کے الفاظ میں:

خالصہ شمشیر و قرآن دا ببرد　　اندراں کشور مسلمانی بمرد

اس صورت حال نے پنجاب کو ذہنی بغاوت اور ایک ایسی جدت پسند تحریک و دعوت کے سر سبز و کامیاب ہونے کے لیے موزوں ترین میدان بنا دیا تھا جس کی بنیاد تاویلات و الہامات پر ہو۔ قوم کے بڑے حصہ کا مزاج وہ بن گیا تھا جس کو اقبال نے ان لفظوں میں بیان کیا ہے:

مذہب میں بہت تازہ پسند اس کی طبیعت　　کے لے کہیں منزل تو گزرتا ہے بہت جلد
تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا　　ہوکھیل مریدی کا تو ہرتا ہے بہت جلد
تاویل کا پھندا کوئی صیاد لگا دے　　یہ شاخِ نشیمن سے اترتا ہے بہت جلد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس اُنیسویں صدی کا اختتام تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی نئی دعوت وتحریک کے ساتھ منظرِ عام پر آیا، جسے اپنی دعوت اور اپنے حوصلوں اور اپنے بلند ارادوں کی تکمیل کے لیے مناسب زمانہ اور مناسب جگہ ملی۔ طبیعتوں کی عام بے چینی عوام کی عجائب پرستی، معتدل ذرائع اصلاح وانقلاب سے مایوسی، علماء کے وقار واعتماد کا زوال وتنزل، مذہبی بحثوں کی گرم بازاری اور اس کے نتیجہ میں عامیانہ ذوقِ جستجو اور طبیعتوں کی آزادی، ہر چیز اُن کے لیے معاون اور مددگار ثابت ہوئی۔ دوسری طرف حکومتِ وقت نے (جو مجاہدین کی تحریک سے زک اٹھا چکی تھی اور مسلمانوں کے جذبہ جہاد اور جوش مذہبی سے پریشان وہراساں رہتی تھی) اس تحریک کا خیر مقدم کیا جس نے حکومت برطانیہ کے ساتھ وفاداری اور اخلاص کو اپنے بنیادی عقائد اور مقاصد میں شامل کیا تھا اور جس کے بانی کا حکومت کے ساتھ قدیم اور غیر مشتبہ تعلق تھا، ان تمام عناصر واسباب نے مل کر وہ مناسب ومعاون ماحول فراہم کیا جس میں یہ تحریک وجود میں آئی اور اُس نے اپنے پیر واور ہم خیال پیدا کر لیے اور ایک مستقل فرقہ کی بنیاد پڑ گئی۔

اس کے علاوہ اس فتنہ نے ایک ایسے خاندان میں جنم لیا جو سالہا سال سے انگریز حکومت کے لیے آنکھیں بچھا رہا تھا ظاہر ہے کہ حکومت کی طرف سے جو مراعات اس خاندان کو مل سکتی تھیں۔ وہ دوسروں کو کہاں نصیب ہوتیں۔ بہر حال انہی چند وجوہات کی بناء پر اس فتنہ کو بڑھنے میں زیادہ مشکلات اور رکاوٹوں کا سامنا نہیں کرنا پڑا اور اب بھی انگریز اپنے اس لگائے ہوئے پودے کی بڑی تندہی کے ساتھ آب یاری کر رہا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کا ابتدائی تعارف وحالات

جس طرح یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ مذہب کی بنیاد بانی مذہب کے عقائد ونظریات پر ہوتی ہے ایسے ہی یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ ہر مذہب کا بانی اپنے مذہب کے لیے بطور آئینہ ہوتا ہے اس لیے قادیانیت کو سمجھنے کے لیے ''مرزا غلام احمد قادیانی'' کی شخصیت کا تعارف اس کے حالات زندگی اور خاندانی پس منظر سے واقفیت انتہائی ضروری ہے تاکہ اندازہ ہو سکے کہ امت مرزائیہ جس شخص کو نبی اور رسول مانتی ہے وہ اور اس کا خاندان کس معیار کے ہیں چنانچہ مرزا قادیانی کے حالات زندگی اور خاندانی پس منظر مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔

نام ونسب:

مرزا قادیانی کا نام غلام احمد تھا لیکن اپنے نام کے شروع میں مغل ہونے کی وجہ سے مرزا اور آخر میں قادیان کا باشندہ ہونے کی وجہ سے اس کی طرف نسبت کر کے قادیانی لکھتا تھا، چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنا تعارف کرواتے ہوئے لکھتا ہے:

''اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد[1]، میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا کا نام عطاء محمد تھا.....ہماری قوم مغل برلاس ہے''[2] (کتاب البریہ: خزائن جلد 13 صفحہ 162)

مرزا قادیانی کی ماں کا نام چراغ بی بی تھا مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا بشیر احمد ایم۔اے لکھتا ہے:

''ہماری دادی صاحبہ.....کا نام چراغ بی بی تھا اور وہ دادا صاحب کی زندگی میں ہی فوت ہوگئی تھیں''۔ (سیرت المہدی، جلد اوّل صفحہ 8 روایت نمبر 10 نیا ایڈیشن)

---

[1] مرزا محمود نے اپنے باپ مرزا قادیانی کی مخالفت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میرے والد کا نام غلام احمد نہیں بلکہ احمد تھا۔

[2] مرزا قادیانی نے یہاں اپنی قوم مغل لکھی جبکہ دیگر جگہوں پر سید، چینی الاصل، فارسی الاصل ان سب میں اصل کیا ہے۔ اس کو ردھندے کا حل قادیانی ہی پیش کر سکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا ابتدائی نام دسوندی تھا لیکن سندھی کے نام سے بھی مخاطب کیا جاتا تھا۔

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 40، روایت نمبر 51 نیا ایڈیشن)

علاقہ وتاریخ پیدائش:

مرزا قادیانی کا آبائی وطن قصبہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداس پور مشرقی پنجاب ہے اور اپنی تاریخ پیدائش کے بارے میں اس نے خود وضاحت کی ہے، چنانچہ لکھتا ہے:

''میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہویں یا سترھویں برس میں تھا اور ابھی ریش و برودت کا آغاز نہیں تھا''۔

(کتاب البریہ: خزائن جلد 13، صفحہ 177)

پیدائش کی کیفیت:

مرزا قادیانی انتہائی حیا سوز انداز میں اپنی پیدائش کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا''۔ (تریاق القلوب: خزائن جلد 15 صفحہ 479)

مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا وہ سلطان القلم ہے لیکن مرزا قادیانی کے الفاظ پر غور فرمائیں کہ کیسے گھٹیا الفاظ کے ساتھ اپنی ولادت کو بیان کر رہا ہے کیا تہذیب و اخلاق کا مظاہر ہے؟ اور مزید بے حیائی کو دیکھئے کہ کس انداز میں پیدائش کی کیفیت کو بیان کر رہا ہے۔

مشہور صوفی بزرگ ابن عربی رحمہ اللہ کی ایک پیشگوئی کو اپنے اوپر چسپاں کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''اس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوگی جو اس سے پہلے نکلے گی اور وہ اس کے بعد نکلے گا اس کا سر اس دختر کے پیروں سے ملا ہوا ہوگا یعنی دختر معمولی طریق سے پیدا ہوگی کہ پہلے سر نکلے گا اور پھر پیر اور اس کے پیروں کے بعد بلا توقف اس کا سر نکلے گا۔ جیسا کہ میری ولادت اور میری توام ہمشیرہ کی اسی طرح ظہور میں آئی''۔ (تریاق القلوب: خزائن جلد 15 صفحہ 483,482)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی تعلیم:

مرزا قادیانی نے قادیان میں چند اساتذہ سے کچھ ابتدائی تعلیم بھی حاصل کی تھی جس کی قدرے تفصیل مرزا قادیانی نے خود لکھی مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''بچپن کے زمانے میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلّم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں معلّم میری تربیت کیلئے کیے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لئے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے ''صَرف'' کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد ''نَحو'' ان سے پڑھے بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کیلئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے.....'' (کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 179 تا 181 حاشیہ)

اور پھر مرزا قادیانی نے اپنے استاد گل علی شاہ کا تعارف ایک جگہ یوں کروایا ہے:

''ہمارے ایک استاد شیعہ تھے۔ گل علی شاہ ان کا نام تھا، کبھی نماز نہ پڑھا کرتے تھے، منہ تک نہ دھوتے تھے''۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 583)

محترم قارئین! مرزا قادیانی نے یہاں لکھا کہ'' قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں فضل الٰہی نامی استاد سے پڑھیں''، لیکن دوسری جگہ مرزا قادیانی نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ:

''میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے'' (ایام الصلح، روحانی خزائن 14 صفحہ 394)

اب یہ بات تو مرزا قادیانی کے امتی ہی بتا سکتے ہیں کہ فضل الٰہی نامی بزرگ انسان تھے یا کچھ اور؟ جب خود مرزا لکھ چکا کہ اس نے ان بزرگ سے قرآن شریف پڑھا تھا تو پھر یہ قسم یقیناً جھوٹی ہے کہ میں نے کسی انسان سے قرآن کا ایک سبق بھی نہیں پڑھا۔ جماعت مرزائیہ یہاں یہ شوشہ چھوڑتی ہے کہ مرزا کی مراد ان الفاظ سے یہ ہے کہ میں نے قرآن کی تفسیر وتشریح کا ایک سبق بھی کسی انسان سے نہیں پڑھا، یہ تاویل باطل ہے کیونکہ مرزا قادیانی نے یہاں الفاظ لکھے ہیں: ''کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے'' یہاں تین چیزیں الگ الگ مذکور ہیں، قرآن، حدیث اور تفسیر اور ان کے درمیان حرف ''یا'' لاکر انہیں جدا کیا گیا ہے، لہٰذا یہاں قرآن سے مراد قرآن کی تلاوت ہی ہے تفسیر نہیں کیونکہ اس کا ذکر بعد میں الگ سے ہے، بہرحال ہمارا موضوع یہاں مرزا قادیانی کے تضادات پر بحث کرنا نہیں یہ تو ایک ضمنی بات تھی جو ہم نے جملہ معترضہ کے طور پر بیان کردی۔

انبیاء کسی دنیاوی استاد کے شاگرد نہیں ہوتے:

حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام دنیا میں کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ طے نہیں کرتے اور نہ وہ مکتبوں یا مدرسوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں، وہ اللہ جل شانہ کے شاگرد ہوتے ہیں وراسی علوم ومعارف حاصل کرتے ہیں، ان کا استاد صرف اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے، چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث شریف میں قیامت کے دن کے احوال کے بارے میں یہ الفاظ مذکور ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

'' ان لكل نبي يوم القيامة منبراً من نور، واني لعلى اطولها وانورها لجبى مناد فينادي: أين النبي الأمي ؟ قال: فيقول الأنبياء كلنا نبيي اميي فالى أينا ارسل؟، فيرجع الثانية فيقول: أين النبيي الأميي العربي؟ قال: فينزل محمد ﷺ تحي يأتيي باب الجنة فيقرعه ..... الى آخر الحديث''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''قیامت کے دن ہر نبی کے لیے ایک منبر ہوگا، لیکن میرا منبر سب سے لمبا اور سب سے زیادہ روشن ہوگا، پس ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا کہ: اُمّی نبی کہاں ہیں؟ تو تمام انبیاء کرام فرمائیں گے کہ ہم سب اُمّی نبی ہیں، ہم میں سے کسے بلایا جارہا ہے؟ تو آواز لگانے والا دوبارہ آواز لگائے گا: عربی امی نبی کہاں ہیں؟ تو فرمایا: محمد ﷺ (منبر سے) اتریں گے اور جنت کے دروازے کے پاس جائیں گے اور باب جنت پر دستک دیں گے۔ الی آخر الحدیث۔

(صحیح ابن حبان، جلد 14 صفحہ 400، حدیث نمبر 6480، طبع مؤسسۃ الرسالۃ۔ بیروت)

مرزا قادیانی کی شادیاں:

مرزا قادیانی نے دو شادیاں کی تھیں جبکہ بقول مرزا قادیانی محمدی بیگم نامی تیسری خاتون کے ساتھ آسمانوں پر نکاح تو ہوگیا تھا لیکن یہ عورت مرزا قادیانی کی کوششوں کے باوجود اس کی بیوی نہ بن سکی۔ اس کا نکاح سلطان احمد نامی شخص کے ساتھ ہوگیا۔

مرزا قادیانی کی پہلی شادی:

مرزا قادیانی کی پہلی شادی اپنے ہی خاندان کی حرمت بی بی نامی ایک خاتون کے ساتھ ہوئی تھی۔ اس وقت مرزا قادیانی کی عمر تقریباً 16 سال تھی اس بیوی سے مرزا قادیانی کے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد نامی دو لڑکے تھے۔

مرزا قادیانی کا لڑکا لکھتا ہے کہ:

''حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ جب سلطان احمد پیدا ہوا اس وقت ہماری عمر صرف سولہ سال تھی''۔ (سیرت المہدی، حصہ اوّل صفحہ 255 نیا ایڈیشن)

دوسری جگہ لکھتا ہے کہ:

''حضرت صاحب (مرزا قادیانی) ابھی گویا بچہ ہی تھے کہ مرزا سلطان احمد پیدا ہوگئے تھے''۔

(سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ 47)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اس شادی کی طرف رغبت نہیں رکھتا تھا اور جوانی میں ہی اس سے تعلق ختم کرلیا تھا۔مرزا قادیانی کے لڑکے نے لکھا ہے کہ:

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ (مرزے کی دوسری بیوی) نے کہ حضرت مسیح موعود کو اوائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر ''پھجے دی ماں'' کہا کرتے تھے، بے تعلقی سی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی اور ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگین تھیں۔اس لیے حضرت مسیح موعود نے ان سے مباشرت ترک کردی تھی۔(اپنی دوسری والدہ کی بابت پر بے رحم حقیقت نگاری کیا نام پائے گی؟ کوئی قادیانی ہی اس پر تبصرہ کرے! مرتب) ہاں آپ اخراجات وغیرہ باقاعدہ دیا کرتے تھے۔والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میری شادی کے بعد حضرت صاحب نے انہیں کہلا بھیجا کہ آج تک تو جس طرح ہوتا رہا، ہوتا رہا، اب میں نے دوسری شادی کرلی ہے اس لئے اب اگر دونوں بیویوں میں برابری نہیں رکھوں گا تو میں گنہگار ہوں گا۔اس لئے اب دو باتیں ہیں یا تم مجھ سے طلاق لے لو اور یا مجھے اپنے حقوق چھوڑ دو۔میں تم کو خرچ دیے جاؤں گا۔انہوں نے کہلا بھیجا کہ اب میں بڑھاپے میں کیا طلاق لوں گی۔ بس مجھے خرچ ملتا رہے، میں اپنے باقی حقوق چھوڑتی ہوں۔والدہ صاحبہ فرماتی ہیں چنانچہ پھر ایسا ہی ہوتا رہا۔ (سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 31,30 نیا ایڈیشن)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی دینی سمجھ کا اندازہ لگائیں کہ جوانی سے بڑھاپے تک بے چاری کے حقوق تلف کرنے کو گناہ نہیں سمجھ رہا اور جب بڑھاپے میں جوان لڑکی سے شادی کرلی تو حق تلفی اور گناہ یاد آ گیا۔

قارئین کرام! آپ مرزا قادیانی کی اولاد کی ذہنی پستی ملاحظہ کریں کہ:

ماں باپ کے جنسی تعلق کو کھلے الفاظ میں بیان کررہا ہے کہ آخر مرزا بشیر کو نصرت جہاں نے کیوں بتایا کہ مرزا قادیانی نے اپنی بیوی سے ترک مباشرت کی ہوئی تھی، کیا قادیانیت میں ماں بیٹے کے درمیان کوئی شرم وحیاء نہیں؟ اور بے حیائی دیکھئے کہ مرزا بشیر احمد ایم۔اے جب اپنی سگی ماں کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذکر کرتا ہے تو ام المومنین کے لقب سے نوازتا ہے جبکہ مرزا قادیانی کی پہلی بیوی جو کہ مرزا بشیر احمد ایم۔اے کی سوتیلی ماں ہے اسے اپنے باپ شریک بھائی فضل احمد کے نام کو بگاڑتے ہوئے تحقیراً پھجے کی ماں کہتا ہے۔

خدا کی شان ہے کہ ایک عورت تو اس اعزاز سے ام المومنین بن جائے کہ اس نے اپنی جوانی میں ایک ادھیڑ عمر کے مرد سے شادی کر لی ہے اور دوسری بے چاری محض اس قصور کی بناء پر کہ وہ خاوند کے ساتھ ساتھ بوڑھی ہوتی گئی، صرف ''پھجے دی ماں'' ہو کر رہ جائے۔اس ذکر سے میرے ذہن میں بیسیوں مثالیں آ گئی ہیں۔اگر آپ اپنے ملک کے ان لوگوں پر نظر ڈالیں جو شروع میں چھوٹے چھوٹے عہدوں پر فائز تھے یا متوسط طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اور اب اتفاق زمانہ سے یک لخت اعلیٰ عہدوں پر پہنچ گئے ہیں یا دولت مند ہو گئے ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ ان میں سے اکثر کی ایک تو ''بیگم صاحبہ'' ہوتی ہے اور ایک غریب کوئی ''پھجے دی ماں'' ہوتی ہے جو گمنامی میں اپنے آبائی گاؤں میں کسی نہ کسی طرح زندگی کے دن پورے کر رہی ہوتی ہے۔ان حالات میں مرزا قادیانی کا طرز عمل کوئی ایسا انوکھا نہیں ہے۔انہوں نے وہی کیا جو ان کے طبقے کے دوسرے مرد کرتے تھے اور اب بھی کر رہے ہیں۔لیکن کیا نبی اور مجددین کی صداقت کا یہی معیار ہونا چاہیے کہ اس کی زندگی معاشرہ کی مروج برائیوں کے عین مطابق ہے اور کسی برائی میں وہ منفرد نہیں ہے؟ کیا نبی برائیوں کی تقلید اور ان کے استحکام کے لیے آتے ہیں؟

اور کتنی بے بسی اور مظلومیت ٹپکتی ہے مرزا قادیانی کی بیوی کے اس جواب میں کہ.....

''اب میں بڑھاپے میں کیا طلاق لوں گی''!.....ان الفاظ میں ایک لطیف اور گہرا طنز ہے، جس کو مرزا قادیانی اور ان کی سیرت نگار دونوں نے محسوس نہیں کیا۔

قارئین کرام! اسلام نے ایک سے زائد شادیوں کی مشروط اجازت دی ہے اور وہ شرط سب کے درمیان عدل وانصاف کا معاملہ کرنا ہے۔قرآنی حکم کے مطابق اگر عدل وانصاف کی امید نہ ہو تو پھر دوسری شادی کی اجازت نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً" (النساء:)

ترجمہ: ''اگر تم بیویوں میں انصاف نہ کرسکو تو صرف ایک سے نکاح رکھو۔

دوسری آیت میں فرمایا کہ:

"وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ"۔

ترجمہ: ''اورتم ہرگز طاقت نہیں رکھتے کہ پورا پورا انصاف کرو اپنی بیویوں کے درمیان، اگرچہ تم اس کے بڑے خواہش مند بھی ہو تو یہ نہ کرو کہ جھک جاؤ (اک بیوی کی طرف) بالکل چھوڑ دو دوسری کو جیسے وہ (درمیان میں) لٹک رہی ہو''۔

جب مرزا کو پورا یقین تھا کہ وہ دو بیویوں کے درمیان انصاف نہیں کر سکے گا تو پھر اس نے قرآنی حکم کی خلاف ورزی کیوں کی اور کیوں پہلی بیوی کے حقوق غصب کرتا رہا؟

جب مرزا قادیانی نے محمدی بیگم نامی لڑکی سے تیسری شادی کی تحریک چلائی اور دعویٰ کیا کہ اس لڑکی سے آسمانوں پر نکاح ہو گیا ہے اور نکاح میں رکاوٹ بننے والوں کو آسمانی پکڑ اور عذاب کے ڈراوے دھمکاوے بھی دیئے اور محمدی بیگم کے والد اور کئی رشتہ داروں کو مالی پیش کش بھی کی تھی لیکن محمدی بیگم کے والد کسی صورت نہیں مانے۔ محمدی بیگم چونکہ ''پھجے دی ماں'' کی رشتہ دار تھی اس لیے مرزے نے پھجے (فضل احمد) اور اس کی ماں یعنی اپنی پہلی بیوی پر بھی دباؤ ڈالا اور کہا کہ تم لوگ محمدی بیگم کے خاندان سے تعلق منقطع کرلو اور جب مرزے کا مطالبہ نہیں مانا گیا تو مرزا قادیانی نے ''پھجے دی ماں'' کو طلاق دے دی۔

نصرت جہاں بیگم کہتی ہے کہ جب محمدی بیگم کا سوال اٹھا اور آپ کے رشتہ داروں نے مخالفت کر کے محمدی بیگم کا نکاح دوسری جگہ کرا دیا اور فضل احمد کی والدہ نے ان سے قطع تعلق نہ کیا بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے ساتھ رہیں تب حضرت صاحب نے ان کو طلاق دے دی۔ (سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 33)

قارئین کرام! یہ نبوت و رسالت، مسیحیت، مہدویت، ظل انبیاء جامع کمالات انبیاء ہونے کا دعویدار ہے جو ذاتی خواہش کی تکمیل کیلئے اللہ تعالیٰ کے نام پر جھوٹ گھڑتا ہے اور پھر اسے سچ ثابت کرنے کیلئے ہر حیلہ بہانہ اختیار کرتا ہے اور جب مقصد حاصل نہیں ہوتا تو بیوی کو طلاق اور بچوں کو عاق کر دیتا ہے حالانکہ یہ دونوں فعل اسلام میں سخت مکروہ ہیں۔ خود مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

☆ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 19)

☆ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں؟

(ملفوظات جلد اول صفحہ 403)

☆ اس الہام میں تمام جماعت کیلئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آئیں۔ وہ ان کی کنیزیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ " وعاشروھن باالمعروف "یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو اور حدیث میں ہے "خیرکم خیرکم لاھلہٖ "یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو ان کیلئے دُعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نہایت بد، خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو۔ (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 75)

مرزا قادیانی کی دوسری شادی:

مرزا قادیانی کی دوسری شادی لدھیانہ میں نصرت جہاں بیگم نامی عورت سے ہوئی۔ جبکہ مرزا قادیانی کی عمر تقریباً 45 سال تھی اور اس زمانے میں مرزا قادیانی کی حالت مردی کالعدم تھی۔

مرزا قادیانی خود لکھتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ایک ابتلا مجھ کو اس شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ بباعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا۔ اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا۔ میری حالت مردی کالعدم تھی۔ اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی اس لیے میری اس شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا کہ آپ بباعث سخت کمزوری کے اس لائق نہ تھے۔ غرض اس ابتلا کے وقت میں نے جناب الٰہی میں دُعا کی اور مجھے اس نے دفع مرض کے لیے اپنے الہام کے ذریعہ سے دوائیں بتلائیں۔ اور میں نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ دوائیں میرے منہ میں ڈال رہا ہے۔ چنانچہ وہ دوا میں نے تیار کی اور اس میں خدا نے اس قدر برکت ڈال دی کہ میں نے دلی یقین سے معلوم کیا کہ وہ پرصحت طاقت جو ایک پورے تندرست انسان کو دنیا میں مل سکتی ہے۔ وہ مجھے دی گئی اور چار لڑکے مجھے عطاء کیے گئے۔'' (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 98,99 طبع چہارم)

مرزا قادیانی کی اسی بیماری کی وجہ سے بعض لوگ مرزا قادیانی کی بیوی کے کردار کو شک کی نگاہ سے دیکھتے تھے جس کا اعتراف خود مرزا قادیانی نے بھی کیا ہے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

یہ چاروں اشتہار جو جعفر زٹلی کے نام سے نکالے گئے مجھے بے عزت کرنے کیلئے ان میں نہایت سخت، گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کیے ہیں یعنی میری نسبت لکھا ہے کہ اس شخص کی جورو کی اس کے بعض مریدوں سے آشنائی ہے۔ (کشف الغطاء، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 197)

محمد حسین نے محمد بخش جعفر زٹلی اپنے دوست کے ذریعے سے یہ اشتہار میری نسبت دیا کہ اس شخص کی بیوی اس کی جماعت سے آشنائی یعنی ناجائز تعلق رکھتی ہے۔

(کشف الغطاء، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 203)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی بے حیائی اور سمجھداری کو ملاحظہ کیجئے کہ:

اپنی بیوی کے متعلق ہونے والی باتوں کو اپنی کتابوں میں لکھ کر ثبوت مہیا کر گیا ہے۔ بالغرض اگر یہ الزامات ہی تھے تو کون نادان ہے جو خود اپنی تحریرات کو ایسے الزامات سے زینت بخش کر گھر کی عزت مشکوک بناتا پھرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! اس شک کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ حکیم نورالدین بھیروی اور عبدالکریم سیالکوٹی دیگر قادیانیوں کے برعکس مرزا قادیانی کی بیوی نصرت جہاں بیگم کو ام المومنین کی بجائے بیوی صاحبہ کہتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد اول صفحہ 56 نیا ایڈیشن)

یہ تعلق صرف حکیم نورالدین کی طرف سے ہی نہیں تھا بلکہ نصرت جہاں بیگم کو بھی حکیم نورالدین سے بڑا والہانہ تعلق تھا اور نصرت جہاں بیگم اس تعلق کا اظہار واعلان بھی کرتی رہتی تھی۔

حکیم نورالدین لکھتا ہے کہ:

''بیوی صاحبہ (نصرت جہاں بیگم) کے منہ سے بیسیوں مرتبہ میں نے سنا ہے کہ میں (نصرت جہاں) تو آپ کی لونڈی ہوں۔ (مرقات الیقین فی حیات نورالدین صفحہ 6)

مرزا قادیانی کی اولاد:

مرزا قادیانی کا لڑکا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے کہ:

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ بڑی بیوی (اخلاق دیکھیں کہ ماں کو ماں کہتے ہوئے بھی شرم محسوس کر رہا ہے) سے حضرت مسیح موعود کے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ اعنی مرزا سلطان احمد صاحب اور مرزا فضل احمد۔ حضرت صاحب ابھی گویا بچہ ہی تھے کہ مرزا سلطان احمد پیدا ہو گئے تھے اور ہماری والدہ صاحبہ سے حضرت مسیح موعود کی مندرجہ ذیل اولاد ہوئی۔

عصمت جو ۱۸۸۶ میں پیدا ہوئی اور ۱۸۹۱ میں فوت ہوگئی۔ بشیر احمد اوّل جو ۱۸۸۷ میں پیدا ہوا اور ۱۸۸۸ میں فوت ہو گیا۔ حضرت خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد جو ۱۸۸۹ میں پیدا ہوئے۔ شوکت جو ۱۸۹۱ میں پیدا ہوئی اور ۱۸۹۲ میں فوت ہوگئی۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ۱۸۹۳ میں پیدا ہوا۔ مرزا شریف احمد ۱۸۹۵ میں پیدا ہوئے۔ مبارکہ بیگم ۱۸۹۷ میں پیدا ہوئیں۔ مبارک احمد جو ۱۸۹۹ میں پیدا ہوا اور ۱۹۰۷ میں فوت ہو گیا۔ امۃ النصیر جو ۱۹۰۳ میں پیدا ہوئیں اور ۱۹۰۳ میں ہی فوت ہوگئی تھی۔ امۃ الحفیظ بیگم جو ۱۹۰۴ میں پیدا ہوئیں۔ سوائے امۃ الحفیظ بیگم کے جو حضرت صاحب کی وفات کے وقت صرف تین سال کی تھیں باقی سب بچوں کی حضرت صاحب نے اپنی زندگی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شادی کردی تھی۔ (سیرت المہدی جلداوّل/حصہ اوّل صفحہ 47 نیاایڈیشن)

اولاد کے لیے حق مہر میں تفاوت:

مرزا قادیانی نے اپنی اولاد کے روشن اور چمکدار مستقبل کے لئے ان کے نکاحوں کیلئے نواب خاندانوں کو ترجیح دی اور بڑی لڑکی مبارکہ بیگم کا حق مہر چھپن ہزار (56000) روپے مقرر کیا تھا اور اس مہر نامہ کو باقاعدہ رجسٹری کروا کر کئی لوگوں کی شہادتیں بھی درج کروائیں جبکہ بیٹوں کے نکاح میں صرف ایک ہزار (1000) روپے حق مہر مقرر کروایا اور تحریر کروا کر رجسٹری بھی نہیں کروایا۔

مرزا بشیر احمد ایم۔اے لکھتا ہے کہ:

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ جب ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم کا نکاح حضرت صاحب نے محمد علی خاں صاحب کے ساتھ کیا تو مہر 56 ہزار روپے مقرر کیا گیا تھا اور حضرت صاحب نے مہر نامہ کو باقاعدہ رجسٹری کروا کے اس پر بہت سے لوگوں کی شہادتیں ثبت کروائی تھیں۔ اور جب حضرت صاحب کی وفات کے بعد ہماری چھوٹی ہمشیرہ امۃ الحفیظ بیگم کا نکاح خان محمد عبداللہ خاں صاحب کے ساتھ ہوا تو مہر -/15000 مقرر کیا گیا اور یہ مہر نامہ بھی باقاعدہ رجسٹری کرایا گیا تھا۔ لیکن ہم تینوں بھائیوں میں سے جن کی شادیاں حضرت صاحب کی زندگی میں ہوگئی تھیں، کسی کا مہر نامہ تحریر ہو کر رجسٹری نہیں ہوا اور مہر ایک، ایک ہزار روپیہ مقرر ہوا تھا۔ (اس لئے کہ آپ کی بیویاں بناوٹی پیغمبر زادیاں نہ تھیں) ناقل۔ (سیرت المہدی جلداول صفحہ 388 نیاایڈیشن)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کے دوہرے معیار پر خود فیصلہ کیجئے کہ جب اپنی لڑکی دے رہا ہے تو حق مہر 56 ہزار اور اس زمانے کا ایک روپیہ آج کے تقریباً 16 ہزار روپے کے برابر ہے۔

مرزا قادیانی کی تیسری شادی:

مرزا قادیانی کا تیسرا نکاح بھی ہوا تھا اور بقول مرزا قادیانی یہ نکاح خود اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر پڑھا دیا تھا اس آسمانی منکوحہ کا نام محمدی بیگم تھا جو کہ مرزا قادیانی کی رشتہ دار بھی تھی اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکاح کے وقت مرزا قادیانی کی عمر تقریباً 59 سال تھی جبکہ محمدی بیگم کی عمر تقریباً 18 سال تھی لیکن مختلف پیشگوئیوں، ڈراووں دھمکاووں کے باوجود اس آسمانی منکوحہ سے شادی نہیں ہوسکی۔

عجیب بات:

مرزا بشیر احمد ایم۔اے نے اپنی ماں سے نقل کیا ہے کہ مرزے نے اپنی پہلی بیوی سے علیحدگی اور اس سے ترک مباشرت اس کے خاندان کے بے دینی کی وجہ سے کی تھی لیکن جب محمدی بیگم (جو کہ مرزے کی پہلی بیوی کے خاندان سے تھی) کے حسن و جمال سے متاثر ہوگیا تو اسی خاندان میں پھر گھسنے کی کوشش کرنے لگا یعنی مسئلہ دین داری اور بے دینی کا نہیں تھا بلکہ جوانی اور بڑھاپے، خوبصورتی اور بدصورتی کا تھا۔ اور اسی خاندان نے مرزا قادیانی کی جو بے عزتی کی اور کروائی وہ تا قیامت مرزائیوں کیلئے شرمندگی کا باعث بن گیا۔

مرزا قادیانی کا خاندان:

مرزا قادیانی کا خاندان نہایت کمتر درجے کا دین بے زار خاندان تھا جو کہ سرکار انگریز کا پکا خیر خواہ اور مسلمانوں کا باغی اور غدار تھا مرزا قادیانی اپنے خاندان کے بارے میں لکھتا ہے:

''میں ایک ایسے خاندان سے ہوں جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور 1857ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریز کی امداد میں دیئے تھے.....'' (تحفہ قیصریہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 270,271)

''میرا باپ سرکار انگریزی کے مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا اور عندالضرورت خدمتیں بجالاتا رہا۔ یہاں تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اس کو مقرر کیا اور ہر ایک وقت اپنے عطاؤں کے ساتھ اس کو خاص فرمایا اور اس کی غمخواری فرمائی اور اس کی رعایت رکھی اور اس کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے سمجھا۔ (نورالحق: خزائن جلد 8 صفحہ 38)

اور (میں) نہایت کم درجہ کی حیثیت کا انسان تھا اور اس قدر کم حیثیت تھا کہ قابل ذکر نہ تھا اور کسی ایسے ممتاز خاندان سے نہ تھا۔ (براہین احمدیہ پنجم: خزائن جلد 21 صفحہ 70)

مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا قادیانی کے باپ کے بارے میں لکھتا ہے:

''بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کہ ایک دفعہ قادیان میں ایک بغدادی مولوی آیا دادا صاحب نے اس کی بڑی خاطر و مدارات کی اس مولوی نے دادا صاحب سے کہا مرزا صاحب آپ نماز نہیں پڑھتے؟ دادا صاحب نے اپنی کمزوری کا اعتراف کیا اور کہا کہ ہاں بیشک میری غلطی ہے۔ مولوی صاحب نے پھر بار بار اصرار کے ساتھ کہا اور ہر دفعہ دادا صاحب یہی کہتے گئے کہ میرا قصور ہے، آخر مولوی نے کہا آپ نماز نہیں پڑھتے اللہ آپ کو دوزخ میں ڈال دے گا اس پر دادا صاحب کو جوش آ گیا اور کہا تمہیں کیا معلوم ہے کہ وہ مجھے کہاں ڈالے گا میں اللہ تعالیٰ پر ایسا بدظن نہیں ہوں (ذکاوت اور دینی سمجھ ملاحظہ کیجئے اللہ تعالیٰ پر اچھی امید باندھنے کا یہ مطلب کہاں ہے کہ اعمال چھوڑ دیئے جائیں اور مرزا بشیر کی علماء سے نفرت دیکھئے کہ عالم کے لیے صرف لفظ مولوی اور بے نمازی اور بے دین دادا کیلئے دادا صاحب: ناقل)

(سیرت المہدی: جلد اول صفحہ 231 پہلا ایڈیشن)

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ میرا والد میرے دین کی طرف جھکاؤ اور دنیا کے کاموں سے بے رغبتی کی وجہ سے اکثر مجھ سے ناراض رہتا تھا۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ والد صاحب موصوف نے زمینداری امور کی نگرانی میں مجھے لگا دیا میں اس طبیعت اور فطرت کا آدمی نہیں تھا اس لیے اکثر والد صاحب کی ناراضگی کا نشانہ رہتا تھا وہ چاہتے تھے کہ میں دنیاوی امور میں ہر دم غرق رہوں جو مجھ سے نہیں ہوسکتا تھا۔ اپنے وراثتی مقدمات میں ایک زمانہ دراز تک مشغولیت کے بعد جائیداد واپس نہ ملنے کا یقین زمینداری امور میں کاہلی اور عدم دلچسپی کا سبب تھا: ناقل)

(کتاب البریہ: خزائن جلد 13 صفحہ 182,183)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اپنے والد کے بارے میں لکھتا ہے کہ:

''میں اس بات کو کبھی فراموش نہیں کروں گا کہ میرے والد صاحب کی وفات کے وقت خدا تعالیٰ نے میری عزا پرسی کی اور میرے والد کی قسم کھائی جیسا کہ آسمان کی قسم کھائی''۔

(حقیقت الوحی: خزائن جلد 22 صفحہ 219)

اس پر جناب محترم متین خالد صاحب لکھتے ہیں کہ:

''حیرت زدہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام سے ان کے والد محترم حضرت یعقوب علیہ السلام کی رحلت پر یہ عزا پرسی نہ کی اور اگر کی ہوتی تو ضرور احادیث نبویہ میں اس کا ذکر ہوتا۔ اسی طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس ان کے والد مکرم حضرت اسحاق علیہ السلام کے حادثہ انتقال پر تعزیت نہ فرمائی اور حضرت اسحاق علیہ السلام سے ان کے اور بزگوار حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر کوئی عزا پرسی نہ کی۔ اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ان کے والد مکرم حضرت داؤد علیہ السلام کے سانحہ ارتحال پر تعزیت نہ کی حالانکہ یہ تمام باپ بیٹے انبیاء و مرسلین تھے لیکن عزاداری کی تو انگریزوں کے ٹاؤٹ غلام مرتضیٰ کے انتقال پر کی۔ جو نبی تھا نہ صدیق مہاجر تھا نہ شہید، زاہد تھا نہ عارف، عالم تھا نہ حافظ، غرض کچھ بھی نہ تھا۔ البتہ مرزا غلام مرتضیٰ میں دو خصوصیات ایسی پائی جاتی تھیں جو کسی نبی میں گزری ہیں اور نہ کسی صدیق، شہید، عارف اور ولی میں۔ ان میں سے پہلی خصوصیت یہ تھی کہ وہ جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کا والد تھا، دوسری یہ کہ وہ بے نمازی تھا''۔

مرزا قادیانی اپنے چچازاد کے بارے میں لکھتا ہے:

''ایک شخص مرزا امام دین قادیان میں ہے جس سے ہماری تیس برس سے عداوت چلی آتی ہے (کمال ہے دعویٰ نبوت اور پھر خاندانی عداوت) اور کوئی میل ملاپ اس کا اور ہمارا نہیں ہے اس کا تعلق چوڑوں سے رہا اور اب بھی ہے۔ (یعنی مرزا دعویٰ کر رہا ہے کہ جس سے ہماری عداوت ہے اس کیلئے میں مسیح نہیں اور اسی طرح میں چوڑوں کیلئے بھی مسیح نہیں ہوں)۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 49)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے خاندان کے حالات کے بارے میں مزید لکھتا ہے:

''ایک عرصے سے یہ لوگ جو میرے کنبے سے اور میرے اقارب ہیں کیا مرد اور کیا عورت مجھے اپنی دعاؤں میں مکار اور دُکاندار خیال کرتے ہیں (گھر کے بھیدی سے کیا چھپتا ہے: ناقل)

(مجموعہ اشتہارات: جلد 1 صفحہ 160,162)

ایک اور جگہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''دین اسلام کی ایک ذرہ محبت ان میں باقی نہیں رہی اور قرآنی حکموں کو ایسا ہلکا سا سمجھ کر ٹال دیتے ہیں جیسے کوئی ایک تنکے کو اٹھا کر پھینک دے وہ اپنی بدعتوں، رسموں اور ننگ و ناموس کو خدا اور رسول کے فرمودہ سے ہزار درجہ بہتر سمجھتے ہیں''۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 161)

تمام خاندان میں صرف مرزا غلام احمد صاحب کو مسجد میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 695 نیا ایڈیشن)

ملازمت:

مرزا قادیانی کی ملازمت کا واقعہ بھی بڑا دلچسپ اور بہت سے اندرونی معاملات کی طرف اشارہ کرتا ہے چنانچہ مرزا قادیانی کا لڑکا بشیر احمد ایم اے اپنے باپ کی ملازمت کرنے کا واقعہ یوں بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی [1] کے زمانہ میں حضرت صاحب تمہارے دادا کی پینشن [2] وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام دین بھی چلا گیا جب آپ نے پینشن وصول کر لی تو وہ آپ کو بہلا پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور اِدھر اُدھر پھراتا رہا جب آپ نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے اور چونکہ تمہارے دادا کا منشاء رہتا تھا کہ آپ کہیں

---

[1] تقریباً 25 سال کی عمر میں

[2] پینشن کی رقم 700 روپے تھی جو کہ انگریزی حکومت نے مرزے کے باپ کی سالانہ مقرر کر رکھی تھی۔

(سیرۃ المہدی جلد اصفحہ ۴۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملازم ہو جائیں اس لیے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے''۔

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 38,39 نیا ایڈیشن)

''والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہمیں چھوڑ کر پھر مرزا امام الدین اِدھر اُدھر پھرتا رہا۔ آخر اس نے چائے کے ایک قافلہ پر ڈاکہ مارا اور پکڑا گیا مگر مقدمہ میں رہا ہو گیا۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہماری وجہ سے ہی اسے قید سے بچالیا ورنہ خواہ وہ کیسا ہی آدمی تھا ہمارے مخالف یہی کہتے کہ ان کا ایک چچازاد بھائی جیل خانہ میں رہ چکا ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (نقلی اور جعلی۔ ناقل) کی سیالکوٹ کی ملازمت 1864ء تا 1868ء کا واقعہ ہے''۔

آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ پنشن کی رقم اُس وقت 700 روپے تھی جو آج کے تقریباً 45 لاکھ روپے کے قریب بنتے ہیں، اتنی خطیر رقم مرزا امام الدین اور مرزا قادیانی نے کہاں اور کیسے خرچ کی ہوگی؟ اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

مرزا امام الدین کون؟

سیرۃ المہدی کی مندرجہ بالا روایت کی رو سے مرزا امام الدین مرزا غلام احمد قادیانی کا چچازاد بھائی تھا، اس امام الدین کا مزید تعارف مرزا قادیانی کی زبانی سنیے:

''مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا کہ رسول ملٹری گزٹ میں چونکہ حسب دستور مردم شماری پر ریمارک لکھا جا رہا ہے انہوں نے اس غلطی کو شائع کر دیا ہے کہ احمدیہ فرقہ کا بانی مرزا غلام احمد ہے اس نے اول ابتداء چوڑوں سے کی اور پھر ترقی کرتے کرتے اعلیٰ طبقے کے آدمی اس کے پیرو ہو گئے، حضرت اقدس نے فرمایا کہ اسکی جلد از جلد تردید ہونی چاہیے یہ تو ہماری عزت پر بہت سخت حملہ کیا گیا ہے چنانچہ اسی وقت حکم ہوا کہ ایک خط جلد تر انگریزی زبان میں چھاپ کر گورنمنٹ اور مردم شماری کے سپرنٹنڈنٹ کے پاس بھیجا جاوے تا کہ اس غلطی کا ازالہ ہو، اور لکھا جاوے کہ گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ چوڑھا ایک جرائم پیشہ قوم ہے اُن سے ہمارا کبھی بھی تعلق نہیں رہا۔ ایک شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نامی مرزاامام الدین قادیان میں ہے کوئی میل ملاپ اس کا اور ہمارا نہیں ہے اس کا تعلق چوڑ ہوں سے رہا اور اب بھی ہے''۔ (اخبار البدر قادیان، 20 فروری 1903 صفحہ 37)

''چونکہ مرزا صاحب کو ملازمت پسند نہ تھی اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی۔ اور قانون کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے اور کیوں کر ہوتے وہ دنیاوی اشغال کیلئے بنائے نہیں گئے تھے''۔ (سیرۃ المہدی، جلد اوّل، حصہ اوّل، صفحہ 142، نیا ایڈیشن)

جب کہ مرزا قادیانی کے دوسرے لڑکے مرزا بشیر الدین محمود نے سیالکوٹ ملازمت کا پس منظر کچھ یوں بیان کیا ہے، لکھتا ہے:

''اور ایسا ہوا کہ ان دنوں آپ گھر والوں کے طعنوں کی وجہ سے کچھ دنوں کیلئے قادیان سے باہر چلے گئے اور سیالکوٹ جا کر رہائش اختیار کر لی اور گزارہ کیلئے ضلع کی کچہری میں ملازمت بھی کر لی''۔

ابو القاسم مولانا رفیق دلاوری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''رئیس قادیان'' میں مرزا قادیانی کی سیالکوٹ نوکری پر خوب تبصرہ کیا ہے لکھتے ہیں:

اس بیان میں مرزا محمود اور مرزا بشیر احمد ایم۔اے مولف سیرۃ المہدی کی والدہ کہتی ہے کہ مرزا امام الدین مسیح موعود صاحب کو ان کی جوانی کے زمانہ میں پھسلا کر لے گیا اور ان کو دھوکہ دیا۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کیا ''مسیح موعود'' کوئی کمزور لڑکی تھی جسے کوئی بدمعاش اغواء کر کے لے گیا یا کوئی ننھا بچہ تھا جو مٹھائی کا نام سن کر پیچھے چل پڑا؟ اگر ''مسیح موعود'' صاحب عاقل بالغ ذی ہوش صاحب علم وخرد تھے تو مرزا امام الدین کا پھسلانا اور دھوکہ دینا کیا معنی رکھتا ہے؟ ممکن ہے کہ مرزا امام الدین نے ہی یہ رائے دی ہو کہ چلو ذرا لاہور اور امرتسر کی دلفریبیاں دیکھیں، وہاں کے تعیّشات سے جی بہلائیں، چمن جوانی کی بہار کے مزے لوٹیں۔

مرزا امام الدین تنہا قصوروار نہیں تھا:

لیکن ظاہر ہے کہ جب تک خود مرزا قادیانی ہوا وہوس کا غلام نہ ہوتا، فانی دلچسپیوں اور نفسانی خواہشوں سے انس نہ ہوتا، مرزا امام الدین لاکھ سر پٹکتا، وہ اس کے دام اغواء میں نہیں پھنس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکتا تھا۔ پس کوئی ذی عقل انسان ایسی طفل تسلیوں کو ایک منٹ کے لیے بھی باور کرنے پر تیار نہ ہوگا کہ مرزا امام الدین کے پھسلاتے وقت مرزا قادیانی کے ہوش وحواس برقرار نہیں تھے۔ ظاہر ہے کہ کھانے پینے میں سات سو روپیہ کی کثیر رقم خصوصاً ۱۸۶۴ء جیسے ارزاں ترین زمانہ میں جب کہ گیہوں کا نرخ قریباً آٹھ آنہ من، گوشت کا ایک آنہ سیر، گھی کا چار آنہ فی سیر بتایا جاتا ہے۔ صرف کھانے پینے پر یا اس قسم کی عام مباح تفریحات پر کبھی اٹھ نہیں سکتی تھی اور اگر بالفرض پندرہ بیس روپے جائز تفریحات پر اٹھ ہی گئے تھے تو یہ کوئی ایسا قابل سرزنش فعل نہیں تھا کہ جس کی وجہ سے مرزا قادیانی گھر جانے سے ہچکچاتا اور بھاگ کر سیالکوٹ جیسے دور افتادہ مقام پر جا دم لیتا، لیکن یہاں دس بیس روپے کا ذکر نہیں ہے بلکہ اتنی کثیر رقم میں سے ایک سکہ بھی گھر نہیں پہنچا۔ ظاہر ہے کہ اس ضیاع مال پر مرزا قادیانی کا باپ مرزا غلام مرتضیٰ اور اس کی ماں چراغ بی بی، جن کے سال بھر کے مصارف اور خانگی ضروریات کا مدار اسی رقم پر تھا، کسی درجہ مضطرب اور بدحواس ہوئے ہوں گے۔ اس وقت مرزا امام الدین سن کہولت کو پہنچا ہوا تھا اور مرزا قادیانی کا اوج شباب تھا اور جوش جوانی میں اکثر بے اعتدالیاں کر گزرتے ہیں۔ پس اگر مرزا قادیانی سے کچھ بے اعتدالیاں ہوگئیں تو میرے نزدیک وہ نظر انداز کر دینے کے قابل ہیں، کیونکہ جوانی دیوانی مشہور ہے اور خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو عالم شباب سے نکل کر سن کہولت میں قدم رکھ دیتے ہیں۔

اچھا ہوا شباب کا عالم گزر گیا
اک جن پڑھا ہوا تھا کہ سر سے اتر گیا

اس لیے کم از کم مجھے عالم شباب کی بے اعتدالیوں پر قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے اور اگر اعتراض ہے تو محض اس چیز پر کہ جب حضرت مسیح موعود صاحب نہ صرف عاقل بالغ بلکہ بقول مرزائیہ مادرزاد نبی تھے[1] تو وہ مرزا امام الدین کے چکمہ میں کس طرح آ گئے اور مرزا امام الدین کو تنہا کیوں مجرم گردانا جاتا ہے؟

[1] خدا تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر ہی میں مجھے عطا کی گئی (حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 64)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انگریزی تعلیم کا حصول:

سیالکوٹ میں ملازمت کے دوران مرزا قادیانی کو کچھ انگریزی زبان سیکھنے کا موقع بھی میسر آیا جس کی تفصیل مرزا قادیانی کے لڑکے بشیر احمد ایم اے نے لکھی ہے:

''اس زمانہ میں مولوی الٰہی بخش صاحب کی سعی سے جو چیف محرر مدارس تھے (اب اس عہدہ کا نام ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ہے) کچہری کے ملازم منشیوں کے لئے ایک مدرسہ قائم ہوا کہ رات کو کچہری کے ملازم منشی انگریزی پڑھا کریں۔ ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں استاد مقرر ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔ (سیرۃ المہدی جلد اوّل، حصہ اوّل، صفحہ 141، نیا ایڈیشن)

انہی ایک دو کتابیں پڑھنے کا اثر مرزا قادیانی کے الہامات میں بھی پایا جاتا ہے جیسے مرزا قادیانی کا ایک الہام ہے۔

He helt in the Zila Peshawer

یہاں پر مرزا قادیانی پر الہام کرنے والی ذات شریف نے مرزا قادیانی کی انگریزی قابلیت کو سامنے رکھتے ہوئے District کی جگہ Zila کے الفاظ الہام کیے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی دیگر زبانوں میں ہونے والے الہامات کی طرح انگریزی الہامات بھی ایسے ہیں کہ اُن سے امت کو تو کیا فائدہ ہوتا پتھر کو بھی نہیں ہوا۔

لیکن مرزا قادیانی نے اپنے بے معنی انگریزی الہامات کے ذریعے بھی اپنی خانہ ساز نبوت کو چلانے کی ناکام کوشش کی ہے لکھتا ہے:

''میں انگریزی نہیں جانتا، اس کوچہ سے بالکل ناواقف ہوں ایک فقرہ تک مجھے معلوم نہیں مگر خارق عادت کے طور پر مندرجہ ذیل الہامات ہوئے ہیں''۔

میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ I Love You

میں تمہارے ساتھ ہوں۔ I am with you

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تمہیں مدد دوں گا۔ I shell help you

(حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22، صفحہ 317)

دیکھئے مرزا قادیانی نے غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے کہا کہ میں انگریزی نہیں جانتا، حالانکہ مرزا قادیانی کا انگریزی پڑھنا خود اس کے بیٹے نے یہی لکھا ہے۔

مختاری کا امتحان:

لالہ بھیم سنگھ یہ مولانا حسین احمد بٹالوی رحمہ اللہ کا دوست تھا اور نوکری کے سلسلے میں سیالکوٹ میں رہائش پذیر تھا جب مرزا قادیانی سیالکوٹ آیا تو دونوں کا آپس میں تعلق ہوگیا۔ مرزا قادیانی کی سیالکوٹ ملازمت کے دوران دونوں نے صلاح کی کہ مختاری کا امتحان دینا چاہیے چنانچہ دونوں نے تیاری کر کے امتحان دیا لالہ بھیم سنگھ تو پاس ہوگیا لیکن مرزا قادیانی فیل ہوگیا۔

مرزا قادیانی کا لڑکا لکھتا ہے کہ:

''چونکہ مرزا صاحب کو ملازمت پسند نہ تھی اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی۔ اور قانون کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے اور کیوں کر ہوتے وہ دنیاوی استعمال کے لئے بنائے نہیں گئے تھے''۔

(سیرت المہدی جلد اوّل، حصہ اوّل، صفحہ 142، نیا ایڈیشن)

مرزا قادیانی کو الہام ہوا کہ بھیم سنگھ کے سوا سب فیل ہیں اس لیے مرزا صاحب بھی فیل ہوگئے۔ (سیرۃ المہدی جلد 1، صفحہ 135)

مرزا قادیانی کا دعویٰ پیغمبری کا لیکن مقابلے کے امتحان میں ایک ہندو بازی لے جا رہا ہے اور مرزا بشیر کی یہ بات کہ مرزا قادیانی کو فیل ہونے کا الہام ہو چکا تھا تو سوال ہے کہ مرزا قادیانی نے کیوں وقت برباد کر کے ہندوؤں کے سامنے شکست وخواری کی ذلت کا سامنا کیا۔

علم نجوم سے وابستگی:

مرزا قادیانی نے ہوش سنبھالتے ہی پراسرار علوم اور ماورائی فنون میں دلچسپی لینی شروع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دی تھی۔ قیام بٹالہ کے دوران درسی تعلیم کے ساتھ ساتھ نسخہ کیمیا کی تلاش میں بھی رہتا تھا۔
(چودھویں صدی کا مسیح صفحہ 11)

مولوی گل علی شاہ علم جفر میں خاصی دست گاہ رکھتے تھے (درحقیقت علم نجوم ہی کی ایک شاخ ہے) اس لیے مرزا قادیانی کی دلچسپی اوران کے آئندہ دور کے طرز عمل اور اظہار خیالات کو مدنظر رکھتے ہوئے گمان غالب ہے کہ اس نے مولوی صاحب موصوف سے علم جفر بھی سیکھا تھا۔

سیالکوٹ پہنچ کر مرزا قادیانی کو اس فن کے ایک ہزار ماہر استاد، ملک شاہ صاحب مل گئے اور مرزا قادیانی نے عقیدت مندانہ طور پر ان کے دامن سے وابستگی اختیار کر لی۔ پھر محمد صالح اللہ ایک عرب صاحب سیالکوٹ تشریف لائے۔ وہ بھی فن نجوم اور علم رمل سے واقف تھے۔ تعارف کے بعد مرزا قادیانی نے ان سے بھی گہرا ربط قائم رکھا۔ (چودھویں صدی کا مسیح صفحہ 43,7,5)

علم نجوم سے وابستگی کا ہی نتیجہ تھا کہ مرزا قادیانی نجومیوں کی طرح دنوں کے سعد اور نحس ہونے کے قائل تھا۔ منگل کے دن کو خصوصاً برا جانتا تھا اور جب مرزا نے مسیحیت کا کاروبار شروع کیا تو اس دن بیعت وغیرہ سے پرہیز کیا۔ نیز اس نے ستاروں کے متعلق ٹھیک انہی عقائد اور خیالات کا اظہار کیا جن کا اظہار منجمین کیا کرتے ہیں اور جنھیں اسلام میں شرک قرار دیا گیا ہے۔ مرزا قادیانی نے توضیح مرام میں بڑی تفصیل سے لکھا ہے کہ ہر ستارے کے ساتھ ایک فرشتہ وابستہ ہے جس سے وہ کبھی جدا نہیں ہوسکتا۔ ستارہ جسم اور فرشتہ روح کی حیثیت رکھتا ہے اور دنیا کے تمام انقلابات انہی کے اثرات کا نتیجہ ہیں۔ مرزا قادیانی کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

''دراصل ملائکہ ارواح کواکب۔۔۔اور سیارات کے لیے جان کا حکم رکھتے ہیں اور عالم میں جو کچھ ہو رہا ہے ارواح کی تاثیرات سے ہو رہا ہے''۔

جس قدر آسمانوں میں سیارات اور کواکب پائے جاتے ہیں وہ کائنات الارض کی تکمیل و تربیت کے لیے ہمیشہ کام میں مشغول ہیں۔ غرض یہ نہایت جچی ہوئی اور ثبوت کے چرخ پر چڑھی ہوئی صداقت ہے کہ تمام نباتات و جمادات اور حیوانات پر آسمانی کواکب کا دن رات اثر پڑ رہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اور سیاروں میں باعتباران قالبوں کے طرح طرح کے خواص پائے جاتے ہیں جو زمین کی ہر چیز پر حسب استعداد اثر ڈال رہے ہیں۔ ہمارے اجسام اور ہماری تمام ظاہری قوتوں پر آفتاب اور ماہتاب اور دیگر سیاروں کا اثر ہے۔

ضرورت کائنات الارض کی تربیت اجرام سماویہ کی طرف سے ہورہی ہے۔

ملائکہ اور کواکب اور عناصر وغیرہ جو کچھ انسان میں اور خدائے تعالیٰ میں بطور وسائط کے دخیل ہو کر کام کررہے ہیں۔ان کا درمیانی واسطہ ہونا ان کی فضیلت پر دلالت نہیں کرتا۔

دنیا میں جو کچھ ہورہا ہے نجوم کی تاثیرات سے ہورہا ہے۔ (توضیح المرام: روحانی خزائن جلد3 صفحہ 68 تا70)

علاوہ ازیں جب مرزا قادیانی نے اپنے دعوے کے اثبات کے لیے پیش گوئیاں کرنی شروع کیں تو ایک صاحب سید احمد نے قادیان میں دو تین ہفتہ رہ کر مرزا صاحب کے مخفی حالات کا سراغ لگایا۔ شفاء للناس کے مصنف نے صفحہ 71,70 پر ان کی یہ شہادت درج کی ہے کہ مرزا صاحب رمال تھے اور رمالانہ پیش گوئیاں بذریعہ آلات نجوم نکالا کرتے تھے اور اسی کا نام خدائی الہام رکھ چھوڑا تھا۔ (چودھویں صدی کا مسیح صفحہ 77)

دوران ملازمت مذہبی چھیڑ چھاڑ:

مرزا قادیانی کی سیالکوٹ ملازمت کا زمانہ وہ تھا کہ جب برصغیر پاک و ہند میں انگریزی حکومت قائم تھی اور انگریز مختلف طریقوں سے مسلمانوں کے ایمان کو کمزور کرنیکی کوششوں میں مصروف تھا پورے برصغیر میں جگہ جگہ عیسائی پادری عیسائیت کے پرچار میں مصروف تھے جسکی وجہ سے جگہ جگہ بحث ومباحثے ہوتے رہے مرزا قادیانی کی بھی سیالکوٹ ملازمت کے دوران جب کچھ لوگوں سے جان پہچان ہوگئی تو مرزا قادیانی نے لوگوں سے مذہبی چھیڑ چھاڑ شروع کردی تھی اور وقتاً فوقتاً عیسائیوں کے ساتھ مناظرانہ گفتگو ہوجاتی چنانچہ مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا بشیر احمد ایم۔اے لکھتا ہے:

(مرزا قادیانی) جس جگہ جامع مسجد سیالکوٹ کے سامنے منصب علی وثیقہ نویس رہتے تھے وہاں سے قریب ہی فضل الدین نامی ایک دُکاندار تھا وہ بڑی رات گئے تک دکان کھولے بیٹھا رہتا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض پڑھے لکھے مسلمان بھی وہاں آموجود ہوتے کبھی کبھی نصراللہ نامی مشن سکول کا عیسائی ہیڈ ماسٹر بھی آجاتا اوراس سے مرزاصاحب کی مذہبی بحث ہوجاتی۔ (سیرۃ المہدی جلداول صفحہ 252)

اس کے علاوہ بھی سیالکوٹ ملازمت کے دوران اکثر مرزا قادیانی کی مختلف مذاہب کے لوگوں خاص کرعیسائیوں سے گفتگو ہوتی رہتی تھی جن میں وہ اکثر ہزیمت ہی کھاتا تھا۔

مرزابشیراحمد لکھتا ہے کہ:

''مرزاصاحب کواس زمانہ میں مذہبی مباحثہ کا بہت شوق تھا چنانچہ پادری صاحبوں سے اکثر مباحثہ رہتا تھا''۔ (سیرت المہدی جلداوّل صفحہ 142)

اس دوران مرزا قادیانی کی یورپین مشیروں اوربعض انگریز افسروں سے ملاقات ہوئی انہوں نے مرزا قادیانی کوحکومت برطانیہ کا منظورنظر بننے کی پیش کش کی۔اس کے چند دن بعد ہی مرزا قادیانی نے سیالکوٹ کچہری کی ملازمت ترک کرکے قادیان میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ اور سیرت مسیح موعودص ۱۵(ربوہ) میں بھی برطانوی انٹیلی جنس سیالکوٹ مشن کے انچارج مسٹر ریونڈ مابٹلر کی مرزا سے ملاقات کا ذکر موجود ہے اور یہ بات ۱۸۶۸ کی ہے۔مرزا ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کچہری میں ۱۸۶۴ تا ۱۸۶۸ تک چار سال ملازم رہا۔ (سیرت المہدی جلداوّل صفحہ 443طبعہ جدید)

مقدمات میں مصروفیت اور باپ کی ناراضگی:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''میرے والدصاحب اپنے بعض اباواجداد کے دیہات کو دوبارہ لینے کے لئے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کررہے تھے،انہوں نے ان ہی مقدمات میں مجھے بھی لگایا اورایک زمانہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا۔مجھے افسوس ہے کہ بہت سا وقت میرا ان بے ہودہ جھگڑوں میں ضائع گیا اوراس کے ساتھ ہی والدصاحب موصوف نے زمینداری امور کی نگرانی میں مجھے لگادیا میں اس طبیعت اورفطرت کا آدمی نہیں تھا۔اس لئے اکثر والدصاحب کی ناراضگی کا نشانہ رہتا رہا''۔

(کتاب البریہ:روحانی خزائن جلد13 صفحہ 182)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمات میں ناکامی:

مرزا قادیانی کے بقول مرزا قادیانی کے باپ نے اپنی جائیداد کے حصول کے لئے مقدمات پر ستر ہزار روپے -/70,000 خرچ کر دیئے تھے لیکن تمام مقدمات میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ ان تمام تر ناکامیوں اور حالات سے تنگ آ کر مرزا قادیانی نے انگریز سے طے شدہ معاہدے کے تحت ایک نئے راستے کا انتخاب کیا ملاحظہ کیجئے:

میرے والد صاحب اپنی ناکامیوں کی وجہ سے اکثر معموم اور ہموم رہتے تھے۔ انہوں پیروی مقدمات میں ستر ہزار روپے -/70000 کے قریب خرچ کیا تھا جس کا انجام آخر ناکامی تھی۔ کیونکہ ہمارے بزرگوں کے دیہات مدت سے ہمارے قبضہ سے نکل چکے تھے اور ان کا واپس آنا ایک خیال خام تھا۔ اسی نامرادی کی وجہ سے حضرت والد صاحب مرحوم ایک نہایت عمیق گرداب اور حزن اور اضطراب میں زندگی بسر کرتے تھے اور مجھے ان حالات کو دیکھ کر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کا موقع حاصل ہوتا تھا۔ کیونکہ حضرت والدہ صاحب کی تلخ زندگی کا نقشہ مجھے اس بے لوث زندگی کا سبق دیتا تھا کدورتوں سے پاک ہے۔

چلہ کشی اور مسمریزم کی مشق:

سیالکوٹ سے واپس آ کر مرزا صاحب نے ایک اور سوانگ رچایا۔ یعنی بیوی بچوں سے قطعی طور پر بے ربط ہو کر مردانہ نشست گاہ میں گوشہ نشینی اختیار کر لی اور گھر کی ذمہ داریوں سے حتی الامکان کنارہ کش رہ کر تسخیری عملیات اور اوراد و وظائف میں مشغول ہو گیا۔ آٹھ ماہ تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ اس دوران اس نے اپنے بقول خوراک بالکل کم کر دی تھی اور بڑے بڑے عجائبات دیکھے تھے۔ کبھی عین حالت بیداری میں سامنے کچھ روحیں محسوس ہوئیں اور کبھی سرخ و سفید اور سبز رنگ کے فلک بوس دلکش نورانی کھمبے نظر آئے۔ (کا و یہ جلد ۲ صفحہ 201، ریویو اف ایلیجنز جلد 5 نمبر 6 صفحہ 221)

مرزا قادیانی نے اپنے اس مجاہدہ اور ریاضت کو محض زہد و تقدس اور شوق و ذوق عبادت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ بتایا ہے مگر درحقیقت اس نے اس ایک تیر سے کئی شکار کرنے کی کوشش کی ہے۔

اولاً مرزا قادیانی نے اندازہ کیا ہوگا کہ اس کے والد کو کردار کے بارے میں جو بدظنی ہے وہ اس درجہ عبادت میں انہماک دیکھ کر دور ہوسکتی ہے مگر افسوس کہ مرزا قادیانی کا یہ داؤ کامیاب نہ رہا اور اس کے والد زندگی بھر اس کی آوارگی اور بدچلنی کے شاکی رہے۔

ثانیاً مستقبل میں مرجع خلائق بننے کے متعلق مرزا قادیانی کے ذہن میں جس پروگرام کی کھچڑی پک رہی تھی اس پر کامیابی کے ساتھ عمل درآمد کے لیے علم نجوم سے واقفیت کے بعد مسمریزم سے بھی آگاہ ہونے کی ضرورت تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ آٹھ نو ماہ کی یہ ریاضت اسی فن مسمریزم کی عملی مشق تھی۔ مرزا قادیانی نے زندگی بھر اس فن سے کام لینے کے باوجود اپنے اس کمال کو رازداری کے ساتھ چھپائے رکھا۔ اور بظاہر اس سے نفرت ہی کا اظہار کرتا رہا، لیکن مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ازالۃ الاوہام کا صفحہ 305 سے 312 تک جو کچھ تحریر کیا ہے اس کا بین السطور پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ وہ اس فن سے بخوبی آشنا تھا۔ علاوہ ازیں مرزا قادیانی کے بڑے لڑکے میاں محمود کا اپنا بیان ہے کہ مجھ کو بھی یہ علم آتا ہے۔ (اخبار الفضل، 21 مئی 1926 عنوان معجزہ اور مسمریزم میں فرق صفحہ 15)

اگر اس امر کی تنقیح کی جائے کہ میاں محمود نے یہ فن کس سے سیکھا تھا تو حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی اور یہ معلوم ہوجائے گا کہ بیٹے (محمود) پر اس علم کا فیضان باپ (مرزا قادیانی) کی طرف سے ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور حقیقت بھی ملحوظ رکھنی چاہیے۔ مرزا قادیانی کے مرید مسمریزم کی یہ خاصیت بیان کرتے ہیں کہ:

''عمل مسمریزم کا یہی اصول ہے کہ توجہ ڈال کر اپنا اثر دوسروں پر ڈالا جاتا ہے''۔

اور مرزا قادیانی کو اس قسم کے اثر ڈالنے میں بڑا کمال حاصل تھا۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے ایک مخلص مرید بلکہ حواری مولوی عبداللہ سنوری کا بیان ہے کہ:

''ایک دن۔۔۔ آپ کی نظر سے میری نظر مل گئی تو میرا دل پگھل گیا''۔ (کاویہ ج۲ ص۳۱۳)

یہ کھلی ہوئی علامت ہے کہ مرزا قادیانی فن مسمریزم سے آشنا تھا اور لوگوں کو اپنے دام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارادت میں پھنسانے کے لیے اس سے کام لیتا تھا۔

مرزا قادیانی بحیثیت مبلغ اسلام:

سیالکوٹ سے قادیان واپس آنے کے بعد مرزا قادیانی کے باپ مرزا غلام مرتضیٰ نے مرزا قادیانی کی جھگڑالو طبیعت کو دیکھتے ہوئے مقدموں کی پیروی مرزا قادیانی کے سپرد کردی چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''میرے والد صاحب اپنے بعض آباؤ اجداد کے دیہات کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کررہے تھے انہوں نے انہی مقدمات میں مجھے بھی لگایا اور ایک زمانہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا افسوس ہے کہ بہت سا وقت میرا ان بے ہودہ جھگڑوں میں ضائع گیا۔ (کتاب البریہ: روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 182)

اس کے بعد مرزا قادیانی نے گوشہ نشینی اختیار کرکے باطل مذاہب کی کتابوں کا مطالعہ بھی شروع کردیا اور کچھ عرصہ کے بعد ایک طے شدہ پلان کے تحت بعض احباب سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد مرزا قادیانی نے مقدمہ بازی اور گوشہ نشینی ترک کرکے شہرت ونمود حاصل کرنے کے لیے جو طریق اپنایا اس کی پہلی کڑی غیر مسلموں سے مذہبی بحث ومباحثے کرنا تھا چنانچہ مرزا قادیانی نے اسلام کا نمائندہ اور داعی بن کر غیر مسلموں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ شروع کردی اور جگہ جگہ مختلف پادریوں کو زبانی مناظرے کا چیلنج دینے لگا یہ الگ بات ہے کہ مرزا قادیانی مختلف حیلوں بہانوں کے ذریعے مناظرہ کی نوبت ہی نہ آنے دیتا۔ بہرحال اس سے مرزا قادیانی کو یہ فائدہ ہوا کہ مرزا قادیانی کی شہرت ہونے لگی اور وہ علماء کرام جنہوں نے آئندہ چل کر مرزا قادیانی کے کفر کا فتویٰ دیا مرزا قادیانی کے بارے میں حسن ظن رکھتے ہوئے اس کی حمایت میں کھڑے ہوگئے۔ اس کے بعد مرزا قادیانی نے اعلان کیا کہ وہ حقانیت اسلام پر ''براہین احمدیہ'' کے نام سے ایک ایسی کتاب لکھ رہا ہے جس کی پچاس جلدیں ہوں گی جن میں حقانیت اسلام پر تین سو دلائل ہوں گے۔ پس اس کا اعلان کرنا تھا کہ مرزا قادیانی کا چرچا عام ہوگیا اور مسلمان مرزا قادیانی کو واقعتاً اسلام کا سپاہی سمجھنے لگے۔ علماء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرام بھی اپنے اپنے حلقہ احباب میں اس کتاب کا غائبانہ تعارف کروانے لگے۔ اسلامی رسائل میں بھی اس کتاب کے بارے میں اعلانات شائع ہونے لگے۔ ۱۸۸۰ء میں اس کے پہلے دو حصے شائع ہوئے۔ ۱۸۸۲ء میں تیسرا اور ۱۸۸۴ء میں چوتھا حصہ طبع ہوا۔ مرزائی امت کو مرزا قادیانی کی اس تصنیف پر بڑا ناز ہے۔ اس کتاب کی حقیقت کیا ہے۔ اس کی تفصیل آئندہ صفحات پر ہے۔ بہرحال یہی وہ دور ہے جس میں مرزا قادیانی نے مختلف طریقے اپنا کر شہرت و نمود کو حاصل کیا۔

براہین احمدیہ کا ردعمل:

براہین احمدیہ کی تالیف کے وقت اگرچہ مرزا قادیانی مہدویت، مسیحیت اور نبوت میں سے کسی ایک کرسی پر بھی ایک منٹ کے لیے بھی براجمان ہونے کا اعلان نہیں کیا تھا حتی کہ براہین احمدیہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے اور دوبارہ اترنے کا بھی اقرار ہے چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

" ھو الذی ارسل رسوله بالھدی و دین الحق لیظھره علی الدین کله "

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے، وہ غلبہ مسیح کے ذریعے سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593)

اسی طرح مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ میں ختم نبوت کے عقیدے پر بھی ایمان کا اظہار کیا چنانچہ لکھتا ہے:

''اور جب کہ فرقان مجید اصول حقہ کا محرف و مبدل ہو جانا یا پھر ساتھ اس کے تمام خلقت پر تاریکی شرک اور مخلوق پرستی کا بھی چھا جانا عند العقل محال و ممتنع ہوا تو نئی شریعت و نئے الہام کے نازل ہونے میں بھی امتناع عقل لازم آیا کیونکہ جو امر مستلزم محال ہو وہ بھی محال ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ حقیقت میں خاتم رسل ہیں''۔ (براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 103)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی کے براہین میں اس کثرت سے الہامات اور خوارق، کشف مکالمات خداوندی، پیش گوئیاں اور طویل وعریض دعوے ملتے ہیں جو مصنف کے آئندہ ارادوں کی طرف اشارہ کرتے تھے مرزا قادیانی کی طرف سے براہین احمدیہ کی اشاعت سے پہلے ہی اس کتاب کے متعلق بہت زور شور سے بلند و بانگ دعوے کیے گئے تھے اس لیے بہت سے اہل علم حضرات نے اس کتاب کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس کتاب کے متعلق لوگوں میں ترغیب چلائی لیکن بعض علماء کو اس کتاب سے کھٹک پیدا ہوئی اور اُن کو یہ نظر آنے لگا کہ یہ شخص نبوت کا مدعی ہے یا عنقریب دعویٰ کرنے والا ہے۔ ان حضرات میں پیش پیش حضرت مولانا عبدالقادر لدھیانوی رحمہ اللہ کے صاحبزادے مولانا عبداللہ لدھیانوی، مولانا محمد لدھیانوی اور مولانا عبدالعزیز لدھیانوی رحمہم اللہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ امرتسر کے اہل حدیث علماء اور غزنوی حضرات میں سے بھی چند صاحبوں نے ان الہامات کی مخالفت کی اور ان کو مستبعد قرار دیا۔ لیکن مرزا قادیانی اس سارے پروپیگنڈے سے شہرت کا جو مقام حاصل کر چکا تھا اُس بناء پر اس کو یہ خیال پختہ ہو گیا تھا کہ اب جو بھی دعویٰ کیا جائے گا لوگ اس کو نہ صرف برداشت کریں گے بلکہ تسلیم بھی کر لیں گے۔ اس کے بعد مرزا قادیانی کے باقاعدہ دعوؤں کی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ ہم یہاں پر مرزا قادیانی کے دعوؤں کے ساتھ بحث نہیں کریں گے فقط دعوؤں کا تذکرہ کریں گے۔ باقی مرزا قادیانی کے دعوے مجددیت، مہدویت، مسیحیت اور نبوت کے بارے میں تفصیل جاننے کے لیے ان موضوعات پر لکھی گئی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کے دعوے

آئندہ صفحات میں ''قادیانی امراض'' کے تحت لکھا گیا ہے کہ مرزا قادیانی امراض کا مجموعہ تھا لیکن سب سے بڑا خطرناک مرض ''مراق'' کا تھا مراق ہی ایسا مرض ہے جس کی وجہ سے انسان مختلف تعلّی آمیز دعوے کرنے لگتا ہے۔ ایسا شخص غیب دانی کا بھی دعویٰ کرتا ہے اور سب کچھ بننے کا شوق اس کو دامن گیر ہوتا ہے، اس لیے نبی کا مراق کے مرض میں مبتلا ہونا یہ بالکل ناممکن بات ہے اور جو شخص مراقی ہو اس کا نبی ہونا ناممکن امر ہے چنانچہ معروف قادیانی ڈاکٹر شاہ نواز لکھتا ہے:

ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹریا، مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لیے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔ (ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز اگست 1926ء)

چنانچہ مرزا قادیانی کی ساری ڈرامائی نبوت مراق ہی کا کرشمہ ہے اسی مراق کیوجہ سے مرزا قادیانی نے اتنے مضحکہ خیز اور متضاد دعوے کیے کہ تعین دعویٰ کے متعلق خود اسکے ماننے والے کسی حتمی فیصلہ تک نہیں پہنچ سکے اور کئی گروہوں میں تقسیم ہو گئے لہٰذا اگر مرزا قادیانی کے دعوؤں کی تفصیلات کو اکٹھا کیا جائے تو ایک کتاب بن سکتی ہے لیکن اختصار کے پیش نظر چند دعوے پیش خدمت ہیں:

ا۔ بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار ہوں:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127)

مرزا قادیانی کہہ رہا ہے کہ میں مٹّی کا کیڑا ہوں اور نہ آدم کی اولاد ہوں بلکہ انسانوں کی شرم اور نفرت کی جگہ ہوں اب انسانوں کی نفرت کی جگہ تو دو ہی ہیں مرزائی بتائیں کہ کس کا تعین کریں گے۔

قارئین کرام! مرزائی حدیث اس حدیث کے جواب میں کہتی ہے کہ یہ مرزا قادیانی کی تواضع اور عاجزی ہے حالانکہ یہ عاجزی نہیں بلکہ انتہا درجہ کی جہالت ہے کہ خود کو آدم کی اولاد ہونے سے انکار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے انسان کی شرم گاہ کہہ دیا جائے عاجزی تو تکبر کی ضد ہے کہ آدمی خود کو بڑا نہ سمجھے پاک باز اور متقی خیال نہ کرے جیسے کسی کو کہا جائے کہ تم بڑے نیک ہو تو اگر وہ شخص متواضع ہوا تو جواباً کہے گا کہ نہیں صاحب میں تو ایک گناہ گار بندہ ہوں اللہ تعالیٰ نے پردہ فرمایا ہوا ہے۔ اسی طرح اگر کسی کو کہا جائے کہ آپ بڑے عالم ہیں تو وہ جواباً کہے گا کہ نہیں میں تو کم علم اور جاہل سا آدمی ہوں یہ ہرگز نہیں کہا جائے گا کہ میں انسان نہیں بلکہ انسان کی شرم گاہ ہوا اور قادیانیوں کو پھر بھی سمجھ نہیں آتی تو میری درخواست ہے پھر ایسی عاجزی کا اظہار کرتے رہا کریں۔

۲۔ میں سُور مار ہوں:

مرزا قادیانی کا مرید خاص مفتی صادق نے لکھا ہے:

ایک دفعہ قادیان میں آوارہ کتے بہت ہو گئے ان کی وجہ سے شور وغل رہتا تھا۔ پیر سراج الحق صاحب نے بہت سے کتوں کو زہر دے کر مار ڈالا۔ اس پر بعض لڑکوں نے پیر صاحب کو چڑانے کے واسطے ان کا نام ''پیر کتے مار'' رکھ دیا۔ پیر صاحب حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی خدمت میں شاکی ہوئے کہ لوگ مجھے کتے مار کہتے ہیں۔ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) نے تبسّم کے ساتھ کہا کہ اس میں کیا حرج ہے؟ دیکھئے حدیث شریف میں مجھے ''سور مار'' لکھا ہے کیونکہ مسیح کی تعریف میں آیا ہے کہ ''ویقتل الخنزیر'' پیر صاحب اس پر بہت خوش ہو کر چلے آئے۔ مرزے کی آمد کے بعد کتوں کی زیادتی تو یقینی بات تھی۔ (ذکر حبیب صفحہ 162,163)

۳۔ میں امین الملک جے سنگھ بہادر ہوں:

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا: ''امین الملک جے سنگھ بہادر''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 568 طبع چہارم)

۴۔ میں کرشن ہوں:

مرزا قادیانی کہتا ہے:

''اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لیے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ہندوؤں کے لیے بطور اوتار کے ہوں"۔ (لیکچر سیالکوٹ: روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 228)

۵۔ میں آریوں کا بادشاہ ہوں:

مرزا قادیانی کہتا ہے:

"پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں، وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ"۔

(حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 522,521)[1]

۶۔ میں گورنمنٹ برطانیہ کے لیے پناہ اور تعویذ ہوں:

مرزا قادیانی کہتا ہے:

"پس میں یہ دعویٰ کرسکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ان تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لیے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاوے"۔ (نور الحق حصہ اول: روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 45)

مرزا قادیانی انگریز کیلئے بطور تعویز جو خدمات سرانجام دیتا رہا اس کا مختصر سا نقشہ آئندہ صفحات پر آرہا ہے۔

۷۔ میں محدث ہوں:

بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ نے اسے الہام کیا:

"انت محدث اللّٰہ" تو محدث اللہ ہے۔ (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات، صفحہ 82 طبع چہارم)

۸۔ میں عبدالقادر ہوں:

بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ نے اسے الہام کیا:

---

[1] مرزا قادیانی نے امین الملک، کرشن اور اوتار ہونے کے دعوے تو کر دیئے لیکن آج تک کتنے ہندو اور کتنے سکھوں نے مرزا قادیانی کے دعوؤں کی تصدیق کر کے اُسے کرشن اور اوتار مانا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یا عبد القادر انی معك" اے عبدالقادر میں تیرے ساتھ ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 296، طبع چہارم)

۹۔ میں ذوالقرنین ہوں:

مرزا قادیانی کہتا ہے:

''سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آئندہ پیشگوئی کے مطابق وہ ذوالقرنین میں ہوں جس نے ایک قسم کی صدی کو پایا''۔ (براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 314)

☆ میرا قادیانیوں سے سوال ہے کہ قرآن شریف میں کہاں یہ پیش گوئی لکھی ہوئی ہے۔

۱۰۔ میں خاتم الاولیاء ہوں:

بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ نے اسے الہام کیا:

"وانا خاتم الاولیاء" اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔

(خطبہ الہامیہ: روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 70)

۱۱۔ میں مجدد ہوں، میں مہدی ہوں، میں مسیح موعود ہوں:

مرزا قادیانی یہ دعویٰ کرتا ہے:

اور (میں) وہ مجدد ہوں کہ جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے اور بندۂ مدد یافتہ ہوں اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا۔

(خطبہ الہامیہ: روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 51)

۱۲۔ میں حجر اسود ہوں:

مرزا قادیانی کہتا ہے:

''یکے پائے من مے بوسیدہ من مے گفتم کے حجر اسود منم''

ترجمہ: ایک شخص نے میرے پاؤں کو چوما اور میں نے (اسے) کہا کہ حجر اسود میں ہوں۔ (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 29 طبع چہارم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ میں کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی کا یہ الہام سچا ہے لیکن مرزا قادیانی کے دل کو بطور استعارہ حجر (پتھر) کہا گیا ہے کیونکہ وہ پتھر سے سخت تھا اور مرزا قادیانی کا رنگ چونکہ کالا تھا اس لئے اسود کہا گیا ہے۔

۱۳۔ میں بیت اللہ ہوں:

مرزا قادیانی کہتا ہے:

''خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ رکھا ہے''۔

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 28 طبع چہارم)

۱۴۔ میں قرآن ہوں:

بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ نے اسے الہام کیا:

''ما انا الا کالقران'' میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 570 طبع چہارم)

۱۵۔ میں میکائیل ہوں:

''بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آ گیا ہے اور دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند''۔

(اربعین 3: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 413)

☆ میرا سوال ہے کہ نبیوں کی جن کتابوں میں مرزا کو بطور استعارہ فرشتہ کہا گیا ہے اور جس کتاب میں میکائیل کہا گیا ہے ان کتابوں کا وجود کہاں ہے اور حوالہ جات کیا ہیں۔

۱۶۔ میں زندہ علی ہوں:

''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو ایک زندہ علی تم میں موجود ہے، اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 400 طبع جدید)

حضرت علی کی شان میں گستاخی کا اندازہ دیکھئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہیں اور شہید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں قرآن مجید کا واضح حکم ہے کہ شہدا کو مردہ خیال بھی نہ کرو لیکن مرزا قادیانی کو قرآنی تعلیمات سے کیا مطلب اسے تو بس اپنا قد بڑھانے کیلئے بڑوں سے بڑا بننے کا خبط سوار ہے۔

۱۷۔ میں مدینۃ العلم ہوں:

بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ نے اسے الہام کیا:

" انت مدینة العلم " تو علم کا شہر ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 320 طبع چہارم)

احادیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ علی علم کا شہر ہے جبکہ مرزا اس فضیلت کو بھی برداشت نہیں کر سکا۔

۱۸۔ میں مریم ہوں، میں ابن مریم ہوں:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''اس (اللہ) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں مَیں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشو ونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پردو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم ص 496 میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کر دی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم ص 556 میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا''۔ (کشتی نوح: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50)

۱۹۔ میں ابن مریم سے افضل ہوں:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے''

(دافع البلاء: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ قرآن تو نہ صرف ابن مریم کا ذکر کرتا ہے بلکہ ان کی والدہ اور نانا کے نام پر سورتیں بھی نازل کرتا ہے۔ان شاءاللہ تعالیٰ قرآن تا قیامت تو ذکر عیسیٰ بھی تا قیامت رہے گا۔

(دافع البلاء: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240)

۲۰۔ میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں:

''میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی''۔ (ایک غلطی کا ازالہ: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 211)

۲۱۔ میں تمام انبیاء کا مجموعہ ہوں:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔

(حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 76)

☆ کہیں پر خود کو گرایا تو انسانی شرم گاہ تک پہنچا دیا اور کہیں خود کو تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر اتم اور جمیع کمالاتِ انبیاء کا مجموعہ بنالیا یقین جانیے گرگٹ بھی اتنے رنگ نہیں بدلتا جتنے رنگ مرزا قادیانی نے بدلے ہیں۔

۲۲۔ میں رحمۃ للعالمین ہوں:

بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ نے اسے الہام کیا:

" وما ارسلنك الا رحمة للعالمين "

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 64 طبع چہارم)

☆ اس کی بے باکی پر کیا تبصرہ کیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۳۔ میں عرشِ خدا ہوں:

بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ نے اسے الہام کیا:

" انت منی بمنزلة عرشی "

ترجمہ: تو میرے نزدیک عرش کی مانند ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 427 طبع چہارم)

مراق کی بیماری کے کرشمے ہیں کہ جو چیز باعظمت نظر آئی اسی کا دعویٰ کر دیا۔

۲۴۔ میں مالک کن فیکون ہوں:

بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ نے اسے الہام کیا:

" انما امرك اذا اردت لشیء ان تقول له کن فیکون "

ترجمہ: تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے، وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 443 طبع چہارم)

۲۵۔ میں زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہوں:

بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ نے اسے الہام کیا:

" واعطیت صفة الافناء والاحیاء "

اور مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی۔

(خطبہ الہامیہ: روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 55,56)

اپنی مردانہ قوت کو گشتوں سے بھی زندہ نہ کر سکا۔

۲۶۔ میں نطفۂ خدا ہوں:

بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ نے اسے الہام کیا:

"انت من مآء ناوھم من فشل" تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ بزدلی سے ہے۔(نعوذ باللہ) (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 164 طبع چہارم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ جب بے باکی کی عادت ہوجائے حدود ٹوٹ جاتیں ہیں اور ذلتیں مقدر بن جاتی ہیں۔

۲۷۔ جنسی تعلق:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے''۔ (اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34)

۲۸۔ میں گویا خدا کا باپ ہوں:

بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ نے اسے الہام کیا:

'' انا نبشرك بغلام مظهر الحق والعلا۔ كان الله نزل من السمآء''

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 554 طبع چہارم)

۲۹۔ میں خود خدا ہوں:

بقول مرزا قادیانی.....

''میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں''۔

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 152 طبع چہارم)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی مراقی نبوت کے چند کرشمے آپ کے سامنے پیش کیے ہیں۔ کیا ہوش و حواس پر قائم شخص سے ایسی بیوقوفیاں ممکن ہیں، تعجب ہے مرزائیوں پر جو ایک مراقی شخص کے پیچھے لگ کر اپنے دین کا فیصلہ کر رہے ہیں۔ میں نے اختصاراً چند دعوے پیش کیے ہیں ورنہ مرزا قادیانی نے 90 سے زائد دعوے کیے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور غلامی

انبیاء کرام علیہم السلام بعثت کے بعد کسی حکومت کی ماتحتی میں نہیں رہتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کے غلبہ کیلئے ہمیشہ اعداء اللہ سے برسر پیکار رہتے ہیں اور اگر کسی نبی کو کافر حکومت کے ملک میں دین کے پرچار کی غرض سے رہنا بھی پڑے تو یہ حضرات بڑی جرأت اور دلیری کے ساتھ حکومت کا مقابلہ کرتے ہیں۔ ان نفوس قدسیہ کے دل میں مخلوق خدا کا ذرہ برابر بھی خوف نہیں ہوتا خود سرکارِ دو جہاں ﷺ نے جب مختلف بادشاہوں کو دعوت اسلام کیلئے جو خط لکھے وہ اپنے اندر نہایت رعب و دبدبہ رکھتے تھے حتی کہ ہرقل شاہ روم جو نصف دنیا کا بادشاہ تھا اس کی طرف جو خط روانہ کیا۔ اس کا مضمون یہ تھا یہ فرمان ہے اللہ کے بندے محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے " اسلم "تسلّم ایمان لا سلامت رہے گا اسی طرح دیگر انبیاء علیہم السلام مثلاً جناب حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی اسی خدائی جلال اور رعب و دبدبہ کے ساتھ اپنے وقت کے حکمرانوں کو دعوت دی ہے اور ہمیشہ سے انبیاء علیہم السلام کے دعوت دینے کا یہی اسلوب رہا ہے کہ کسی کافر حکومت سے مغلوب ہو کر خوشامدوں کی راہ نہیں چلے۔

لیکن اسکے برعکس مرزا قادیانی کا معاملہ بالکل جدا ہے کہ یہ حکومت برطانیہ کے سامنے آنکھیں بچھائے جا رہا ہے اور اسکے ساتھ جہاد کرنے کو بڑی شدومد کے ساتھ حرام قرار دے رہا ہے اور اس کی نافرمانی کو خدا اور رسول کی نافرمانی قرار دے رہا ہے۔ جہاں حکومت برطانیہ (عیسائیت) کو دجال کہتا تھا وہاں ان کی غلامی پر فخر بھی کرتا تھا اور ان کی حکومت کو نعمت عظمیٰ جانتا تھا مرزا قادیانی نے ایک کافر حکومت کی خوشامد کرتے ہوئے اس کی تعریف میں جس طرح زمین و آسمان کے قلابے ملائے، اس کی نظیر انبیاء علیہم السلام میں تو کیا، کسی غیرت مند انسان کی تحریر و تقریر میں بھی نہیں پائی جاسکتی۔ مرزا قادیانی نے ملکہ برطانیہ کے نام ایک درخواست کتابی صورت میں لکھی جس کا نام تحفہ قیصریہ رکھا جس میں ملکہ برطانیہ کو زمین کا نور اور نجانے کیا کیا القابات سے نوازا، انگریز کی غلامی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی نے کس پستی میں اتر کر نبوت کے وقار کو گرایا نمونہ کے طور پر چند مثالیں ملاحظہ فرمائے۔

دل وجان سے وفادار:

مرزا قادیانی اپنے خاندان کی سرکار انگریز کے لیے خدمت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

سب سے پہلے میں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں ایسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اول درجہ پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیر خواہ ہے۔ ان تمام تحریرات سے ثابت ہے کہ میرے والد صاحب میرا خاندان ابتداء سے سرکار انگریز کے دل و جان خیر خواہ اور وفادار رہے اور گورنمنٹ عالیہ انگریزی کے معزز افسروں نے مان لیا ہے کہ یہ خاندان کمال درجہ پر خیر خواہ سرکار انگریزی ہے۔ ہمارے پاس تو وہ الفاظ نہیں جس کے ذریعہ سے اس آرام وراحت کا ذکر کرسکیں جو اس گورنمنٹ سے ہم کو حاصل ہوئی۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 109)

خاندانی خدمات:

مرزا قادیانی انگریز حکومت کے لئے اپنی خاندانی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے میرے والد مرزا غلام مرتضٰی گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھے، جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسانِ پنجاب میں ہے، اور 1857ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی۔ یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے۔ ان خدمات کی وجہ سے جو چٹھیات خوشنودی حکام ان کو ملی تھیں، مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے گم ہوگئیں مگر تین چٹھیات جو مدت سے چھپ چکی ہیں، ان کی نقلیں حاشیہ درج کی گئی ہیں۔ پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا۔ اور جب تمّوں کے گذر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو سرکار انگریزی کیطرف سے لڑائی میں شریک تھا۔ (کتاب البریہ: مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 4 تا 6)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدیم خیرخواہ خاندان:

انگریز حکومت کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

ہماری یہ محسن گورنمنٹ ہر ایک طبقہ اور درجہ کے انسانوں بلکہ غریب سے غریب اور عاجز سے عاجز خدا کے بندوں کی ہمدردی کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ اس ملک کے پرندوں اور چرندوں اور بے زبان مویشیوں کے بچاؤ کے لیے بھی اس کے عدل گیر قوانین موجود ہیں۔ اور ہر ایک قوم اور فرقہ کو مساوی آنکھ سے دیکھ کر ان کی حق رسی میں مشغول ہے تو اس انصاف اور دادرسی اور عدل پسندی کی خصلت پر نظر کر کے یہ عاجز بھی اپنی ایک تکلیف کے رفع کے لیے حضور گورنمنٹ عالیہ میں یہ عاجزانہ عریضہ پیش کرتا ہے اور پہلے اس سے کہ اصل مقصود کو ظاہر کیا جائے، اس محسن اور قدر شناس گورنمنٹ کی خدمت میں اس قدر بیان کرنا بے محل نہ ہوگا کہ یہ عاجز گورنمنٹ کے اس قدیم خیرخواہ خاندان میں سے ہے جس کی خیرخواہی کا گورنمنٹ کے عالی مرتبہ حکام نے اعتراف کیا ہے اور اپنی چٹھیوں سے گواہی دی ہے کہ وہ خاندان ابتدائی انگریزی عملداری سے آج تک خیرخواہی گورنمنٹ عالیہ میں برابر سرگرم رہا ہے۔ میرے والد مرحوم مرزا غلام مرتضیٰ اس محسن گورنمنٹ کے ایسے مشہور خیرخواہ اور دلی جاں نثار تھے کہ وہ تمام حکام جو اُن کے وقت میں اس ضلع میں آئے، سب کے سب اس بات کے گواہ ہیں کہ انہوں نے میرے والد موصوف کو ضرورت کے وقتوں میں گورنمنٹ کی خدمت کرنے میں کیسا پایا۔ اور اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ انہوں نے 1857ء کے فساد کے وقت اپنی تھوڑی حیثیت کے ساتھ پچاس گھوڑے مع پچاس نوجوانوں کے اس محسن گورنمنٹ کی امداد کے لیے دیئے اور ہر وقت امداد اور خدمت کے لیے کمربستہ رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے گذر گئے۔ والد مرحوم گورنمنٹ عالیہ کی نظر میں ایک معزز اور ہر دلعزیز رئیس تھے جن کو دربار گورنری میں کُرسی ملتی تھی۔ (تریاق القلوب: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 488,487)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ:

مرزاغلام احمد قادیانی ہرلحاظ سے انگریز حکومت کی خدمت اور برطانوی مفادات کے تحفظ کے لیے موزوں اور قابل اعتماد شخص تھا کیونکہ اس کا خاندان شروع ہی سے برطانوی سامراج کی خدمت اور کاسہ لیسی میں مشہور تھا۔ مرزا قادیانی کے والد مرزا غلام مرتضٰی نے 1857ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کے خلاف 50 گھوڑے مع سواروں کے انگریزوں کی مدد کے لیے دیے تھے، جبکہ مرزا قادیانی کا بھائی مرزا غلام قادر معروف سفاک اور ظالم جنرل نکلسن کی فوج میں شامل رہا تھا اور اس نے مسلمانوں کے خون میں ہاتھ رنگے تھے۔ اسی لیے انگریزوں کی وفاداری اور تابع فرمانی کا مرزا قادیانی ہمیشہ اعتراف کرتا ہے۔

والد کی خدمات:

انگریز حکومت کیلئے مرزا قادیانی اپنے والد کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

میرا باپ مرزا غلام مرتضٰی اس نواح میں ایک نیک نام رئیس تھا اور گورنمنٹ کے اعلیٰ افسروں نے پرزور تحریروں کے ساتھ لکھا ہے کہ وہ اس گورنمنٹ کا سچا مخلص اور وفادار ہے۔ اور میرے والد صاحب کو دربارِ گورنری میں کرسی ملتی تھی اور ہمیشہ اعلیٰ حکام عزت کی نگاہ سے ان کو دیکھتے تھے اور اخلاقِ کریمانہ کی وجہ سے حکامِ ضلع کبھی کبھی ان کے مکان پر ملاقات کے لیے بھی آتے تھے کیونکہ انگریزی افسروں کی نظر میں وہ اک وفادار رئیس تھے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ ان کی خدمت کو کبھی نہیں بھولے گی کہ انہوں نے 1857ء کے ایک نازک وقت میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس سوار اپنے عزیزوں اور دوستوں میں سے مہیا کر کے گورنمنٹ کی امداد کے لیے دیئے تھے۔ چنانچہ ان سواروں میں سے کئی عزیزوں نے ہندوستان میں مردانہ لڑائی مفسدوں سے کر کے اپنی جانیں دیں۔ اور میرا بھائی مرزا غلام قادر مرحوم جموں کے وقت کی لڑائی میں شریک تھا اور بڑی جاں فشانی سے مدد کی تھی۔ غرض اسی طرح میرے ان بزرگوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے خون سے، اپنے مال سے، اپنی جان سے، اپنی متواتر خدمتوں سے، اپنی وفاداری کو گورنمنٹ کی نظر میں ثابت کیا۔ سوانہیں خدمات کی وجہ سے میں یقین رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ عالیہ مرزا کے خاندان کو معمولی رعایا میں سے نہیں سمجھے گی اور اس کے اس حق کو کبھی ضائع نہیں کرے گی جو بڑے فتنے کے وقت میں ثابت ہو چکا ہے۔ (کشف الغطاء: روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 180)

میرا باپ، بھائی اور میں:

مزید خاندانی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

اور میرا باپ اسی طرح خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سالی کو پہنچ گیا اور سفر آخرت کا وقت آ گیا اور اگر ہم اس کی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ سما نہ سکیں اور ہم لکھنے سے عاجز رہ جائیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا اور عند الضرورت خدمتیں بجالاتا رہا، یہاں تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اس کو معزز کیا اور ہر ایک وقت اپنے عطاؤں کے ساتھ اس کو خاص فرمایا اور اس کی غمخواری فرمائی اور اس کی رعایت رکھی اور اس کو اپنے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے سمجھا۔ پھر جب میرا باپ وفات پا گیا تب ان خصلتوں میں اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا جس کا نام مرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسے ہی اس کے شامل حال ہوگئیں جیسی کے میرے باپ کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہوگیا۔ پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی اور ان کے زمانہ کو یاد کیا۔ (جی ہاں! دین اسلام کی اتباع کی بجائے انگریزی اتباع جو ضروری ہے) ناقل (نور الحق حصہ اوّل: روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 37,38)

باپ بڑا یا بیٹا؟:

مرزا قادیانی اپنی اور اپنے والد کی خدمات کا موازنہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

میں اس بات کا فیصلہ نہیں کرسکتا کہ اس گورنمنٹ محسنہ انگریزی کی خیر خواہی اور ہمدردی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مجھے زیادتی ہے یا میرے والد مرحوم کو۔بیس برس کی مدت سے میں اپنے دلی جوش سے ایسی کتابیں فارسی ،عربی، اُردواور انگریزی زبان میں شائع کرر ہا ہوں جن میں بار بار یہ لکھا گیا ہے کہ مسلمانوں پر یہ فرض ہے جس کے ترک سے وہ خدا تعالیٰ کے گنہگار ہوں گے کہ اس گورنمنٹ کے سچے خیرخواہ اور دلی جان نثار ہو جائیں اور جہاد اور خونی مہدی کے انتظار وغیرہ بیہودہ خیالات سے جو قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتے، دست بردار ہو جائیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 355 طبع جدید)

قادیانی بزرگوں کا کارنامہ:

اپنی خدمات کے متعلق مرزا قادیانی لکھتا ہے:

" الم یفکر اننا ذریة اباء الفذوا اعمارهم فی خدمات هذه الدولة "

ترجمہ:''کیا گورنمنٹ اتنا غور نہیں کرتی کہ ہم انہی بزرگوں کی اولاد ہیں۔ جنہوں نے اپنی عمریں حکومت برطانیہ کی خدمت میں صرف کر دیں''۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 283)

قدیم خدمت گزار:

انگریزوں کی خدمت گزاری سے متعلق مرزا قادیانی لکھتا ہے:

اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں کہ ہم قدیم سے اُس کی خدمت کرنے والے اور اُس کے ناصح اور خیرخواہوں میں سے ہیں اور ہر ایک وقت پر دلی عزم سے ہم حاضر ہوتے رہے ہیں۔اور میرا باپ گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تھا اور اس سرکار میں ہماری خدمات نمایاں ہیں اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہ گورنمنٹ کبھی ان خدمات کو بھلا دے گی۔اور میرا والد مرزا غلام مرتضٰی ابن مرزا عطا محمد رئیس قادیان اس گورنمنٹ کے خیرخواہوں اور مخلصوں میں سے تھا اور اس کے نزدیک صاحب مرتبہ تھا اور صدر نشین عزت سمجھا گیا تھا اور یہ گورنمنٹ اس کو خوب پہچانتی تھی اور ہم پر کبھی کوئی بدگمانی نہیں ہوئی بلکہ ہمارا اخلاص تمام لوگوں کی نظروں میں ثابت ہو گیا اور حکام پر کھل گیا۔اور سرکار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انگریزی اپنے حکام سے دریافت کرلے جو ہماری طرف آئے اور ہم میں رہے اور ہم نے ان کی آنکھوں کے سامنے کیسی زندگی بسر کی اور کس طرح ہم ہر ایک خدمت میں سبقت کرنے والوں کے گروہ میں رہے۔ (نورالحق: روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 37,36)

بزرگوں سے زیادہ خدمات:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

میں بذات خود سترہ برس سے سرکار انگریزی کی ایک ایسی خدمت میں مشغول ہوں کہ درحقیقت وہ ایک ایسی خیرخواہی گورنمنٹ عالیہ کی مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ میرے بزرگوں سے زیادہ ہے اور وہ یہ کہ میں نے بیسیوں کتابیں عربی، فارسی اور اُردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ چنانچہ میں نے یہ کتابیں بصرف زر کثیر چھاپ کر بلاد اسلام میں پہنچائی ہیں اور میں جانتا ہوں کہ ان کتابوں کا بہت سا اثر اس ملک پر بھی پڑا ہے اور جو لوگ میرے ساتھ مریدی کا تعلق رکھتے ہیں۔ وہ ایک ایسی جماعت تیار ہوتی جاتی ہے کہ جن کے دل اس گورنمنٹ کی سچی خیرخواہی سے لبالب ہیں۔ اس کی اخلاقی حالت اعلیٰ درجہ پر ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ وہ تمام اس ملک کے لیے بڑی برکت ہیں اور گورنمنٹ کے لیے دلی جان نثار۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 67,66 طبع جدید)

خودکاشتہ پودا:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کرچکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں، اس خودکاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولتمدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں تا کہ ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لیے دلیری نہ کر سکے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 198 طبع جدید)

کھا رہا ہوں غم بے مہری آقائے فرنگ
سترہ سال سے یہ غم ہی مرا ناشتہ ہے
سوکھ جائے نہ کہیں میری نبوت کا درخت
یہ وہ پودا ہے جو سرکار کا خود کاشتہ ہے

ہماری جان بھی حاضر ہے:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

جناب عالی! التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جان نثار خاندان ثابت ہو چکا ہے۔ اس خود کاشتہ پودے (حق بات بیان کر دی؟) کی نسبت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہائے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ (اللہ کے دین کے لیے جان دینا حرام لیکن انگریز کے لیے جان بھی حاضر؟) ناقل (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 21)

انگریز کی اطاعت فرض ہے:

انگریز کا مرزا قادیانی کو کھڑا کرنے کا مقصد اپنے ظالمانہ تسلّط کو طول دینا تھا اس لیے مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی نے اپنی تحریروں میں انگریز کی اطاعت پر بڑا زور دیا ہے حتی کہ انگریز کو اولوالامر میں داخل کر کے اس کی اطاعت کو فرض کہا ہے۔ ایک اشتہار میں لکھتا ہے:

میں نے بیسیوں کتابیں عربی، فارسی اور اُردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 367)

اسلام کے دو حصے ہیں:

اسلام کے دو بنیادی حصے ہیں اللہ کی اطاعت دوسری رسول ﷺ کی اطاعت لیکن مرزا قادیانی نے ایک جگہ انگریز کی اطاعت پر مزید زور دیتے ہوئے رسول ﷺ کی اطاعت کی جگہ انگریز کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے لکھتا ہے:

سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہ ہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کے خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرا اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔۔۔ سو اگر گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔

(شہادت القرآن: روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380,381)

قابل گزارش امر:

مرزا قادیانی نے بہت سے اشتہارات ایسے بھی شائع کیے جن میں اپنی سرکاری خدمت کے اثرات کا بھی ذکر کیا ہے کہ میری تحریروں اور تقریروں سے بہت سے لوگوں کے دلوں میں سرکار برطانیہ کی محبت پیدا ہوئی ہے جس کی وجہ سے وہ لوگ بھی سرکار انگریز کے سچے تابعدار بن گئے ہیں اور جہاد کے خیالات بھی دل سے نکل چکے ہیں چنانچہ چند عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

انگریز کی سچی محبت:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا امر قابل گزارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو تقریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں (واقعتاً اہم ہے لیکن سرکار برطانیہ کے نزدیک) تاکہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دور کروں جوان کو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں اور میں یہ دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں پر میری تحریروں کا بہت ہی اثر ہوا ہے اور لاکھوں انسانوں میں تبدیلی پیدا ہوگئی۔ (کہ وہ اسلام کا دامن چھوڑ بیٹھے ہیں) ناقل (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 11)

خوشی کی بات:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

اپنی جماعت کی حالت کے بارے میں لکھتے ہوئے بڑی خوشی سے اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ جناب ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند دام ظلھا کے جشن جوبلی (مغلیہ سلطنت کے زوال کے 50 سال پورا ہونے پر) کی خوشی اور شکریہ کے ادا کرنے کے لیے میری جماعت کے اکثر احباب دور دور کی مسافت قطع کر کے 19 جون 1897ء کو ہی قادیان میں تشریف لائے اور یہ سب آدمی تھے اور اس جگہ کے ہمارے مرید اور مخلص بھی ان کے ساتھ شامل ہوئے جن سے ایک گروہ کثیر ہوگیا اور وہ سب 20 جون 1897ء کو اس مبارک تقریب میں باہم مل کر دعا اور شکر باری میں مصروف ہوئے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 425)

گورنمنٹ برطانیہ کا شکر واجب ہے:

مرزا قادیانی کی اس خدمت کے عوض میں انگریز نے مرزا قادیانی کو اس کی دعوت کے پرچار کے لیے ہر طرح کے اسباب مہیا کیے اور ہر طرح کا تحفظ دیا جس کا اقرار مرزا قادیانی کو بھی تھا چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی بہت سی کتابوں میں اس کا شکریہ ادا کیا ہے لکھتا ہے:

اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر واجب ہے مگر میں خیال کرتا ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے کیوں کہ یہ اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصرہ ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے۔ اگر چہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔ (تحفہ قیصریہ: روحانی خزائن جلد 12، صفحہ 283,282)

نہ مکہ، نہ مدینہ:

ایک اور جگہ لکھتا ہے:

میں اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں نہ روم میں نہ شام و ایران میں نہ کابل میں (کیونکہ نبوت انگریزی ہے اور یہ ممالک اسلامی ہیں) مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لیے دعا کرتا ہوں لہٰذا وہ اس الہام میں اشارہ فرماتا ہے کہ اس گورنمنٹ کے اقبال اور شوکت میں تیرے وجود اور تیری دعا کا اثر ہے اور اس کی فتوحات تیری وجہ سے ہیں کیونکہ جدھر تیرا منہ ادھر خدا کا منہ۔ (ماشاء اللہ نبی کی نبوت کی برکت سے کافر حکومت کو دوام اور شان و شوکت حاصل ہو رہی ہے) ناقل (تحفہ قیصرہ: روحانی خزائن جلد 12)

شکوہ:

انگریز نے تو مرزا قادیانی کی حیثیت کے موافق تعاون نہیں کیا لیکن جس قدر تعاون کا گمان مرزا قادیانی کو تھا شاید وہ نہ مل سکا اس لیے بعض جگہوں پر مرزا قادیانی نے شکوہ بھی کیا ہے۔ لکھتا ہے:

بارہا بے اختیار دل میں یہ بھی گزرتا ہے کہ جس گورنمنٹ کی اطاعت اور خدمت گزاری کی نیت سے ہم نے کئی کتابیں مخالفت جہاد میں اور گورنمنٹ کی اطاعت میں لکھ کر دنیا میں شائع کیں اور کافر وغیرہ اپنے نام رکھوائے (صرف نام نہیں بلکہ حقیقتاً کفر اختیار کیا) اس گورنمنٹ کو اب تک معلوم نہیں کہ ہم دن رات کیا خدمت کر رہے ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 445)

لاجواب سروس:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے اس دعویٰ پر کہ میں گورنمنٹ برطانیہ کا سچا خیر خواہ ہوں، دو ایسے شاہد ہیں کہ اگر سول ملٹری جیسا لاکھ پرچہ بھی ان کے مقابلہ میں کھڑا ہو، تب بھی وہ دروغگو ثابت ہوگا۔

(اوّل) یہ کہ علاوہ اپنے والد مرحوم کی خدمت کے، میں سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام ہے۔

(دوسری) یہ کہ میں نے کئی کتابیں عربی، فارسی تالیف کر کے غیر ملکوں میں بھیجی ہیں جن میں برابر یہی تاکید اور یہی مضمون ہے۔ پس اگر کوئی نااندیش یہ خیال کرے کہ سولہ برس کی کارروائی میری کسی نفاق پر مبنی ہے تو اس بات کا اس کے پاس کیا جواب ہے کہ جو کتابیں عربی و فارسی، روم، شام، مصر، مکہ اور مدینہ وغیرہ ممالک میں بھیجی گئیں اور ان میں نہایت تاکید سے گورنمنٹ انگریزی کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں، وہ کارروائی کیونکر نفاق پر محمول ہوسکتی ہے۔ کیا ان ملکوں کے باشندوں سے بجز کافر کہنے کے کسی اور انعام کی توقع تھی؟ کیا سول ملٹری گزٹ کے پاس کسی ایسی خیر خواہ گورنمنٹ کی کوئی اور بھی نظیر ہے؟ اگر ہے تو پیش کریں۔ لیکن میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ جس قدر میں نے کارروائی گورنمنٹ کی خیر خواہی کے لیے کی ہے، اس کی نظیر نہیں ملے گی۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 462 طبع جدید)

سلطنت برطانیہ.....نعمت الٰہی، نعمت عظمیٰ:

مرزا قادیانی مزید لکھتا ہے:

بالآخر یہ بات بھی ظاہر کرنا ہم اپنے نفس پر واجب سمجھتے ہیں کہ اگرچہ تمام ہندوستان پر یہ حق واجب ہے کہ بنظر ان احسانات کے جو سلطنت انگلشیہ سے اس کی حکومت اور آرام بخش حکمت کے ذریعہ سے عامہ خلائق پر وارد ہیں۔ سلطنت ممدوحہ کو خداوند تعالیٰ کی ایک نعمت سمجھیں اور مثل اور نعماء الٰہی کے، اس کا شکر بھی ادا کریں۔ لیکن پنجاب کے مسلمان بڑے ناشکر گزار ہوں گے، اگر وہ اس سلطنت کو جو ان کے حق میں خدا تعالیٰ کی ایک عظیم الشان رحمت ہے، نعمت عظمیٰ یقین نہ کریں۔

(براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 140)

اور غور کیجئے کہ چودہ سو سال سے جس مسیح کی آمد کی خوشخبری مسلمانوں کے کانوں میں گونج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہی ہے، معاذ اللہ، کیا وہ ایسا ہی مسیح ہے کہ جو صلیب پرستوں اور اسلامی حکومتوں کے دشمنوں کا مداح وثنا خواں ہو، ان کے شکر اور دعا میں مع اپنی تمام امت کے رطب اللسان ہو، اسلامی حکومتوں کے زوال پر چراغاں کرنے والا ہو، اور مسلمانوں کے قاتلوں کو مبارک باد کے تار دینے والا ہو۔ مسیح کا کام تو کفر کی حکومت کو ختم کرنا ہے، نہ کہ دشمنان اسلام کی تائید اور حمایت کرنا اور ان کی بقا اور ترقی کے لیے دل وجان سے دعا کرنا اور ان کے سایہ کو سایہ رحمت سمجھنا۔

گورنمنٹ برطانیہ.....ابر رحمت:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

یہ بات قطعی اور فیصلہ شدہ ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ مسلمانان ہند کی محسن ہے کیونکہ سکھوں کے زمانہ میں ہمارے دین اور دنیا دونوں پر مصیبتیں تھیں۔ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ کو دور سے ابرِ رحمت کی طرح لایا اور ان مصیبتوں سے اس گورنمنٹ کے عہدِ دولت نے ایک دم میں ہمیں چھوڑا دیا۔ پس اس گورنمنٹ کا شکر نہ کرنا بدذاتی ہے اور جو شخص ایسے احسانات دیکھ کر پھر نفاق سے زندگی بسر کرے اور سچے دل سے شکر گزار نہ ہو تو بلاشبہ کافر نعمت ہے۔ ہماری ایمانداری کا یہ تقاضا ہونا چاہیے کہ ہم دل سے اقرار کریں کہ درحقیقت یہ گورنمنٹ ہماری محسن ہے۔ ہم اس گورنمنٹ کے قدوم ممنونیت لزوم سے ہزاروں بلاؤں سے بچے اور ہمیں وہ آزادی ملی جس کے ذریعہ سے ہم دین اور دُنیا دونوں درست کر سکتے ہیں۔ پس اگر اب بھی ہم اس گورنمنٹ کے سچے خیر خواہ نہ ہوں تو خدا تعالیٰ کے سامنے ناشکرے ٹھہریں گے۔ یہ وہ تمام باتیں ہیں جن کو میں نے مختلف کتابوں میں شائع کیا اور سولہ برس تک برابر میں اس خدمت کو بجالاتا رہا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 460,459 طبع جدید)

راحت کا جام:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

بیشک ہم اس سلطنت برطانیہ کے زیر سایہ پوری آزادی سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکومت کی مہربانی سے ہمارے اموال، ہماری جانیں، ہماری ملت اور ہماری عزتیں ظالموں کے ہاتھوں سے محفوظ ہیں۔ پس ہم پر واجب ہے کہ ہم اس کی مہربانی کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ اس نے ہم پر یہ بھی واجب کیا ہے کہ ہم اس کے دشمنوں (مسلمانوں) کو تلواروں کی چمک دکھائیں اور اس کے خلاف نہیں بلکہ اس کی خاطر اپنے غصہ کی آگ کو بھڑکائیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 417 طبع جدید)

1857ء میں مرزا قادیانی کوئی ناسمجھ طفل نہیں تھا بلکہ بھرپور جوان تھا اور 1857ء میں انگریزوں نے اپنی کامیابی کے بعد مسلمانوں سے کیا سلوک کیا؟ اس سے وہ ناواقف نہیں ہوسکتا تھا۔ خاص کر جب ہر طرف ایک ایک درخت کے ساتھ کئی کئی مسلمانوں کی لاشیں لٹکی ہوتی تھیں۔ اب جس حکومت کو مرزا قادیانی ''خدا کی رحمت'' قرار دیتا تھا، اس کے ماتحت مسلمانوں کی حالت زار بھی ملاحظہ کرتے چلیں۔

1857ء کی جنگ آزادی میں برصغیر کے عوام کی ناکامی کے بعد تہذیب وتمدن کے پردہ پوش خواتین کو گھروں سے نکال کر بالوں سے پکڑ کر عریاں گھسیٹتے ہوئے گورے ٹامیوں کے کیمپوں میں پہنچادیا گیا۔ جس مسلمان کو دیکھا اس کو غدار سمجھ کر سولی پر چڑھادیا یا توپ دم کردیا۔ ان نظاروں کو دیکھ کر ظہیر دہلوی نے کہا تھا:

جسے دیکھا حاکم وقت نے کہا یہ بھی قابل دار ہے

1857ء کی جدوجہد آزادی کی ناکامی کے بعد انگریزوں نے جو مظالم کیے، وہ اتنے شدید تھے کہ پورے ہندوستان پر خوف وہراس طاری ہوگیا۔ انبالہ سے دہلی تک کوئی درخت ایسا نہ تھا جس پر کسی مسلمان کی لاش نہ لٹکتی ہو۔

زینت دار بنانا تو کوئی بات نہیں
نعرہ حق کی کوئی اور سزا دیجئے!

ہزاروں بے قصور مسلمانوں کو انگریزوں نے مار ڈالا۔ ان کے بدنوں کو سنگینوں سے چھیدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتا تھا۔مسلمانوں کو ننگا کر کے اور زمین سے باندھ کر سر سے پاؤں تک جلتے ہوئے تانبہ کے ٹکڑوں سے بری طرح داغ دیا جاتا اور انہیں سور کی کھالوں میں سی دیا جاتا۔ ہزاروں مسلمان عورتوں نے فوج کے خوف سے کنوؤں میں سے چھلانگ لگادی۔ یہاں تک کہ پانی میں ڈوب گئیں۔ جب زندہ عورتوں کو کنوؤں سے نکالنا چاہا تو انہوں نے کہا ہمیں گولیوں سے مار ڈالو، نکالو نہیں، ہم شریف گھروں کی بہو بیٹیاں ہیں۔ ہماری عزت خراب نہ کرو۔بعض مسلمانوں نے اپنی عورتوں کو قتل کر کے خودکشی کر لی۔

بقول حضرت مولانا محمد اقبال رنگونی:''سقوط دہلی کے بعد مسلمانوں پر جو گزری ہے وہ تاریخ میں محفوظ ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ دور دیکھا ہے۔ وہ اس وقت بچہ نہ تھا کہ اسے کچھ بھی معلوم نہ ہو اور اسکے بعد گزرنے والا ہر دن ہندوستان کے باشندوں بالخصوص مسلمانوں کیلئے قیامت کا منظر بنا ہوا تھا اور قدم قدم پر ہوش ربا اور روح فرسا واقعات رونما ہو رہے تھے اور یہ سلسلہ دراز سے دراز تر ہوتا جا رہا تھا۔مرزا غلام احمد قادیانی کا اسی غلامی اور جبر و تسلط کے دور سے تعلق ہے۔ یہ زیادتی اور ناانصافی کا زمانہ ہے مگر ایک مدعی نبوت اس دور غلامی کو رحمت و برکت کا زمانہ بتاتا ہے اور ظالموں و جابروں کے قصیدے اور نغمے گا گا کر ملت اسلامیہ کو ان کا غلام رہنے کی تعلیم و تاکید کرتا ہے۔

13 اپریل 1919ء کو بیساکھی کے روز جلیانوالہ باغ کے احتجاجی جلسہ میں جنرل ڈائر نے نہتے لوگوں پر انگریز سپاہیوں کے کئی دستوں کیساتھ دھاوا بول دیا۔جلیانوالہ باغ کو فوج نے چاروں طرف سے گھیر لیا اور بغیر کسی انتباہ کے پُرامن عوام پر اندھا دھند گولیاں برسانا شروع کر دیں۔ نوجوان گولیاں کھا کھا کر گرتے تھے اور انکی جگہ اور نوجوان آ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے جلیانوانہ باغ میں خون انسانی کی ندیاں بہنے لگیں۔ زخمی تڑپتے اور کراہتے نظر آنے لگے، جو لوگ اس آتش بازی سے جاں بچانے کیلئے بھاگے، وہ جلیانوالہ باغ کے کنوؤں میں گر کر جاں بحق ہو گئے۔جلیانوالہ باغ میں ہر طرف لاشیں بکھری پڑیں تھیں اور کنواں لاشوں سے اَٹ گیا تھا۔ڈائر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے جس وحشت و بربریت کا مظاہرہ کیا، اس نے 1857ء کے میجر ہڈسن اور کرنل نیل کے ظلم وستم کی داستان خونچکاں کی یاد تازہ کردی۔ میجر ہڈسن وہ خونخوار بھیڑیا تھا جس نے مغل شہزادوں کے سر کاٹ کر ان کا چلو بھر خون پیا تھا اور ان شہزادوں کے سروں کو ایک طشت میں لگا کر ہندوستان کے آخری مغل شہنشاہ بہادر شاہ ظفر کی خدمت میں پیش کیا تھا اور کرنل نیل وہ شیطان صفت بدطینت وحشی درندہ تھا جس نے 1857ء میں مسلم خواتین کو بے لباس کر کے ان کے لواحقین کو ان سے برا بھلا کرنے پر مجبور کیا تھا اور جب ان مجاہدوں نے انکار کیا تو انہیں بڑی بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ بعدازاں ان شریف زادیوں کو وحشی ٹامیوں کے حوالے کر دیا گیا اور پھر جو ہوا سو ہوا حتیٰ کہ وہ ہمیشہ کی نیند سو گئیں۔

اگر مرزا قادیانی ان ستم رانیوں اور وحشت و بربریت کے باوجود انگریزی سلطنت کو ''رحمت خداوندی'' سمجھتا تھا تو پھر بیچارے چنگیز اور ہلاکو تو خواہ مخواہ میں بدنام ہیں۔ وہ تو انگریز کے مقابلے میں رحمت کے بہت بڑے فرشتے تھے کیونکہ انھوں نے کبھی شریف زادیوں کو ننگا کر کے ان کے لواحقین کو ان سے بدکاری کرنے پر مجبور نہیں کیا تھا حالانکہ وہ کورے وحشی تھے اور ''مہذب'' انگریز کے مقابلے میں تہذیب وتمدن جیسی کوئی چیز ان کے پاس سے نہ گزری تھی۔ کٹے ہوئے سروں کے مینار، انسانی خون کی بہتی ہوئی ندیاں، کراہتے ہوئے زخمیوں کا تڑپنا، بے بس عورتوں کی چیخ و پکار اور جلتے ہوئے شہروں کی اُڑتی ہوئی راکھ، چنگیز اور ہلاکو کی فوجوں کے دل پسند مناظر تھے لیکن ان کی قتل وغارت کی ساری تاریخ میں ایک واقعہ بھی نہیں جہاں انہوں نے بے بس عورتوں کو برہنہ کر کے ان کے لواحقین کو ان سے فعل بد کرنے پر مجبور کیا ہو لیکن یہ ننگ انسانیت، طرۂ امتیاز صرف اس سلطنت کو حاصل ہوا جو مرزا قادیانی کی نگاہ میں ''رحمت خداوندی'' تھی اور جس کے وہ عمر بھر قصیدے پڑھتا رہا۔ اگر یہ رحمت تھی تو پتہ نہیں لعنت کس کو کہتے ہیں؟

دنیا کی سب سے بڑی مکار، ظالم، اسلام دشمن، حضور خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی عزت و ناموس پر ہر روز نئی یورش کرنے والی اور مسلمانوں کے خون سے صدیوں ہولی کھیلنے والی انگریز حکومت کو، ٹھیک اس وقت جب اس کے ہاتھ ہندوستان کے ہزاروں علماء اور مجاہدین حریت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خون سے رنگین تھے اور اس لمحے جب یہ حکومت اسلام کو صفحۂ ہستی سے نابود اور ملت اسلامیہ کے وجود کو ختم کرنے کے لیے پوری مسلم دنیا پر حملہ آور تھی، اس وقت مرزا قادیانی انگریزی حکومت سے محبت کا یقین دلا رہا تھا۔

ظلم عظیم:

ایک دوسری جگہ لکھتا ہے:

افسوس مجھے ہوتا ہے کہ اس لمبے سلسلہ اٹھارہ برس کی تالیفات کو مخالفت جہاد اور انگریزی اطاعت کے فرض ہونے کے متعلق جن میں بہت سی پرزور تقریریں اطاعت گورنمنٹ کے بارے میں ہیں کبھی ہماری گورنمنٹ محسنہ نے توجہ سے نہیں دیکھا اور کئی مرتبہ میں نے یاد دلایا مگر اس کا اثر محسوس نہیں ہوا۔ (افسوس صد افسوس! محنت کا مقصود پورے طور پر حاصل نہ ہو سکا) ناقل

میرا غم دور کیجئے:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

اب میں اس گورنمنٹ محسنہ کے زیر سایہ ہر طرح سے خوش ہوں۔ صرف ایک رنج اور درد غم مجھے لاحق حال ہے جس کا استغاثہ پیش کرنے کے لیے اپنی محسن گورنمنٹ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اس ملک کے مولوی، مسلمان اور ان کی جماعتوں کے لوگ حد سے زیادہ مجھے ستاتے اور دکھ دیتے ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 143)

عاجزانہ درخواست:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

اے ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند ہم عاجزانہ ادب کے ساتھ تیرے حضور میں کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں کہ تو اسی خوشی کے وقت جو شصت سالہ جوبلی کا وقت ہے۔ یسوع کے چھوڑنے کے لیے کوشش کر۔ (انبیاء کا مظہر ہونے کا دعویدار کس رعب و دبدبے اور جلال و وقار کے ساتھ کفر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوڑنے کی دعوت دے رہا ہے) ناقل (تحفہ قیصریہ: روحانی خزائن جلد 12، صفحہ 277)

باادب گزارش:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

اور یہ مؤلف (مرزا مجید فرماتا ہے قادیان) تاج عزت جناب ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند دام اقبالھا کا واسطہ ڈال کر بخدمت گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام کے بادب گزارش کرتا ہے کہ براہ غریب پروری وکرم گستری اوراس رسالہ کواول سے آخرتک پڑھا جائے یا سن لیا جائے۔ (ایام الصلح: روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 177)

دعا:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

اب میں اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمارے محسنہ ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند کو عمر دراز دے کر ہر ایک اقبال سے بہرہ مند کرے اور تمام دعائیں جو میں نے اپنے رسالہ ستارہ قیصرہ اور تحفہ قیصرہ میں ملکہ موصوفہ کو دی ہیں قبول فرمادے اور میں امید رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ محسنہ اس کے جواب میں مجھے مشرف فرماوے گی۔ (لیکن مرزا قادیانی کی امیدیں برنہیں آسکیں اور مرزا قادیانی کو ملکہ برطانیہ کی طرف سے گھاس نہیں ڈالا گیا) ناقل (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 150)

قارئین کرام! یہ حالات اس شخص کے ہیں جو تمام انبیاء سے افضل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

جس کا دعویٰ یہ ہے کہ میں تثلیث اور دیگر کفریہ عقائد کو پاش پاش کرنے کے لئے آیا ہوں اور جو کہتا ہے کہ میں امام الانبیا ﷺ کا کامل عکس ہوں۔

☆☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی زرطلبی

انبیاء علیہم السلام زہد وتوکل میں اعلیٰ مرتبے پر فائز ہوتے ہیں اور تبلیغ دین اور اشاعت مذہب کے ذریعے اپنی ذات کیلئے لوگوں سے روپیہ پیسہ جمع نہیں کرتے اور نہ ہی اپنی تبلیغ پر کسی قسم کی اجرت کا مطالبہ کرتے ہیں، قرآن مجید میں ہے:

"وما اسئلکم علیه من اجر ان اجری الا علی رب العالمین" (الشعراء ۱۸۰)

اور میں تم سے اس پر (تبلیغ پر) کسی قسم کے اجر کا سوال نہیں کرتا میرا اجر تو اللہ رب العالمین کے ذمے ہے۔

لیکن اس کے برعکس مرزا قادیانی نے اپنے مشن کی ابتداء سے ہی لوگوں سے چندوں کا مطالبہ شروع کر دیا تھا اور اپنی کتابوں پر ایک ایک کے بجائے دس دس کر کے وصول کئے۔ مرزا قادیانی نے مختلف طریقوں سے لوگوں سے مال بٹورا، کبھی اسلام کی حقانیت پر کتابیں لکھنے کا اعلان کر کے، کبھی برصغیر میں عیسائیت کی کوششوں کا ذکر کر کے، کبھی اپنی غربت اور افلاس کو سامنے رکھا اور کبھی امداد باہمی اور اسلامی ہمدردی کے نام پر لوٹا۔ غرض ان طریقوں کی مدد سے مرزا قادیانی نے اتنا مال و دولت اکٹھا کر لیا کہ سیالکوٹ کچہری میں اُس کا عشر عشیر بھی زندگی بھر اکٹھا نہ کر پاتا چنانچہ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے:

مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپے ماہوار بھی آئیں گے مگر خدائے تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے اس نے ایسی میری دست گیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے اور شائد اس سے زیادہ۔ (حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 220)

☆ اس عبارت پر حاشیہ لکھتے ہوئے کہتا ہے.....

اگرچہ منی آرڈروں کے ذریعہ ہزار ہا روپے آچکے ہیں مگر اس سے زیادہ وہ ہیں جو خود مخلص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے آ کر دیئے اور جو خطوط کے اندر نوٹ آئے اور بعض مخلصوں نے سونا اس طرح بھیجا کہ اپنا نام بھی ظاہر نہیں کیا۔ (روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 221 حاشیہ)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

جو کچھ میری مراد تھی سب کچھ دکھایا میں اک غریب تھا مجھے بے انتہاء دیا

(نصرۃ الحق: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 19)

ایک جگہ لکھتا ہے:

مجھے صرف ایسے دسترخوان کی روٹی کی فکر تھی مگر اب تک اس نے کئی لاکھ آدمی کو میرے دسترخوان پر روٹی کھلائی ڈاکخانہ والوں کو پوچھ لو کہ کس قدر اس نے روپیہ بھیجا میری دانست میں دس لاکھ سے کم نہیں۔ (نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 496 حاشیہ)

مرزا قادیانی لوگوں سے مال حاصل کرنے کے لیے ذلت و پستی کی انتہائی گہرائی میں اترتے ہوئے بھی شرم محسوس نہیں کرتا تھا اور جن لوگوں کی طرف سے کچھ آنے کی امید ہوتی نہایت عاجزی سے اُن کی چاپلوسی اور خوشامد کرتا اور جس جگہ سے روپیہ آتا تو فوراً ایک خوشامدی خط اس کی طرف روانہ کر دیتا اور مزید روپے بھیجنے کی نہ صرف ترغیب دیتا بلکہ ساتھ میں کوئی شیطانی الہام بھی گھڑ دیتا تاکہ گاہک پکا رہے اور مستقل آمدنی آتی رہے جسے اپنا ایک الہام ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا انہی سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو میری (مرزا قادیانی کی) اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں (لوح الہدیٰ ص ا) مرزا قادیانی کی طرف بھیجی گئی رقوم کے جواب میں مرزا قادیانی نے کیسی خوشامد سے کام لیا۔ مرزا قادیانی کے خطوط ملاحظہ فرمائیں:

مزید بڑھانا کوئی بڑی بات نہیں:

محبی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کل کی ڈاک میں بذریعہ تار مبلغ پانچ سو روپے مرسلہ آں مکرم مجھ کو پہنچ گیا۔ خدا تعالیٰ آپ کو ان للہی خدمات کا دونوں جہاں میں وہ اجر بخشے جو اپنے مخلص اور وفادار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندوں کو بخشتا ہے۔ یہ بات فی الواقع سچ ہے کہ مجھ کو آپ کے روپیہ سے اس قدر دینی کام میں مدد پہنچ رہی ہے کہ اس کی نظیر میرے پاس بہت ہی کم ہے۔۔۔آگے سے آگے بڑھانا کچھ بڑی بات نہیں ہے۔ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 3)

رات گھنٹے قبل الہام

مخدومی مکرمی محبی فی اللہ حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آں محبّ مجھ کو پہنچا۔ اس کے عجائبات میں سے ایک یہ ہے کہ اِس روپیہ کے پہنچنے سے تخمیناً سات گھنٹے پہلے مجھ کو خدائے عزوجل نے اس کی اطلاع دی۔ یہ کشف والہام آپ ہی کے بارے میں مجھ کو دو دفعہ ہوا ہے۔ الحمدللہ۔ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول، صفحہ 5)

لاکھ دو لاکھ کچھ بڑی بات نہیں

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا جو کچھ آپ نے لکھا ہے آپ کے صدق واخلاص پر قومی نشانی ہے میں نے جو غلط لکھا تھا اس کے لکھنے کے لیے یہ تحریک پیدا ہوئی تھی جو چند ہفتے پہلے ہوئے ہیں مجھے الہام ہوا تھا غثم له . دفع من ماله دفعته اس میں تفہیم یہ ہوئی تھی کہ کوئی شخص کسی مطلب کے حصول پر بہت سا حصہ اپنے مال میں سے بطور نذرانہ بجھوائے گا۔۔۔لیکن چوں کہ میرا دل آں مکرم کی کامیابی کی طرف لگا ہوا ہے اس لیے طبیعت نے یہی چاہا کہ کسی وقت اس کے مصداق آپ ہی ہوں اور خدا تعالیٰ ایسا کرے کہ اللہ جل وشانہ کے نزدیک لاکھ دو لاکھ کی کچھ بڑی بات نہیں۔

(مکتوبات احمدیہ جلد 5 حصہ اول صفحہ 20)

زکوٰۃ کے پیسے سے اپنی کتابیں خریدنے کی ترغیب:

دوستو! سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 60 میں اللہ تعالیٰ نے وہ مصارف بیان فرما دیے ہیں جن پر زکوٰۃ اور دوسرے واجب صدقات خرچ کیے جاسکتے ہیں، ان میں کہیں نہیں کہ کتابیں خرید کر مفت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقسیم کی جائیں، لیکن مرزا قادیانی کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

''اس وقت دین اسلام جیسا غریب، یتیم اور بے کس کوئی بھی نہیں اور زکوٰۃ نہ دینے میں جس قدر تہدید وارد ہے وہ بھی ظاہر ہے اور عنقریب ہے کہ منکرِ زکوٰۃ کافر ہو جائے پس فرض عین ہے جو اسی راہ میں اعانتِ اسلام میں زکوٰۃ دی جائے زکوٰۃ میں کتابیں خریدی جائیں اور مفت تقسیم کی جائیں اور میری تالیفات بجز ان رسائل کے اور بھی ہیں جو نہایت مفید ہیں.....''۔

(نشان آسمانی: روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 407)

واضح رہے کہ اس جگہ مرزا اپنی لکھی ہوئی کتابوں کا تذکرہ کر رہا ہے اور اپنی کتابوں کو زکوٰۃ کے پیسے سے خرید کر تقسیم کرنے کی ترغیب دے رہا ہے۔

دعا کا موڈ بنانے کے لئے ایک لاکھ روپے چندے کی شرط:

مرزا بشیر احمد ایم اے نے مرزا قادیانی کے ایک مرید میاں عبداللہ سنوری کے واسطے سے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک امیر کبیر اور صاحب جائیداد آدمی تھا لیکن اس کا کوئی لڑکا نہ تھا، اس نے ایک دوست مولوی عبدالعزیز سے کہا کہ مرزا قادیانی سے میرے لئے دعا کرواؤ (کہ اللہ مجھے لڑکا دے)، مولوی عبدالعزیز نے میاں عبداللہ سنوری کو کہا کہ تم قادیان جاؤ اور مرزا قادیانی سے اس کے لئے دعا کرنے کی درخواست کرو، آگے کا قصہ میاں عبداللہ سنوری یوں بیان کرتا ہے:

''چنانچہ میں قادیان آیا اور حضرت صاحب سے سارا ماجرا عرض کر کے دعا کے لئے کہا (یقیناً یہ بھی بتایا ہوگا کہ وہ آدمی کتنا مالدار ہے۔ ناقل) آپ نے اس کے جواب میں ایک تقریر فرمائی جس میں دعا کا فلسفہ بیان کیا اور فرمایا کہ محض رسمی طور پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دینے سے دعا نہیں ہوتی بلکہ اس کے لئے ایک خاص قلبی کیفیت کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ جب آدمی کسی کے لئے دعا کرتا ہے تو اس کے لئے ان دو باتوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہوتا ہے یا تو اس کے ساتھ کوئی ایسا گہرا تعلق اور رابطہ ہو کہ اس کی خاطر دل میں ایک خاص درد اور گداز پیدا ہو جائے جو دعا کے لئے ضروری ہے اور یا اس شخص نے کوئی ایسی دینی خدمت کی ہو جس پر دل سے اس کے لئے دعا نکلے۔ مگر یہاں نہ تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم اس شخص کو جانتے ہیں اور نہ اس نے کوئی دینی خدمت کی ہے کہ اس کے لئے ہمارا دل پگھلے۔ پس آپ جا کر اسے یہ کہیں کہ اسلام کی خدمت کے لئے ایک لاکھ روپیہ دے یا دینے کا وعدہ کرے۔ پھر ہم اس کے لئے دعا کریں گے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ پھر اللہ اسے ضرور لڑکا دے گا۔ میاں عبداللہ سنوری کہتے ہیں کہ میں نے جا کر یہی جواب دیا۔ مگر وہ خاموش ہو گئے اور آخر وہ شخص لاولد ہی مر گیا۔ اور اس کی جائیداد اس کے دور نزدیک کے رشتے داروں میں کئی جھگڑوں اور مقدموں کے بعد تقسیم ہو گئی''۔ (سیرۃ المہدی، جلد اول، حصہ اول، صفحہ 238، نیا ایڈیشن)

محترم قارئین! یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ مرزا قادیانی جب اسلام کی خدمت کے لئے چندہ کی بات کرتا تھا تو اس سے مراد اس کا اپنا بنایا ہوا مذہب قادیانیت ہوتا تھا اور ظاہر ہے اس کی خدمت کے لئے چندہ بھی مرزا کے پاس ہی جمع کروایا جاتا تھا۔

بھاری نذر مقرر کرے:

جنوری ۱۹۰۸ء کا واقع ہے کہ ضلع کانپور (یوپی) کے ایک رئیس ولی محمد نام تھا وہ ایک عرصہ سے احمدی ہو چکے تھے اور اپنے بیمار بیٹے کی صحت کے واسطے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں خطوط لکھا کرتے تھے۔ انہوں نے حضور کو لکھا کہ میں مدت سے دعا کرا رہا ہوں مگر اب تک میرے بیٹے کے حق میں دعا قبول نہیں ہوئی، حالانکہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر دعا کی قبولیت کا وعدہ ہے۔ ولی محمد صاحب کے خط کے ساتھ ہی اسی جگہ کے ایک احمدی یوسف علی صاحب اٹاوی کا خط بھی اسی مضمون کا آیا کہ اس رئیس کے بیٹے کو اب تک صحت نہیں ہوئی اور مخالف طعن کرتے ہیں ہر دو خطوط کے جواب میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا جواب لکھ دیں کہ خدا کی یہ عادت نہیں کہ ہر ایک دعا قبول کرے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے، ایسا کبھی نہیں ہوا ہاں مقبولوں کی دعائیں بہ نسبت دوسروں کے بہت قبول ہوتی ہیں۔ خدا کا مقابلہ میں کسی کا زور نہیں اگر وہ رئیس ایسا ہی بے دل ہے تو چاہیے کہ اس سلسلے کی تائید میں کوئی بھاری نذر مقرر کرے جو اس کی انتہائی طاقت کے برابر ہو اور اس سے اطلاع دے اور یاد دلاتا رہے۔ (اخبار الفضل جلد 25 نمبر 246 صفحہ 2 مورخہ 22/ اکتوبر 1937ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! آج سے پچاس سال قبل جبکہ ایک آنے میں سیر گوشت ملتا تھا ایک لاکھ آج کیا قیمت رکھتا ہے۔ یقیناً مقدمہ بازیوں سے کئی گناہ بڑھ کر مذہبی کاروبار مرزا قادیانی کے لئے منافع بخش ثابت ہوا ہے۔

کفن چوری کے مال سے اشاعت اسلام:

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میاں الہ دین فلاسفر اور پھر اس کے بعد مولوی یار محمد صاحب کو ایک زمانہ میں قبروں کے کپڑے اتار لینے کی دھت ہوگئی تھی یہاں تک کہ فلاسفر نے ان کو بیچ کر کچھ روپیہ بھی جمع کرلیا۔ ان لوگوں کا خیال تھا کہ اس طرح ہم بدعت اور شرک کو مٹاتے ہیں، حضرت صاحب نے جب یہ سنا تو اس کام کو ناجائز فرمایا تب یہ لوگ باز آئے اور وہ روپیہ اشاعت اسلام میں دے دیا۔ (سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 264)

ظاہر ہے کفن چوری کی رقم ''اشاعت اسلام'' کیلئے مرزا قادیانی کی خدمت میں ہی پیش کی۔ گویا غریبوں کے کفنوں کی کمائی بھی نہ چھوڑی موصوف نے۔

کنجنی (پیشہ ور عورت) کا مال اور مرزا کا فتویٰ:

ایک دفعہ انبالہ کے ایک شخص نے حضرت صاحب سے فتویٰ دریافت کیا کہ میری ایک بہن کنجنی تھی (یعنی فاحشہ اور پیشہ ور عورت) اس نے اس حالت میں بہت سا روپیہ کمایا پھر مرگئی اور مجھے اس کا ترکہ ملا مگر بعد میں مجھے اللہ نے توبہ اور اصلاح کی توفیق دی۔ اب میں اس مال کو کیا کروں؟ حضرت صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے خیال میں اس زمانے میں ایسا مال اسلام (مرزائی اسلام۔ ناقل) کی خدمت میں خرچ ہوسکتا ہے۔

(سیرۃ المہدی، جلد اول، حصہ اول، صفحہ 243 نیا ایڈیشن)

دراصل مرزا قادیانی مال ہاتھ آنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا، یقیناً مرزا کے اس مرید نے اپنی بہن کی حرام کمائی مرزا کی جھولی میں ڈال دی ہوگی کہ اسے نقلی مسیح کے منارہ کی تعمیر میں ڈال لیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سودصرف انسانوں کے لئے حرام اللہ کے لئے حلال مرزا قادیانی کا فتویٰ:

ایک دفعہ مرزا قادیانی کے ایک مرید نے یہ سوال کیا کہ بینک سے جو سود ملتا ہے اس کا کیا کیا جائے؟ تو مرزا قادیانی نے اس کا جو جواب دیا پیش خدمت ہے:

''عنوان: بینک کا سود اشاعت اسلام کے لئے خرچ کرنا جائز ہے.....(مرزا نے کہا).....ہمارا یہی مذہب ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہمارے دل میں ڈالا ہے کہ ایسا روپیہ اشاعت دین کے کام میں خرچ کیا جاوے، یہ بالکل سچ ہے کہ سود حرام ہے لیکن اپنے نفس کے واسطے، اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہے وہ حرام نہیں رہ سکتی (اور اللہ تعالیٰ کے قبضے میں دینے کے لئے مرزا جی کا قبضہ ضروری ہے۔ ناقل) کیونکہ حرمت اشیاء کی انسان کے لئے ہے نہ اللہ تعالیٰ کے واسطے پس سود اپنے نفس کے لئے، بیوی بچوں، احباب، رشتہ داروں اور ہمسائیوں کے لئے بالکل حرام ہے، لیکن اگر یہ روپیہ خالصتاً اشاعت دین کے لیے خرچ ہو تو حرج نہیں ہے.....''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحات 368,367)

قارئین کرام! گزشتہ صفحات میں آپ نے پڑھا ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک انگریز سرکار کی اطاعت فرض تھی اور مرزے نے ساری زندگی اس کا درس دیا تھا۔ لیکن دوستو! یہ اطاعت کا درس صرف اور صرف انگریز سرکار کے خلاف ہونے والی تحریکوں کو رکوانے، انگریزی حکومت کو طول دلوانے کیلئے تھا۔ خود مرزا قادیانی انگریز کی اطاعت والے فریضہ کی کتنی ادائیگی کرتا تھا اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ ایک مرتبہ مرزا قادیانی کو کسی جگہ سے پانچ سو روپے کا نوٹ منگوانا تھا تو ٹیکس سے بچنے کیلئے یہ طریقہ اختیار کیا کہ نوٹ کو دو حصوں میں الگ الگ منگوایا اس واقعہ سے جہاں مرزا قادیانی کی سرکار انگریز کی اطاعت کے درس کی حقیقت کھلتی ہے وہیں مرزا قادیانی کی مال سے حرص پتہ چلتی ہے۔ ملاحظہ کیجئے:

پہلا خط:

''مخدومی ومکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالیٰ بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وبرکاتہ آج نصف قطعہ نوٹ پانچ سو روپیہ پہنچ گیا۔ چونکہ موسم برسات ہے اگر براہ مہربانی دوسرا ٹکڑا رجسٹری شدہ خط میں ارسال فرمادیں تو ان شاءاللہ کسی قدر احتیاط سے پہنچ جاوے''۔

(مکتوبات احمدیہ جلد دوم صفحہ 41 مکتوب نمبر 26)

دوسرا خط:

''مخدومی ومکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالیٰ بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آج نصف قطعہ نوٹ پانچ سو روپیہ بذریعہ رجسٹری شدہ پہنچ گیا۔ اب آں مخدوم کی طرف سے پانچ سو ساٹھ روپیہ -/560 پہنچ گئے۔ (مکتوبات احمدیہ جلد دوم صفحہ 42 مکتوب نمبر 27)

مرزا قادیانی کو اپنے مذہبی کاروبار سے کیا کچھ ملا اسکی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے:

مرزا قادیانی کی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد:

مرزا قادیانی نے پنجاب اور ہندوستان کے پادریوں کو مخاطب کرتے ہوئے مورخہ 14 ستمبر 1896ء کو ایک اشتہار شائع کیا، اس کے اندر ایک جگہ لکھا ہے:

''اگر میری تائید میں خدا کا فیصلہ نہ ہوتو میں اپنی کل املاک منقولہ وغیر منقولہ وغیرہ جو دس ہزار -/10000 روپیہ کی قیمت سے کم نہ ہوگی عیسائیوں کو دے دوں گا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 575)

اگر ہم محتاط اندازے کے مطابق اس وقت کے دس ہزار روپے کو ایک آنہ ایک سیر گوشت کی قیمت کو سامنے رکھتے ہوں اور آج ایک سیر گوشت کی قیمت صرف 300 روپے فرض کر کے حساب کریں تو آج کے حساب سے اس وقت کے دس ہزار روپے کی مالیت چار کروڑ اسّی لاکھ روپے بنتی ہے۔

(مرزا قادیانی نے اپنی اس دس ہزار روپیہ مالیت کی جائیداد کا ذکر براہین احمدیہ حصہ اوّل، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ نمبر 28 پر بھی کیا ہے)

جبکہ مرزا قادیانی نے اپنی بیوی کو کیا کچھ دے رکھا تھا ملاحظہ کیجئے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا اپنی ہی بیوی کے پاس اپنا باغ گروی رکھوانا:

بٹالہ کے تحصیل دار منشی تاج الدین نے گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر کو مرزا قادیانی کی آمدنی وغیرہ کے بارے میں جو رپورٹ پیش کی اور جو مرزا قادیانی نے پوری کی پوری اپنی کتاب میں نقل کی ہے، اس میں یہ الفاظ بھی ملتے ہیں:

''مرزا صاحب کے اپنے بیان کے مطابق حال ہی میں اس نے اپنا باغ اپنی زوجہ (یعنی دوسری بیوی مسماۃ نصرت جہاں بیگم۔ناقل) کے پاس گروی رکھ کر اس سے چار ہزار روپیہ کا زیور اور ایک ہزار نقد وصول پایا ہے۔تو جس شخص کی عورت اس قدر روپیہ دے سکتی ہو اس کی نسبت گمان گذرتا ہے کہ وہ مالدار ہوگا''۔ (ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 517)

بظاہر یہی لگتا ہے کہ مرزا نے اپنی بیوی سے ادھار سونا اور رقم لی اور اس کے بدلے اپنا باغ گروی رکھ دیا، لیکن آپ بھی یہ سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ کیا میاں بیوی کے رشتے میں بھی قرض کے بدلے زمین گروی رکھنے کی ضرورت تھی؟ اور پھر جو زیور وغیرہ مرزا نے لیا وہ تو مرزا نے ہی اپنی بیوی کو دیا ہوگا (یہ ہمارا اندازہ ہے کیونکہ مرزا کا نکاح نصرت جہاں بیگم کے ساتھ جن حالات میں بعوض 1100 روپے حق مہر ہوا کہ دونوں طرف کے رشتے دار اس نکاح پر خوش نہ تھے اس لیے یہ اچانک کیا گیا، وہاں ایسا کوئی ذکر نہیں ملتا کہ نصرت جہاں بیگم کے والد میر ناصر نواب نے اپنی بیٹی کو کوئی زیور یا روپیہ پیسہ دیا تھا، صرف ایک صندوق میں کچھ سامان تھا جس کی چابی مرزا قادیانی کو دی گئی تھی۔ دیکھیں حیات ناصر صفحہ 8، مؤلفہ شیخ یعقوب علی عرفانی قادیانی اور سیدہ نصرت جہاں بیگم، صفحہ 205، مؤلفہ شیخ محمود احمد عرفانی قادیانی) الغرض یہ معاملہ سمجھ میں نہیں آتا، ہم نے جہاں تک سوچا ہے اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مرزا قادیانی اپنی پہلی بیوی مسماۃ حرمت بی بی (جسے بقول مرزا بشیر احمد چھجے دی ماں کہا جاتا تھا۔سیرۃ المہدی، جلد اوّل، صفحہ 30) اور اس سے ہونے والی اولاد کو اپنی زمین کی وراثت سے محروم کرنا چاہتا تھا، اس کے لئے اس کے دماغ نے یہ ترکیب سوچی کہ سرکاری کاغذات میں اپنا باغ اپنی دوسری بیوی کے پاس گروی رکھوا دیا اور یہ تأثر دیا کہ میں نے اپنی بیوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے قرض لیا ہے، اس طرح سونا اور رقم بھی گھر میں رہی اور پہلی بیوی اور اس کی اولاد کو اپنی جائیداد سے محروم بھی کر دیا۔ ظاہر ہے مرزا نے اپنی موت تک نہ یہ (کاغذی) قرض واپس کرنا تھا اور نہ زمین اسے واپس ملنی تھی، اور نہ قانونی طور پر اس زمین سے اس کی پہلی بیوی یا اس کی اولاد اپنا حصہ مانگ سکتے تھے۔ اور شواہد بتاتے ہیں کہ ایسا ہی ہوا، کم از کم ہمیں کوئی دلیل ایسی نہیں ملی کہ مرزا نے اپنی دوسری بیوی کو وہ قرض واپس کیا ہو اور اپنا باغ چھڑایا ہو۔

مرزا قادیانی کا ایک مرید خاص تھا جس کا نام حافظ حامد علی تھا جو مرزا کے گھر کا سودا سلف خرید کر لایا کرتا تھا، اسکی بیوہ رسول بی بی کی ایک روایت مرزا بشیر احمد نے ذکر کی ہے کہ:

''میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ حافظ صاحب تھیلوں کے تھیلے روپوں کے لایا کرتے تھے جن کی حفاظت رات کو مجھے کرنی پڑتی تھی''۔ (سیرت المہدی جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 117)

☆☆☆☆☆☆

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زرطلبی میں انہماک

مرزا قادیانی کو زرطلبی میں اس قدر انہماک اور اس دنیائے غلاظت کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ رات سوتے وقت بھی روپیہ آتا دکھائی دیتا تھا اور مرزا قادیانی کا الہامی خدا بھی اسے روپے پیسے کیلئے ملنے اور آنے کے الہام کرتا رہتا۔ روپے کے آنے میں حرام وحلال کی تمیز بھی نہ رکھی جاتی اور نہ ہی اس بات کی طرف توجہ تھی کہ روپے دینے والا ہندو، سکھ، عیسائی ہے یا مسلمان؟ اور مرزا قادیانی اس متاع کے آنے کو بھی اپنے دس لاکھ معجزات میں شمار کر لیتا۔ چند الہامات ورویاء ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ ایسے الہامات جن میں روپے کے آنے کی خبر ہوئی تقریباً 50 ہزار دفعہ ہوئے خود مرزا قادیانی لکھتا ہے، یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کی مجھ سے یہ عادت ہے کہ اکثر جو نقد روپیہ آنے والا ہو یا اور چیزیں تحائف کے طور پر آنے والی ہوں ان کی خبر قبل از وقت بذریعہ الہام یا جواب کے تجھ کو یاد دیتا ہے اور اس قسم کی نشانیاں پچاس ہزار سے کچھ زیادہ ہوں گی۔

ایک بڑا تخت مربع شکل کا ہندوؤں کے درمیان میں بچھا ہوا ہے جس پر میں بیٹھا ہوا ہوں۔ ایک ہندو کسی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے ''کرشن جی کہاں ہیں'' جس سے سوال کیا گیا وہ میری طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ ہے پھر ہندو روپیہ وغیرہ نذر کے طور پر دینے لگے۔ اتنے میں ہجوم میں سے ایک ہندو بولتا ہے کہ کرشن جی رودر گوپال (طلب زر کے لیے مذہب بدل لینا مرزائی مذہب کا حصہ ہے) ناقل (تذکرہ مجموعہ الہامات ومکاشفات صفحہ 464 طبع 3)

۲۔ دو دفعہ ہم نے رویا (خواب) میں دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے سامنے سجدہ کرنے کی طرح جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اوتار ہیں اور کرشن ہیں اور پھر ہمارے سامنے نذریں رکھتے ہیں۔ (نذرانے وصول کرنے کے لیے کرشن، اوتار بن بیٹھا) ناقل (ملفوظات جلد 3 صفحہ 271,270)

۳۔ ۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا۔ میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا میں نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام کچھ نہیں میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی، ٹیچی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں۔ (حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 345)

۴۔ ایک دفعہ صبح کے وقت وحی الٰہی سے میری زبان پر جاری ہوا۔ عبداللہ خان ڈیرہ اسماعیل خان اور تفہیم ہوئی کہ اس نام کا ایک شخص آج کچھ روپیہ بھیجے گا۔

(حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 275)

مرزا قادیانی کے اس قسم کے بے شمار الہامات مرزا قادیانی کی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ جن میں مرزا قادیانی کے خدا نے اسے روپے پیسے کی آمدن کے متعلق خبر دی ہے اور مرزا قادیانی نے انہیں اپنے نبوت کے معجزات میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی مجھ سے یہ عادت ہے کہ اکثر جو نقد روپیہ آنے والا ہو یا جو چیزیں تحائف کے طور پر ہوں ان کی خبر از وقت الہام یا خواب کے ذریعے مجھ کو دے دیتا ہے اور اس قسم کے نشان پچاس ہزار سے کچھ زیادہ ہوں گے۔ (حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 346)

لوگوں سے جمع شدہ مال خرچ ہونے کی جگہ:

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مرزا قادیانی کو پچاس ہزار دفعہ تو بذریعہ الہام مال آنے کی اطلاع دی گئی ہے اور اس کے علاوہ بھی ہزاروں دفعہ بغیر پیشگی الہام کے مال ہے اب اگر اوسطاً پانچ سو روپے بھی لگائے تو لاکھوں روپے بنتے ہیں اور ماہانہ چندے آئے تھے وہ الگ ہیں لوگ یہ تمام مال اشاعت دین کے لیے بھیجا کرتے تھے مرزا قادیانی اسے بلا جھجک اپنی جائیداد بنانے اور ذاتی گھریلو ضروریات میں استعمال کر لیتا تھا۔ مرزا قادیانی نے پوری زندگی میں صرف چار سال باقاعدہ نوکری کی اور اس سے بھی کچھ بچا نہ سکا لیکن مرزا قادیانی کے پاس کس قدر جائیداد تھی خود مرزا قادیانی کی زبانی سنئے۔

ذاتی املاک:

اگر میری تائید میں خدا کا فیصلہ نہ ہو تو میں اپنی کل املاک منقولہ (زمین، جائیداد کے علاوہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ جودس ہزار روپیہ کی قمیت سے کم نہیں ہوں گی عیسائیوں کو دے دوں گا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 251)

مرزا قادیانی کے پاس جس قدر مال دولت تھا اور جس قدر آمدنی تھی مرزا ٹیکس سے بچنے کیلئے اسے ظاہر نہیں کرتا تھا اس کے باوجود مرزا غلام احمد پر سات ہزار دوسو روپیہ اس کی سالانہ آمدنی قرار دے کر ایک سو ستاسی روپیہ آٹھ آنا انکم ٹیکس قرار دیا گیا۔

(ضرورۃ الامام: روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 516)

یہ بات بالکل حقیقت ہے کہ مرزا قادیانی اشاعت دین کے لیے بھیجی گئی رقم کو اپنے اور اپنی اولاد پر خرچ کرتا تھا چنانچہ مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد قادیانی جماعت میں اس بات پر جھگڑا رہتا تھا کہ مرزا قادیانی کے اہل وعیال کو خرچ کہاں سے دیا جائے اس کا فیصلہ کرنے کے لیے ایک مرزائی نے اظہار حقیقت کے نام سے کتابچہ تحریر کیا اور اس میں اس بات کی وضاحت کی کہ مرزا قادیانی کے اہل وعیال کو خرچ اجتماعی چندے میں سے دیا جائے گا، لکھتا ہے:

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ مہدی معہود (مرزا قادیانی) اپنی زندگی میں اپنے اہل وعیال اور اقارب کو اسی آمدن میں سے خرچ دیتے تھے جو جماعت کی طرف سے آپ کی خدمت میں پیش ہوئی تھی یا کسی اور سبیل سے یہ بات ہر ایک فرد جانتا ہے کہ حضور (مرزا قادیانی) اسی آمدنی سے خرچ دیا کرتے تھے۔ پس آپ کے بعد انجمن (احمدیہ قادیان) کا یہ فرض ہے کہ ان کو اسی آمد میں سے اسی انداز پر دیں جس طرح حضرت مسیح موعود دیتے تھے کیوں کے انجمن مسیح موعود سے بڑھ کر امین نہیں ہوسکتی۔ (اظہار حقیقت صفحہ 13 مورخہ 28 نومبر 1913ء)

گھریلو زندگی:

اور ایسی بات بھی نہیں کہ مرزا قادیانی اشاعت دین کے لیے بھیجی گئی رقم میں سے ضرورت کے بقدر خرچ کر لیتا ہو بلکہ مرزا قادیانی نے اپنے اہل عیال کو خوب عیش وعشرت میں رکھا باہر سے آئی ہوئی عورتیں جب مرزا قادیانی کے گھر کی عورتوں کی عیش کو دیکھتی تو بڑی پریشان ہوتیں اور اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شوہروں سے اس کی شکایت بھی کرتیں چنانچہ مرزا قادیانی کا بڑا قابل اور قریبی مرید خواجہ کمال الدین نے باتوں باتوں میں ایک مرتبہ اپنے دیگر ہم عصر اور ہم مذہب ساتھیوں سے اس کی شکایت بھی کی جسے مرزا قادیانی کی چہیتے مرید مولوی غلام سرور نے نقل کیا ہے وہ لکھتا ہے:

''پہلے ہم (خواجہ کمال الدین مرزائی) اپنی عورتوں کو یہ کہہ کر کہ انبیاء اور صحابہ والی زندگی اختیار کرنی چاہیے کہ وہ کم اور خشک کھاتے اور خشن پہنتے تھے اور باقی بچا کر اللہ کی راہ میں دیا کرتے تھے اسی طرح ہم کو بھی کرنا چاہیے۔ غرض ایسے وعظ کر کے کچھ روپیہ بچاتے تھے اور پھر وہ قادیان بھیجتے تھے لیکن جب ہماری بیبیاں خود قادیان گئیں وہاں پر رہ کر اچھی طرح وہاں کا حال معلوم کیا تو واپس آ کر ہمارے سر چڑھ گئیں کہ تم بڑے جھوٹے ہو، ہم نے قادیان میں جا کر خود انبیاء اور صحابہ کی زندگی کو دیکھ لیا ہے جس قدر آرام کی زندگی اور تعیش وہاں پر عورتوں کو حاصل ہے اس کا تو عشر عشیر بھی باہر نہیں حالانکہ ہمارا روپیہ اپنا کمایا ہوا ہوتا ہے اور ان کے پاس جو روپیہ جاتا ہے وہ قومی اغراض کے لیے قومی روپیہ ہوتا ہے، لہٰذا تم جھوٹے ہو جھوٹ بول کر اس عرصہ دراز تک ہم کو دھوکہ دیتے رہے ہو اور آئندہ ہم ہرگز تمہارے دھوکہ میں نہ آویں گی پس اب وہ ہم کو روپیہ نہیں دیتیں کہ ہم قادیان بھیجیں اس پر خواجہ (کمال الدین) صاحب نے خود ہی فرمایا تھا کہ یہ ایک جواب تم لوگوں کو دیا کرتے ہو، تمہارا جواب میرے آگے نہیں چل سکتا کیوں کہ میں خود واقف ہوں اور پھر بعض زیورات اور بعض کپڑوں کا خرید کا مفصل ذکر کیا''۔ (کشف الاختلاف صفحہ 14,13)

یہی شکایت اکثر ان لوگوں کو رہا کرتی تھی جو قادیان کے حالات سے واقف تھے چنانچہ ایک ایسے شخص کی شکایت الفضل میں بھی چھپی ہے کہ لدھیانہ کا ایک شخص تھا۔ جس نے ایک دفعہ مسجد میں مولوی محمد علی صاحب خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب کے سامنے کہا کہ جماعت مقروض ہو کر اور اپنی بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ میں روپیہ بھیجتی ہے مگر یہاں بیوی صاحبہ کے زیورات اور کپڑے بن جاتے ہیں اور ہوتا ہی کیا ہے۔

(الفضل قادیان جلد 26 نمبر 200 صفحہ 7، 31 اگست 1938ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بات مرزا قادیانی کے قریبی لوگ ہی نہیں مخالفین بھی جانتے تھے اس لیے اس کا چرچا عام ہو چکا تھا کہ مرزا قادیانی اشاعت دین کے لیے آنے والے روپے کو اپنی ذاتی حوائج کی ضروریات میں بے جا خرچ کرتا ہے چنانچہ حسین احمد بٹالوی رحمہ اللہ نے کسی شخص کے ہاتھ مرزا قادیانی کی طرف پیغام بھجوایا کہ جو چندے تمہارے پاس ہیں اُن کا حساب کتاب کرنا چاہیے تو مرزا قادیانی نے اس کے جواب میں کہا:

ہم نے مولوی صاحب کو جواب دے دیا ہے کہ ہمارے پاس خدا کے لیے روپیہ آتا ہے اور خدا کے لیے ہم خرچ کر دیتے ہیں ہم نے کوئی حساب نہیں رکھا، نہ ہماری مولوی صاحب یا کسی اور سے شراکت ہے (یقیناً صرف آپ ہی کا کاروبار ہے) ناقل ان کا یہ کہنا اور لکھنا فضول ہے۔ مولوی صاحب زر پرست دنیادار ہیں سوائے دنیا اور زر پرستی کے کچھ سوجھتا ہی نہیں یہ ان کے لیے خطرناک راہ ہے (محترم قارئین! مولانا بٹالوی رحمہ اللہ نے کسی سے اپنی ضروریات کے لیے چندہ اکٹھا نہیں کیا اور نہ ہی مرزا قادیانی سے زر طلب کیا بلکہ جرم صرف یہ کہ حساب کتاب مانگا اور اس پر مولانا خطرناک اور دنیا پرست کہلائے لیکن مرزا قادیانی زر طلبی میں ہر طرح سے محفوظ ہے) ناقل

(اخبار الفضل قادیان نمبر 201 جلد 34 مؤرخہ 28/ اگست 1946ء)

جب مرزا قادیانی کی فضول خرچیوں پر اپنوں کی طرف سے اعتراضات زیادہ ہونے لگے مجلس میں مرزا قادیانی کے سامنے یہی اعتراض ہوا تو مرزا قادیانی نے غصے میں جواب دیا جو شخص کچھ مدد کر کے مجھے اسراف کا طعنہ دیتا ہے وہ میرے پر حملہ کرتا ہے ایسا حملہ قابل برداشت نہیں (آپ ایسے کام ہی نہ کرتے تو طعنے نہ پڑتے) ناقل اصل تو یہ ہے کہ مجھے کسی کی بھی پرواہ نہیں اگر تمام جماعت کے لوگ متفق ہو کر چندہ بند کر دیں یا مجھ سے منحرف ہو جائیں تو وہ جس نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے (سرکار انگریز) وہ اور جماعت ان سے بہتر پیدا کر دے گا۔ (جی ہاں دنیا میں بے وقوفوں کی کمی نہیں) ناقل

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 325)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائی جماعت کو چندہ دینے کے متعلق فرمان واجب الاذعان

مرزائی جماعت میں چندوں کا ایک طویل سلسلہ ہے جس کی ابتداء مرزا قادیانی نے مختلف حیلوں بہانوں کے ساتھ جاری کی اور چندہ دینے والوں کو جہاں بڑی بڑی بشارتیں دی وہاں چندہ نہ دینے والوں یا سستی کوتاہی کرنے والوں کے بارے میں مرزا قادیانی نے جوفتویٰ دیا وہ زکوۃ نہ دینے یا زکوۃ دینے میں سستی کرنے والوں کے لیے پیغمبر اسلام ﷺ نے بھی ایسا حکم نہیں فرمایا۔۔۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہیں بلکہ ان لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں یہ آخری فیصلہ کرتا ہوں مجھے خدا نے بتلایا ہے میرا ان سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔ مگر بہتیرے ایسے ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں سو ہر شخص کو چاہیے کہ اس نئی انتظامیہ کے بعد نئے سرے سے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اس قدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے اس اشتہار کے شائع ہونے سے تین ماہ تک ہر ایک بیعت کرنے والے کے جواب کا انتظار کیا جائے گا؟ تا کہ وہ کیا کچھ ماہواری چندہ اس سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا۔۔۔ اگر کسی نے ماہواری چندہ کا عہد کر کے تین ماہ تک چندہ بھیجنے سے لاپروائی کی تو اس کا نام کاٹ دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہے گا۔ (نورالہدیٰ صفحہ مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 449,448)

چندہ وصول کرنے کے بارے میں فتویٰ:

لوگوں سے چندہ وصول کرنے کے لیے مرزائی جماعت میں باقاعدہ ایک نظم بنی ہوئی ہے جس کے تحت ہر علاقے سے چندہ وصول کیا جاتا ہے لیکن اس چندہ وصول کرنے میں اس بات کی طرف بالکل نظر نہیں جاتی کہ جو مال لیا جا رہا ہے وہ حرام ہے یا حلال۔ مرزائی جماعت کو چندہ وصول کرنے کے بارے میں یہ اصول بھی مرزا قادیانی نے دیا ہے چنانچہ مرزا قادیانی کے لڑکے بشیر احمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایم۔اے نے لکھا ہے:

بیان کیا مجھ سے عبداللہ صاحب سنوری نے ایک واقعہ انبالہ کے ایک شخص نے حضرت صاحب سے فتویٰ دریافت کیا کہ میری ایک بہن کنچنی (بدکار) تھی۔اس نے اس حالت میں بہت سارو پیہ کمایا پھر وہ مرگئی اور مجھے اس کا ترکہ ملا۔مگر بعد میں مجھے اللہ تعالیٰ نے توبہ اور اصلاح کی توفیق دی اب میں اس مال کو کیا کروں۔حضرت صاحب نے جواب دیا ہمارے خیال میں اس زمانے میں ایسا مال اسلام کی خدمت میں خرچ ہوسکتا ہے۔ (سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 261)

(اور ظاہر بات ہے اس زمانے میں اسلام کی خدمت خود مرزا قادیانی کے سپرد تھی اور ان سے زیادہ اس پاکیزہ مال کا مستحق اور کون ہوسکتا ہے ویسے بھی چندوں سے اخراجات پورے نہیں ہوتے).....ناقل؟

دام کے بدلے نام:

مرزا کا بیٹا لکھتا ہے:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک عرب سوالی یہاں آیا آپ نے اسے ایک معقول رقم دے دی بعض نے اس پر اعتراض کیا تو فرمایا یہ جہاں بھی جائے گا ہمارا ذکر کرے گا خواہ دوسروں سے زیادہ وصول کرنے کے لیے ہی کرے مگر دور دراز مقامات پر ہمارا نام پہنچا دے گا۔

(اخبار الفضل جلد 22 نمبر 103 صفحہ 9 مؤرخہ 26 فروری 1935ء)

☆ قارئین محترم!

مرزا قادیانی کے سارے شور شرابے کی اصل وجہ یہ تھی کہ مرزا قادیانی ایک لمبے عرصے تک اپنی زمین جائیداد کے حصول کیلئے کیے گئے مقدمات میں کامیابی سے ناامید ہوگیا اور پھر والد کی وفات کے ساتھ سرکار انگریز سے ملنے والی پینشن بھی ہاتھ سے گئی تو مرزا قادیانی نے اس مذہبی کاروبار کا آغاز کردیا۔مرزا قادیانی کو اس کے مقاصد میں کامیابی کے لئے انگریزی مشن سونپ دیا گیا اور آپ نے دیکھ لیا مرزا قادیانی نے اپنے حقیقی مقصد کو کس کامیابی سے حاصل کرلیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی امراض

مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے پر ایک دلیل مرزا قادیانی کا مرض مراق اور دوسری بیماریاں ہیں کیونکہ یہ بات مسلم ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے روحانی وجسمانی قویٰ بالکل بے عیب اور عام لوگوں کے قویٰ سے مضبوط اور ممتاز و برتر ہوتے ہیں وہاں بشریت کی وجہ سے عارضی طور پر بعض معمولی بیماریاں مثلاً بخار، سردرد وغیرہ ان کے بھی عائد حال ہوتی تھیں لیکن یہ کبھی نہ ہوا کہ کسی نبی کی کوئی بیماری سایہ کی طرح ہمیشہ ساتھ ہی لگی رہی ہو یہاں تک کہ قبر تک پہنچا کر ہی پیچھا چھوڑا ہو جب کہ مرزا قادیانی بیماریوں کا مجسمہ تھا اس کی اکیلی ذات میں بیماریاں اس کثرت وتنوع کے ساتھ جمع ہوگئیں تھیں کہ پندرہ بیس مریضوں میں بھی کہیں مجتمع نہ پائی جائیں گی۔ اس کے علاوہ قابل توجہ امر یہ ہے کہ مرزا قادیانی کو اس کے خدا نے پیش گوئی کے طور پر فرمادیا تھا کہ ہم ہر موذی مرض سے تجھے بچا کر رکھیں گے لیکن یہ سب دعویٰ نبوت کی وجہ سے دنیا میں خدائی پکڑ تھی بہرحال ان بے شمار بیماریوں میں سب سے زیادہ قابل ذکر اس کا مرض مراق ہے جو دیوانگی کی ایک قسم ہے یہ ایک ایسا مرض ہے کہ جس کا کسی نبی یا ولی میں پایا جانا ناممکنات میں سے ہے۔ مراق مالیخولیا کی ایک قسم ہے اور مالیخولیا ایک دماغی مرض ہے جو انسان کو غور وتدبر، فکر صحیح اور انجام پر نظر سے باز رکھتا ہے۔ اس میں عموماً ایسی باتیں سوجھتی ہیں جو سراسر عقل کے خلاف ہوتی ہیں۔ (میزان الطلب صفحہ 43)

مرزا قادیانی کا مرید خاص اور اول جانشین حکیم نورالدین بھیروی لکھتا ہے:

مالیخولیا جنون کا ایک شعبہ ہے اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے۔

(بیاض نورالدین حصہ اول صفحہ 211)

مراق کے متعلق طب کی مشہور کتاب شرح اسباب میں لکھا ہے:

" نور من المالیخولیا یسمی مراقی "

مراق مالیخولیا کی ایک قسم ہے جسے مراقی مالیخولیا کہتے ہیں۔

(شرح اسباب جلد اول صفحہ 174)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراقی کی باتیں اوہام کا مجموعہ ہوتی ہیں چنانچہ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے:

''مگر یہ بات تو جھوٹا منصوبہ ہے اور یا کسی مراقی عورت کا وہم''۔

(روحانی خزائن: کتاب البریہ صفحہ 339)

ڈاکٹر شاہ نواز مرزائی اسسٹنٹ سرجن قادیان کے رسالے ریویو آف ریلیجنز میں لکھا ہے:

''مرض مراق میں مریض کو اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا''۔

(ریویو آف ریلیجنز اگست 1926ء)

مراقی آدمی طرح طرح کے ایسے خیالات کرتا ہے جس کی واقعات تردید کرتے ہیں۔

(ریویو آف ریلیجنز مئی 1927ء صفحہ 23)

مراقی آدمی کو کبھی قبض اور کبھی دست آتے ہیں۔ (بیاض نورالدین حصہ اول صفحہ 213)

مراقی کو اکثر بے خوابی کی شکایت رہتی ہے، ہضم اچھا نہیں ہوتا، تپ کا گمان ہوتا ہے، ہر وقت سوچ میں رہتا ہے، کمر سے شانوں تک درد محسوس کرتا ہے، کانوں میں آوازیں آتی ہیں، جس بیماری کا تذکرہ ہو جھٹ بول اٹھتا ہے کہ مجھے ہے۔

اکثیر اعظم میں لکھا ہے کہ:

بعض مراقیوں کی علامت یہ ہے کہ اگر وہ نیم ملا اور صاحب علم آدمی ہوں تو نبوت، خدائی، غیب دانی، بادشاہت یا اس قسم کا کوئی تعلّی آمیز دعویٰ کرتے ہیں۔

اسی طرح مخزن حکمت میں لکھا ہے:

بعض عالم اس مرض میں مبتلا ہو کر پیغمبری کا دعویٰ کرنے لگتے ہیں اور اپنے بعض اتفاقی واقعات کو معجزات قرار دیتے ہیں۔

(مخزن حکمت جلد 2 صفحہ 1352 طبع پنجم)

اس کے علاوہ بھی اہل طب نے مراق کی بہت سی علامات بیان کی ہیں اور جتنی علامات بھی ہیں وہ سب کی سب مرزا قادیانی میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا اپنے مراقی ہونے کا اعتراف:

یہ صحیح ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی دشمنانِ دین بغض وعناد کی وجہ سے دیوانگی کی طرف منسوب کرتے رہے ہیں لیکن نہ تو کبھی ان حضرات سے اس قسم کی کوئی حرکت سرزد ہوئی جو ان کے اختلال حواس پر ملامت کرتی ہو اور نہ کسی نبی نے اس الزام کو صحیح تسلیم کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کی طرف اپنی کتب وصحائف میں ان افتراؤں کی تردید کی اس کے برخلاف مرزا قادیانی کی زندگی کے بے شمار واقعات کے علاوہ جو اس کے حواس باختہ اور مراقی ہونے پر دلالت کرتے ہیں مرزا قادیانی کا خود اپنے مراقی ہونے کا اقرار موجود ہے۔

۱۔ دیکھو میری بیماری کی نسبت آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی سو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں، ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔ (ملفوظات صفحہ 445، جلد 8)

۲۔ میرا حال تو یہ ہے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہوں پھر بھی آج کل میری مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا کام کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی جاتی ہے دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے مگر میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔ (ملفوظات مرزا صفحہ 376 جلد 2)

۳۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے حضرت مسیح سے فرمایا کہ حضور! غلام نبی کو مراق ہے تو حضور نے فرمایا کہ ایک رنگ میں سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے (نعوذ باللہ) اور مجھ کو بھی ہے۔

(سیرۃ المہدی صفحہ 304 جلد 3)

مرزا قادیانی کے اس اقرار واعتراف سے قطع نظر مرزا قادیانی میں مراق کی علامات بھی کامل طور پر جمع تھیں مرزا بشیر احمد ایم اے سیرۃ المہدی میں اپنے ماموں ڈاکٹر محمد اسماعیل قادیانی کی ''ماہرانہ شہادت'' نقل کرتا ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔

(سیرۃ المہدی صفحہ 55 جلد 2)

مرزا قادیانی کو مراق کا عارضہ غالباً موروثی تھا ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی لکھتا ہے:

جب خاندان سے اس کی ابتداء ہو چکی تھی تو پھر اگلی نسلوں میں بے شک یہ مرض منتقل ہوا چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔

(ریویو آف ریلیجنز اگست 1926ء صفحہ 11)

ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی کے نزدیک مرزا قادیانی کے مراق کا سبب اعصابی کمزوری تھی لکھتا ہے:

واضح ہو کہ حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ اعصابی کمزوری تھا۔ (ریویو مئی 1927ء صفحہ 26)

مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کے اقرار کے ساتھ ساتھ مراق کی جو علامات بیان کی گئی ہیں وہ تمام کی تمام مرزا قادیانی میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھیں۔

مرزا قادیانی کی چند دل آویز ادائیں:

قادیانی امراض کے تحت آپ نے مرزا قادیانی کا اپنا اقرار پڑھا کہ مرزا قادیانی کو مرض مراق تھا اس اقرار کے علاوہ بھی مرزا قادیانی کا مراقی ہونا اس کی تمام حرکات وسکنات، عادات و اطوار سے واضح ہوتا تھا چند دل آویز نمونے آئندہ صفحات میں پیش کیے جائیں گے۔

ا۔ اجنبی چھڑی:

ایک مرتبہ چھڑی مرزا صاحب گورداسپور لے گئے اور مقدمہ کے دوران میں اپنی چھڑی میاں محمد علی (موجودہ امیر جماعت احمدیہ لاہور) کو رکھنے کے لیے دی۔ جب مرزا صاحب کچہری سے رخصت ہونے لگے تو میاں محمد علی صاحب نے وہ چھڑی مرزا قادیانی کو دینی چاہی۔ انہوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھڑی ہاتھ میں لے کر اسے بغور دیکھا اور فرمایا کہ یہ کس کی چھڑی ہے؟ عرض کیا گیا حضور ہی کی ہے حضور ہاتھ میں رکھا کرتے تھے۔ مرزا صاحب نے فرمایا! اچھا میں تو سمجھا تھا کہ میری نہیں ہے حالانکہ وہ چھڑی مدت سے ان کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ (سیرۃ المہدی جلد اول صفحہ 227)

۲۔ جوتی پاؤں میں، تلاش گاؤں میں:

یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان نے کتاب ''حیات النبی'' میں لکھا کہ سردی کا موسم تھا۔ مرزا صاحب نے چمڑے کے موزے پہن رکھے تھے۔ رات کو سونے لگے تو پاؤں سے جوتا نکالا۔ ایک جوتا تو نکل گیا اور دوسرا پاؤں میں ہی رہا۔ اس جوتے سمیت ہی رات بھر سوئے رہے۔ اٹھے تو جوتے کی تلاش ہوئی اِدھر اُدھر بہتیرا دیکھا پتہ نہیں چلتا ایک پاؤں موجود ہے اور یہ خیال نہیں آتا کہ دوسرا پاؤں میں رہ گیا ہوگا۔ خادم نے کہا کہ شاید کتا لے کر گیا ہوگا اور اس خیال سے اِدھر اُدھر دیکھنے بھالنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد جو اتفاق سے مسیح صاحب کا ہاتھ اپنے پاؤں سے چھوا تو معاً فرمانے لگے او ہو یہ تو پاؤں میں ہی ہے اور ہم یہ خیال کرتے رہے کہ صرف جراب ہے۔ خیر خادم کو آواز دی جوتا مل گیا پاؤں ہی میں رہ گیا تھا۔ (حیات النبی جلد اول صفحہ 191)

۳۔ تلاش روزگار اور جوتا:

ایک مرتبہ مرزا صاحب اور سید محمد علی شاہ تلاش روزگار کے خیال سے قادیاں چلے۔ کلانور کے قریب ایک نالے سے گزرتے ہوئے مرزا صاحب کی جوتی کا ایک پاؤں نکل گیا مگر اس وقت تک انہیں معلوم نہ ہوا، جب تک وہاں سے بہت دور جا کر یاد نہیں کرایا گیا۔

(حیات النبی جلد اول صفحہ 58)

۴۔ کتا کھانا کھا گیا:

ماسٹر کریم بخش معروف بہ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی لکھتا ہے:

''مجھے یاد ہے کہ حضرت لکھ رہے تھے۔ ایک خادمہ کھانا لائی اور حضرت کے سامنے رکھ دیا اور عرض کیا کھانا حاضر ہے۔ فرمایا خوب کیا مجھے بھوک لگ رہی تھی اور میں آواز دینے کو تھا۔ وہ چلی گئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اورمرزا صاحب پھر لکھنے میں مصروف ہو گئے اتنے میں کتا آیا اور بڑی فراغت سے سامنے بیٹھ کر کھانا کھایا برتنوں کو بھی خوب صاف کیا اور بڑے سکون اور وقار سے چلا گیا۔ بہت دیر کے بعد ظہر کی اذان ہوئی تو مرزا صاحب کو کھانا یاد آیا آواز دی خادمہ دوڑی آئی عرض کیا میں تو بہت دیر ہوئی کھانا آپ کے آگے رکھ کر آپ کو اطلاع کر گئی تھی"۔ (سیرۃ مسیح موعود صفحہ 30)

۵۔ چور کو پڑ گئے مور:

ایک مرتبہ ایک ضعیف العمر آدمی نے خاکسار راقم الحروف (ابوالقاسم مولانا رفیق دلاوری رحمہ اللہ) کو تبصرے کے ساتھ بیان کیا تھا کہ "ایک عیار جسے مرزا صاحب کے مراقی ہونے کا بخوبی علم تھا مرزا قادیانی کی مجلس میں آیا اور مریدوں کی طرح ہاتھ پاؤں چوم کر ایک دھیلہ نذر کیا۔ ملہم صاحب نے دھیلے کو گنی (اشرفی) سمجھ کر جیب میں ڈال لیا۔ اس وقت اور لوگ بھی نذرانے پیش کر رہے تھے اور الہامی صاحب حسب معمول تمام رقمیں جیب میں ڈالتے جاتے تھے جب اس شخص کو یقین ہو گیا کہ اس کا پیش کردہ دھیلہ روپوں میں مل چکا ہوگا تو کہنے لگا حضور! میں نے جو گنی نذر کی ہے اس میں پانچ روپے حضور کا نذرانہ ہے باقی دس روپے مجھے عطا فرمائیے۔ ملہم صاحب نے دس روپے کا نوٹ اس کے حوالے کر دیا اس کے بعد جب الہامی صاحب اپنے دولت کدہ پر تشریف لے گئے اور محمود احمد کی والدہ کوٹ کی جیبوں سے روپے اور نوٹ نکالنے لگیں تو الہامی صاحب نے فرمایا کہ روپوں میں ایک گنی بھی ہے اسے احتیاط سے الگ کر لینا۔ بیوی نے روپے نکال کر بہت دیکھ بھال کی مگر گنی دکھائی نہ دی۔ آخر کہنے لگیں کہ گنی تو کوئی نہیں البتہ ایک دھیلہ ضرور موجود ہے اب الہامی صاحب کو احساس ہوا کہ فلاں شخص جس نے دس روپے کا نوٹ لیا تھا، چکمہ دے گیا ہے اس کے تعاقب میں چند آدمی دوڑائے مگر اب وہ کہاں مل سکتا تھا۔

۶۔ چوزہ ذبح کرنے کی بجائے انگلی کاٹ دی:

مرزا بشیر احمد نے ان عجائبات سے بھی بڑھ کر ایک عجیب وغریب واقعہ بیان کیا ہے۔ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لکھتا ہے کہ ایک دفعہ گھر میں مرغی کا ایک چوزہ ذبح کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ اس وقت گھر میں کوئی اور آدمی اس کام کو انجام دینے والا نہیں تھا اس لیے حضرت (مرزا) صاحب اس چوزہ کو لے کر خود ہی ذبح کرنے لگے مگر بجائے چوزہ کی گردن پر چھری چلانے کے غلطی سے اپنی ہی انگلی کاٹ ڈالی جس سے بہت خون بہہ گیا اور مرزا صاحب توبہ توبہ کہتے ہوئے چوزہ کو چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر وہ چوزہ کسی اور نے ذبح کیا۔ (سیرۃ المہدی جلد 2 صفحہ 4)

جو شخص ایک چوزہ ذبح نہ کر سکے وہ کافروں سے جہاد کیا خاک کرے گا اسی لیے تو اس بناسپتی مسیح موعود نے انگریز کے حکم سے جہاد کے حرام ہونے کا فتویٰ جاری کیا۔ ناقل

۷۔ اوہو! بھول گیا:

مسٹر عبد اللہ خان مرزائی سابق پروفیسر مہندر کالج پٹیالہ لکھتا ہے کہ ''ایک مرتبہ مرزا صاحب کو پسلی میں درد محسوس ہوا اپنے خادم حامد علی سے فرمایا حامد علی چند روز سے میری پسلی میں درد ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی چیز چبھتی ہے۔ اس نے جسم پر ہاتھ پھیرا تو ایک بڑی سی اینٹ واسکٹ (صدری) کی جیب میں تھی۔ حامد علی نے جیب سے اینٹ نکال کر کہا یہ اینٹ آپ کو چبھتی تھی۔ مسکرا کر فرمایا اوہو! چند روز ہوئے محمود نے اسے میری جیب میں ڈالا تھا اور کہا تھا اسے نکالنا نہیں میں اس سے کھیلوں گا۔ (سوانح حضرت مسیح موعود صفحہ 271)

۸۔ گڑ اور مٹی کے ڈھیلے:

مرزا صاحب کو شیرینی سے بہت پیار تھا۔ اس زمانہ میں مٹی کے ڈھیلے جیب ہی میں رکھتے تھے اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے رکھ لیتے تھے۔ (حالات مرزا از معراج الدین، ملحقہ براہین احمدیہ صفحہ 27)

۹۔ الٹا پاؤں سیدھے میں اور سیدھا الٹے میں:

ایک مرتبہ کوئی مرید مرزا صاحب کیلئے گرگابی لے آیا۔ پہن تو لی مگر الٹے سیدھے پاؤں میں امتیاز نہ کر سکتے تھے بسا اوقات الٹی پہن لیتے تھے اور پھر تکلیف اٹھاتے تھے بلکہ جب الٹا پاؤں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑ جاتا تو پریشان ہو کر یوں گل افشانی فرماتے کہ ان (انگریزوں) کی (ایجاد کردہ) کوئی چیز اچھی نہیں (اسی واسطے پچاس الماریاں کتابیں انگریز بہادر کی تعریف میں لکھی تھیں۔ راقم) بیوی صاحبہ نے الٹے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لیے نشان لگا دیے تھے مگر باوجود اس کے الٹا پہن لیتے تھے۔ از ناقل؟ سبحان اللہ ذکاوت ہو تو ایسی ہو۔ (سیرۃ المہدی جلد اول صفحہ 53)

۱۰۔ الٹی جرابیں، اوپر نیچے بٹن:

اسی طرح مرزا بشیر احمد لکھتا ہے کہ بعض دفعہ جب جراب پہنتے تو اس کی ایڑی نیچے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوتا تھا۔

(سیرۃ المہدی جلد 2 صفحہ 58)

الٹی سیدھی جرابیں:

جرابیں آپ سردیوں میں استعمال فرماتے اور ان پر مسیح فرماتے بعض اوقات زیادہ سردی میں دو جرابیں اوپر تلے چڑھا لیتے مگر بارہا جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر پر ٹھیک نہ چڑھتی، کبھی تو سر آگے کو لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑھی کی جگہ پیر کی پشت پر آ جاتی کبھی ایک جراب سیدھی دوسری الٹی۔ (سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 127)

مت ماری گئی:

''بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگے ہوتے تھے''۔ (سیرت المہدی صفحہ 126)

الہامی صاحب کھانا کھا کر کہا کرتے تھے کہ ہمیں تو کھانا کھا کر یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ کیا پکا تھا اور ہم نے کیا کھایا۔ (سیرت المہدی صفحہ 131)

''ہمیں تو اس وقت پتہ لگتا کہ کیا کھا رہے ہیں کہ جب کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آ جاتا ہے''۔ (سیرت المہدی صفحہ 58)

۱۱۔ حاضر بھی غیر حاضر:

''بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سیر کو جاتے ہوئے خادم کا ذکر غائب کے صیغہ میں کرتے تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ وہ ان کے ساتھ ہوتا تھا اور پھر کسی کے جتلانے پر پتہ چلتا تھا کہ وہ شخص تو ساتھ ہی جارہا ہے''۔ (سیرت المہدی صفحہ 77)

سامنے اور پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں کسی کا نام لے کر کہتا کہ فلاں کو بلوالو۔ چنانچہ ڈاکٹر بشارت احمد کہتے ہیں کہ ''کسی دوست کی موجودگی کی ضرورت محسوس ہوئی تو فرمایا فلاں صاحب کو بلوالو۔ وہ صاحب پاس ہی بیٹھے ہوئے بول پڑے کہ حضور میں تو بیٹھا ہوں۔ فرمانے لگے اخاہ! آپ موجود ہیں یہ بہت خوب ہوا''۔ (پیغام صلح، 11، اپریل 1933ء)

''بسا اوقات ایسا ہوتا کہ ایک شخص مثلاً بھیرہ جانے والا ہوتا تھا تو اس شخص سے بھی وہی باتیں دریافت کرتے جو پہلے سے دریافت کر چکے ہوتے تھے''۔

(الفضل قادیاں 3 جنوری 31ھ، صفحہ 6)

''ایک ہندو کو خط لکھا تو السلام علیکم لکھ دیا کاٹ کر پھر لکھ دیا اور تیسری دفعہ پھر لکھ دیا۔ آخر کاغذ ہی بدل ڈالا''۔ (سیرۃ المہدی جلد اول صفحہ 271)

حضرات اب آپ غور فرمائیں کہ جس شخص کی دماغی حالت اس درجہ گئی گزری ہو کیا ایسا فاتر العقل بھی صحیح الدماغ انسانوں میں رہنے کے قابل ہے، چہ جائیکہ وہ کسی انسانی غول کا ہادی و رہبر بن سکے؟ پس تعجب ہے ان لوگوں کی پست فطرت اور ماؤف ذہنیت پر جنہوں نے ایک ماؤف الدماغ اور مسلوب الحواس شخص کو اپنا رہبر و امام بنایا۔ علاوہ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ جو شخص ایسا مخبوط الحواس ہو جیسا کہ مرزا قادیانی تھا وہ بھلا وحی الٰہی اور القائے شیطانی میں کس طرح تمیز کر سکتا ہے؟ جب شیطان اچھے اچھے لوگوں کو راہ حق سے پھیر لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کے سامنے مرزا قادیانی جیسے فاتر العقل کی بالکل وہی حیثیت تھی جو چڑیا یا کبوتر کی بلی کے سامنے ہوتی ہے۔

قارئین کرام! چلتے چلتے مرزا قادیانی کی شخصیت اور دل آویز دعوے بھی ملاحظہ کرتے جائیں:

اور سوچئے کہ آخر مرزائیوں کی عقل کہاں رہ گئی کہ مرزا قادیانی جیسی عجیب الخلقت اور مخبوط الحواس شخصیت کو نہ صرف پیشوا بلکہ افضل الانبیاء، مجموعہ کمالات انبیاء مانتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرض ہسٹریا کا حملہ:

قادیان کے مسیح صاحب مراق کی طرح مرض ہسٹریا میں بھی گرفتار تھے۔ مراق اور مرگی کی طرح اس مرض میں بھی مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔ چنانچہ ڈاکٹر شاہ نواز مرزائی نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں لکھا کہ ''مراق میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔ حالانکہ انبیائے کرام کی ذات ہائے اقدس میں اجتماع توجہ بلا ارادہ ہوتا تھا۔ اور ان برگزیدہ نفوس کو جذبات پر پوری طرح قدرت حاصل تھی۔ (ایضاً۔ بابت ماہ مئی 1927ء، صفحہ 31,30)

مرزا قادیانی کے مرض ہسٹریا کے متعلق اس کا منجھلا بیٹا میاں بشیر احمد ایم۔اے سیرۃ المہدی میں لکھتا ہے کہ مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو پہلی مرتبہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند ماہ بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے اٹھوایا۔ اس کے بعد طبیعت خراب ہوگئی مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ اس کے ساتھ عرصہ بعد ایک دفعہ نماز کے لیے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی سے پانی کی ایک گاگر گرم کردو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت (مرزا) صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی۔ چنانچہ میں نے کسی خادمہ سے کہا کہ اس سے پوچھو کہ میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے؟ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہوگئی ہے۔ میں پردہ کرا کے مسجد میں چلی گئی۔ آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی لیکن اب افاقہ ہے میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے خاکسار نے پوچھا کہ دورہ میں کیا ہوتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوجاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا اور اس وقت اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدن کوسہارانہیں دے سکتے تھے۔شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے۔ پھراس کے بعدتو دوروں کی ایسی سختی نہیں رہی اور کچھ طبیعت عادی ہوگئی۔ (سیرۃالمہدی،جلداول،صفحہ 13)

یہاں والدہ محمود احمد نے اپنے شوہر کوہسٹریا کا مریض بھی بتایا ہے ممکن ہے کہ وہ مراق ہی کو ہسٹریا سمجھی ہوں۔ کیونکہ کتب طب میں مالیخولیا مراقی کی ایک علامت یہ لکھی ہے کہ اس میں مریض کو دھوئیں جیسے سیاہ بخارات چڑھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔(شرح اسباب، جلداول،ص ۷۷)اور مرزا قادیانی نے بھی دیکھا تھا کہ کوئی کالی کالی چیز اس کے سامنے سے اٹھ کر آسمان تک چلی گئی ہے۔ صفحات ماسبق سے آپ اس نتیجہ پر پہنچے ہوں گے کہ مرزا قادیانی مالیخولیا،مراقی اور ہسٹریا کا مریض تھا۔اب میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ ان امراض کا مریض الہام وحی،مہدویت،مسیحیت،نبوت وغیرہ قسم کے جتنے بھی دعوے کرے وہ جھوٹا ہے۔چنانچہ مرزائی ڈاکٹر شاہ نواز خاں اسسٹنٹ سرجن نے رسالہ ریویوآف ریلیجنز قادیاں میں لکھا ہے:

ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہوجائے کہ اس کو ہسٹریا، مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا اس کے دعویٰ کی تردید کے لیے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ وبن سے اکھاڑ دیتی ہے۔ (ریویوآف ریلیجنز بابت اگست 1926ء صفحہ 7,6)

مرزا قادیانی کی دوسری بیماریاں:

مرزا قادیانی کی بیماریوں کوشمار کرنا کوئی آسان کام نہیں اور نہ ہی اس کی خاص ضرورت ہے اس لیے موقع کی رعایت سے صرف چند مشہور بیماریوں کا ذکر کرتے ہیں جن سے اندازہ ہوگا کہ مرزا قادیانی بیماریوں کا مجموعہ تھا۔

دن میں سوسو بار پیشاب:

ایک جگہ لکھتا ہے:

''میں ایک دائم المرض آدمی ہوں اور دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں جن کی تعبیر علم الرویا کی رو سے دو بیماریاں ہیں سو ایک چادر میرے اوپر کے حصے میں ہے کہ ہمیشہ سر درد اور دوران سر اور کم خوابی اور تشنّج دل کی بیماری دورہ ذیابطیس ہے کہ مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔ (اربعین نمبر 4: خزائن جلد 17 صفحات 471,470)

دو چادروں والی بیماری:

''مسیح موعود زرد چادروں میں اترے گا۔ ایک چادر بدن کے اوپر کے حصے میں ہوگی اور دوسری چادر بدن کے نیچے کے حصہ میں ہوگی۔ سو میں نے کہا کہ اس طرف اشارہ تھا کہ مسیح موعود دو بیماریوں کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ کیونکہ تعبیر کے علم میں زرد کپڑے سے مراد کثرت پیشاب اور دستوں کی بیماری (عیسیٰ مسیح علیہ السلام وہ معجزہ کا تھا کہ بیماروں کو تندرست بلکہ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور مسیح موعود یعنی بزعم خود مرزا قادیانی صاحب کی نشانی خود امراض ہیں۔ خاص کر سر کی بیماری اور پیشاب اور دستوں کی بیماری لیکن کیا عجیب ہے یہ چودھویں صدی کا کمال ہے جس سے اچھے اچھوں نے پناہ مانگی۔۔۔ (ناقل) (تذکرہ الشہادتین: روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 46)

خارش زدہ:

حضرت منشی ظفر احمد کپورتھلوی نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت اقدس کو خارش کی بہت سخت شکایت ہوگئی تمام ہاتھ بھرے ہوئے تھے لکھنا یا دوسری ضروریات کا سرانجام دینا مشکل تھا۔ علاج بھی برابر کرتے تھے مگر خارش دور نہ ہوتی تھی۔ (خدائی عذاب اپنے وقت پر ہی ٹلتا ہے) ناقل (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 685 طبع چہارم)

مرزا قادیانی کا بیٹا لکھتا ہے:

''ادھر سے ہمارے گھر میں بھی خارش کا اثر پہنچا چنانچہ حضرت صاحب کو بھی ان دنوں میں خارش کی تکلیف ہوگئی تھی''۔ (سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 283 طبع جدید)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دل گھٹنے کا دورہ اور ہاتھ پاؤں سرد:

ڈاکٹر میاں محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا کہ دل گھٹنے کا دورہ ہوا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔ اس وقت غروب آفتاب کا وقت بہت قریب تھا مگر آپ نے روزہ توڑ دیا۔

(سیرت المہدی: حصہ سوم صفحہ 637 نیا ایڈیشن)

دورے پر دورہ:

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

''والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ خاکسار نے پوچھا کہ دوروں میں کیا ہوتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا''۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 16,17 طبع جدید)

عصبی کمزوری:

حضرت (مرزا) صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر ''دردسر'' کم خوابی، تشنج دل، بدہضمی اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔

(رسالہ ریویو قادیان بابت مئی 1937ء)

دردِ گردہ کی تکلیف:

ایک دفعہ حضرت صاحب کو بہت سخت دردِ گردہ ہوا جو کئی دن تک رہا۔ اس کی وجہ سے آپ کو بہت تکلیف رہی اور رات دن خدام باہر کمرہ میں جمع رہتے۔ (ذکر حبیب صفحہ 29)

دورانِ سر کی تکلیف:

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو کبھی دورانِ سر کی تکلیف ہو جاتی تھی۔ جو بعض اوقات اچانک پیدا ہو جاتی ہے مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب گھر ایک چارپائی کو کھینچ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک طرف کرنے لگے تو اس وقت اچانک چکر آ گیا اور لڑکھڑا کر گرنے کے قریب ہو گئے۔ مگر پھر سنبھل گئے۔ (سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 726 نیا ایڈیشن)

دماغی کمزوری کا حملہ اور بے ہوشی:

پہلے بھی کئی دفعہ ایسا ہوا کہ جب حضور سخت جسمانی محنت کیا کرتے تو اچانک آپ کے دماغ پر ایک کمزوری کا حملہ ہوتا اور بے ہوش ہو جاتے۔

(منظر وصال مندرجہ اخبار الحکم قادیان خاص نمبر مورخہ 21 مئی 1934ء)

خونی قے:

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

''پھر یک لخت بولتے بولتے آپ کو ابکائی آئی ساتھ ہی قے ہوئی جو خالص خون کی تھی جس میں کچھ خون جما ہوا تھا۔ اور کچھ بہنے والا تھا۔ حضرت نے تکیے سے سر اٹھا کر رومال سے اپنا منہ پونچھا اور آنکھیں بھی پونچھیں جو قے کی وجہ سے پانی لے کر آئی تھیں'' (سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 87 طبع جدید)

کیچر تھراپی:

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

''ایک دفعہ والد صاحب (مرزا صاحب) سخت بیمار تھے اور حالت نازک ہو گئی اور حکیموں نے ناامیدی کا اظہار کر دیا اور نبض بھی بند ہو گئی مگر زبان جاری تھی۔ والد صاحب (مرزا صاحب) نے کہا کہ میرے اوپر اور نیچے کیچڑ لا کر رکھ دو۔ چنانچہ ایسا کیا گیا اور اس سے حالت روبا اصلاح ہو گئی۔ (سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 203 جدید ایڈیشن)

مقعد سے خون اور سخت درد:

ایک مرتبہ درد قولنج زحیری سے سخت بیمار ہوا اور سولہ دن تک پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور سخت درد تھا جو بیان سے باہر ہے۔ (حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 246)

سمجھ سے بالاتر ہے کہ آخر مرزا قادیانی اپنے پوشیدہ امراض کو نبوت کی کتابوں میں کیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقل کرتا ہے۔اب یہاں اوّلاً ضرورت ہی نہ تھی کہ بتاتا ہے کہ پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور اگر بتا ہی دیا تو یہ بتانے کی کیا ضرورت تھی کہ اتنا درد تھا کہ بیان سے باہر.....؟

دست ہی دست:

باوجود یہ کہ مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔مگر جس وقت بھی پاخانے کی حاجت ہوتی ہے تو مجھے افسوس ہی ہوتا ہے کہ اب کیوں حاجت ہوئی ہے۔اسی طرح جب روٹی کھانے کے لئے کئی مرتبہ کہتے ہیں تو بڑا جبر کر کے جلد جلد لقمے کھالیتا ہوں۔بظاہر تو میں روٹی کھاتا ہوا دکھائی دیتا ہوں مگر سچ کہتا ہوں کہ مجھے پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جاتی ہے اور کیا کھا رہا ہوں۔ میری توجہ اور خیال اسی طرف لگا ہوتا ہے۔ (منقول از کتاب منظور الٰہی صفحہ 339 مؤلف محمد منظور الٰہی قادیانی)

قارئین کرام! یہاں تو مرزا قادیانی کھانوں سے بے رغبتی ظاہر کر رہا ہے.....

جبکہ سیرت المہدی میں مرزے کے بیٹے نے مرزا قادیانی کی پسندیدہ غذاؤں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

مرزا قادیانی کی خوراک:

مرزا غلام احمد قادیانی کیا کیا کھاتا تھا؟ اس کی تفصیل مرزا بشیر احمد نے لکھی ہے، ہم اس کا خلاصہ یہاں درج کرتے ہیں:

''روٹی، ڈبل روٹی، بسکٹ، ولائتی بسکٹ، شیر مال، باقر خانی، کلچہ، گوشت آپ کے ہاں دو وقت پکتا تھا (آخر رئیس قادیان جو ٹھہرے۔ناقل) مگر دال آپ کو گوشت سے زیادہ پسند تھی، پرندوں کا گوشت آپ کو مرغوب تھا، بعض اوقات جب طبیعت کمزور ہوتی تو اپنے مریدین کو تیتر، فاختہ وغیرہ کا گوشت مہیا کرنے کا حکم صادر ہوتا، مرغ اور بٹیر کا گوشت پسند تھا، مگر جب پنجاب میں طاعون کا زور ہوا تو بٹیر کھانا چھوڑ دیا بلکہ دوسروں کو بھی منع کرنا شروع کر دیا کیونکہ آپ کے خیال میں بٹیر میں طاعون پیدا کرنے کی خاصیت ہے اور بقول آں جناب بنی اسرائیل میں بھی بٹیرے کھانے سے سخت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طاعون پڑی تھی (یہ الگ بات ہے کہ مرزا کے دعوے کے مطابق اسے اس کے خدا کی طرف سے خبر دی گئی تھی کہ میں تمہیں اور جو بھی تمہارے گھر میں ہوگا طاعون سے محفوظ رکھوں گا۔ ناقل)، مرغ کا گوشت ہرطرح کا کھا لیتے تھے، سالن ہو یا بھنا ہوا، کباب ہو یا پلاؤ، مگر اکثر ایک ران یعنی (Leg Piece) پر ہی گذارہ کر لیتے تھے، گُڑ کے میٹھے چاول تو خود کہہ کر پکواتے تھے، جب ضعف ہوتا تھا تو کباب، مرغ، پلاؤ یا انڈے اور فیرنی وغیرہ کہہ کر پکوایا کرتے تھے، دودھ، بالائی، مکھّن اور روغن بادام معمولی مقدار میں ضعف دور کرنے کے لئے استعمال کرتے تھے، دودھ کا استعمال آپ اکثر رکھتے تھے، یہ معمول ہوگیا تھا کہ ادھر دودھ پیا اور ادھر دست آ گیا (پھر بھی نہ جانے کیوں پیتے تھے؟۔ ناقل)، گرمی کے دنوں میں شیرہ بادام جس میں چند دانہ مغز بادام اور چند چھوٹی الائچیاں کچھ مصری پیس کر چھن کر پڑتے تھے پیا کرتے تھے، کبھی رفع ضعف کے لئے کچھ دن متواتر گوشت یا پاؤں کی یخنی پیا کرتے تھے، یہ یخنی بھی بہت بدمزہ ہوتی تھی (پاؤں پتہ نہیں کس چیز کو ہوتا تھا۔ ناقل)۔ پسندیدہ میوں (یعنی پھلوں۔ ناقل) میں آپ کو انگور، بمبئی کا کیلا، ناگپوری سنگترے، سیب، سردے اور سرولی آم زیادہ پسند تھے، گنّا بھی آپ کو پسند تھا، موجودہ زمانہ کے ایجادات مثلاً برف اور سوڈا لیمونیڈ جنجر وغیرہ بھی گرمی کے دنوں میں پی لیا کرتے تھے، بازاری مٹھائیوں سے بھی آپ کو کسی قسم کا پرہیز نہیں تھا۔ کبھی کبھی پان بھی کھالیا کرتے تھے..... سالم مرغ کا کباب بھی پسند تھا، مولی کی چٹنی، گوشت میں مونگرے، گوشت کی خوب بھنی ہوئی بوٹیاں اور مچھلی بھی مرغوب تھی''۔

(خلاصہ: سیرۃ المہدی، جلد اول، حصہ اول صفحہ 166 روایت نمبر 167، اور حصہ دوم صفحات 423 تا 427 روایت نمبر 447، نیا ایڈیشن)

حافظہ کی تباہی وابتری:

مرزا قادیانی اپنے مرید منشی رستم علی کو خط میں لکھتا ہے:

''مکرمی اخویم سلمہ میرا حافظہ بہت خراب ہے۔ اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں یادہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کرسکتا''۔ (مکتوبات احمدیہ جلد 2 صفحہ 479)

ایسے خراب اور کمزور حافظ کے ساتھ اقوام عالم کیلئے رہبر ورہنما بن کر آنے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعویٰ.....فیاللعجب!

گنجا:

آخری عمر میں حضور کے سر کے بال بہت پتلے اور ہلکے ہوگئے تھے۔ چونکہ یہ عاجز ولایت سے ادویہ وغیرہ کے نمونے منگوایا کرتا تھا غالبًا اس واسطے مجھے ایک دفعہ فرمایا: ''مفتی صاحب سر کے بالوں کے اُگانے اور بڑھانے کے واسطے کوئی دوائی منگوائیں''۔ (ذکر حبیب صفحہ 173)

مائی اوپیا:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کی آنکھوں میں مائی اوپیا تھا اس وجہ سے پہلی رات کا چاند نہ دیکھ سکتے تھے۔ (سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 624 نیا ایڈیشن)

دق:

حضرت اقدس نے اپنی بیماری دق کا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ بیماری آپ کو حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم کی زندگی میں ہوگئی تھی اور آپ قریباً چھ ماہ تک بیمار رہے حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب آپ کا علاج خود کرتے تھے اور آپ کو بکرے کے پائے کا شوربہ پلایا کرتے تھے اس بیماری میں آپ کی حالت بہت نازک ہوگئی تھی۔ (حیات احمد جلد دوم نمبر اول صفحہ 79)

سل:

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے ایک دفعہ تمہارے دادا کی زندگی میں حضرت مرزا صاحب کو سل ہوگئی۔ حتیٰ کہ زندگی سے ناامیدی ہوگئی۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تمہارے دادا خود حضرت صاحب کا علاج کرتے تھے اور برابر چھ ماہ انہوں نے آپ کو بکرے کے پائے کا شوربہ پلایا۔ (سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ 49 جدید ایڈیشن)

ذیابیطس اور کثرت پیشاب سے ضعف:

اور دوسری بیماری بدن کے نیچے کے حصہ میں ہے جو مجھے کثرت پیشاب کی مرض ہے جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو ذیابیطس کہتے ہیں اور معمولی طور پر مجھے ہر روز پیشاب کثرت سے آتا ہے اور اس سے ضعف بہت ہو جاتا ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 373)

مرض الموت ہیضہ:

والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ پاخانہ میں نہ جا سکتے تھے۔ اس لئے چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر آپ فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ نے قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔ اس پر میں نے گھبرا کر کہا ''اللہ یہ کیا ہونے لگا'' تو آپ نے کہا یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ کیا آپ سمجھ گئیں تھیں کہ حضرت صاحب کی کیا منشاء ہے؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا ہاں۔ (سیرت المہدی حصہ اوّل، صفحہ 9، جدید ایڈیشن)

نامردی:

مرزا قادیانی کو لاحق بیماریوں میں سے ایک نامردی بھی ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی اس بیماری کا ذکر کرتے ہوئے جس حیا سوزی کا مظاہرہ کیا ہے وہ اس کی اخلاقی و جسمانی حالت کی عکاسی کرتی ہے، مندرجہ ذیل مرزائی تحریرات کو پڑھیے اور فیصلہ کیجئے۔

بیوی کے ایام مخصوصہ نے عزت رکھ لی:

مرزا قادیانی کا مرید میاں حامد علی بیان کرتا ہے کہ:

''مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ، حافظ صاحب سے روایت کرتے ہیں حضرت مسیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موعود نے (گویا نومبر 1884ء میں) ایک روز مجھے فرمایا: میاں حامد علی! سفر پر جانا ہے۔ چنانچہ یکہ کرایہ پر لیا۔ جب خاکروبوں کے محلّہ کے قریب پہنچے تو مرزا اسمٰعیل بیگ صاحب سے فرمایا کہ میں دہلی شادی کرنے کے لئے جارہا ہوں۔ وہیں رخصتانہ اور ولیمہ ہوگا۔ یہ بات کسی کو نہ بتائیں۔ میں جا کر خط لکھوں گا۔ اس وقت سلطان احمد کی والدہ کو بتا دینا تا کہ میری واپسی تک وہ رو دھو بیٹھے۔ میں حضور کی یہ بات سن کر سخت حیرت زدہ ہوگیا، کیونکہ مجھے بخوبی معلوم تھا کہ حضور اس وقت ازدواجی زندگی کے قابل نہ تھے۔ اور عرصہ سے میں مختلف حکیموں اور طبیبوں سے نسخے معلوم کر کے نوٹ کیا کرتا تھا (اور حضور کو کھلاتا تھا لیکن کسی کا بھی اثر نہ ہوتا تھا) مرزا اسمٰعیل بیگ صاحب کی موجودگی میں تو میں نے اپنے تئیں بمشکل ضبط کیا لیکن نہر کے پل پر پہنچے تو عرض کیا: آپ کی حالت آپ پر اور نہ مجھ پر مخفی ہے۔ پھر آپ نے شادی کا کیوں ارادہ فرمایا ہے؟ فرمایا کہ آپ کی بات درست ہے۔ لیکن میں کیا کروں اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ چل تو میں چلتا ہوں۔ اس جواب میں کیا عرض کرتا، سو میں خاموش ہوگیا۔

دہلی میں حضرت میر ناصر نواب صاحب کے ہاں پہنچے تو بیٹھک میں مجھے ٹھہرایا گیا۔ چند روز قبل ہی بیوی صاحبہ (حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ) ایام سے پاک ہوئی تھیں۔ گھر پر ہی رخصتانہ عمل میں آیا۔ رخصتانہ کی رات میں نہایت بیقرار تھا کہ کیا ہوگا۔ چنانچہ شدتِ اضطراب کی وجہ سے میری نیند کافور ہوگئی۔ اور میں رات بھر حضور کے لیے نہایت تضرع سے دعا میں مصروف رہا۔ صبح کی اذان ہوئی تو حضور میرے پاس تشریف لائے اور ہم نے نماز فجر ادا کی، جس کے بعد فرمایا۔ آؤ! لال قلعہ کی طرف سیر کر آئیں۔ چنانچہ راستہ میں خود ہی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کتنی پردہ پوش اور باوفا ہے کہ رات بیوی صاحبہ کو پھر ایام شروع ہوگئے اور ہمیں چھٹی ہوگئی۔ چنانچہ اسی حالت میں حضور حضرت ام المومنین کو لے کر قادیان تشریف لے آئے۔

کچھ عرصہ بعد حضرت میر صاحب نے حضور کو لکھا کہ آپ لڑکی کو چھوڑ جائیں۔ حضور نے ایک سو روپیہ بھجوا کر لکھا کہ مجھے تصنیف کے کام کی وجہ سے فرصت نہیں، آپ آ کر لے جائیں۔ چنانچہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میر صاحب آ کر لے گئے۔ پھر دو تین ماہ بعد حضور کو لکھا کہ آپ آ کر بچی کو لے جائیں۔ حضور نے ایک سو روپیہ بھیج دیا اور لکھا کہ آپ آ کر چھوڑ جائیں۔ چنانچہ میر صاحب آ کر چھوڑ گئے۔ حضرت امیر المومنین کے اخلاقِ عالیہ قابل تعریف ہیں کہ آپ نے اپنے والدین کے ہاں اور سہیلیوں سے اس بارہ میں کوئی شکوہ نہیں کیا۔

میں حضور کے علاج میں پہلے ہی مصروف تھا۔ بیوی صاحبہ کی واپسی پر آٹھ دس ماہ گزر گئے لیکن علاج بے اثر رہا۔ ایک روز سیر میں حضور نے ہمیں فرمایا کہ تم لوگ دعویٰ محبت کرتے ہو، میں تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہوں۔ ہم حیران ہوئے کہ نہ معلوم کیا امتحان ہوگا۔ تو فرمایا: میرے دل میں ایک بات ہے اس کے متعلق دُعا کرو۔ اور جو پتہ لگے بتاؤ۔ چنانچہ حضور روزانہ ہم سے دریافت کرتے تھے کہ کیا خواب آئی ہے۔ دیگر احباب اپنی خوابیں سناتے تو حضور فرماتے کہ یہ اس امر کے متعلق نہیں۔ مجھے کوئی خواب نہیں آئی تھی۔ ایک روز موضع تھہ غلام نبی اپنے اہل واعیال کے پاس جانے کی میں نے اجازت لی ابھی قادیان سے نکلا ہی تھا کہ غیر اختیاری طور پر میری زبان پر درود شریف جاری ہو گیا اور میں گاؤں تک درود شریف ہی پڑھتا گیا اور گھر پہنچا اور بچوں سے ملا، کھانا کھایا۔ لیکن میری یہ خاص کیفیت اسی طرح قائم تھی۔ تھکا ماندہ تھا سو گیا۔ رات خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ملے اور فرمایا۔ حامد علی! تمہاری کاپی میں جو فلاں نسخہ ہے وہ مرزا صاحب کو کیوں نہیں دیتے؟ اس پر میں بیدار ہو گیا۔ اور صحن میں نکل کر دیکھا تو رات چاندنی ہونے کی وجہ سے یہ سمجھا کہ صبح ہو گئی ہے۔ اور میں قادیان کو روانہ ہو گیا۔ جب میں حضرت صاحبزادہ اور مرزا البشیر احمد صاحب والے مکان کی بیٹھک والی جگہ پر پہنچا تو حضور بیت الفکر میں ٹہل رہے تھے اور اس وقت فجر کی اذان کا وقت ہو گیا تھا۔ میں نے کوچہ سے السلام علیکم عرض کیا تو حضور نے جواب دے کر پوچھا۔ کون ہے؟ عرض کیا: حامد علی۔ فرمایا خیر ہے؟ عرض کیا کہ خیر ہے۔ اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی خواب بیان کی۔ فرمایا یہی بات تھی جس کے لیے میں نے آپ دوستوں کو دُعا کے لئے کہا تھا۔ چنانچہ میں نے کاپی میں تحریر کردہ وہ دوا اڑھائی پیسے کا معمولی نسخہ بنا کر حضور کو استعمال کروایا تو اللہ تعالیٰ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضل سے ایسا مفید ثابت ہوا کہ کچھ عرصہ تک حضور ہر نماز غسل کر کے پڑھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعد میں ایک اور نسخہ بھی بتا دیا جو بے حد مفید ثابت ہوا۔ چنانچہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل کی روایت ہے:

''حافظ حامد علی صاحب مرحوم خادم مسیح موعود بیان کرتے تھے کہ جب حضرت صاحب نے دوسری شادی کی تو ایک عمر تک تجرد میں رہنے اور مجاہدات کرنے کی وجہ سے آپ نے اپنے قویٰ میں ضعف محسوس کیا۔ اس پر وہ الہامی نسخہ جو ''زد جام عشق'' کے نام سے مشہور ہے بنوا کر استعمال کیا۔ چنانچہ وہ نسخہ نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا۔ حضرت خلیفہ اوّل بھی فرماتے تھے کہ میں نے یہ نسخہ ایک بے اولاد امیر کو کھلایا تو خدا کے فضل سے اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جس پر اس نے ہیرے کے کڑے ہمیں نذر دیئے''۔

یہ ساری تفصیل فضلِ الٰہی کے نشان کی خاطر دی گئی ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:

''اس وقت میرا دل و دماغ اور جسم نہایت کمزور تھا اور علاوہ ذیابطیس اور دورانِ سر اور تشنجِ قلب کے دق کی بیماری کا اثر بھی بکلی دور نہیں ہوا تھا۔ اس نہایت درجہ کے ضعف میں جب نکاح ہوا تو بعض لوگوں نے افسوس کیا کیونکہ میری حالتِ مردی کالعدم تھی۔ اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مجھے خط لکھا تھا..... کہ آپ کو شادی نہیں کرنی چاہیے تھی۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی ابتلا پیش آوے۔ مگر باوجود ان کمزوریوں کے خدا نے مجھے پوری قوت، صحت اور طاقت بخشی اور چار لڑکے عطا کیے''۔

(اصحابِ احمد جلد سیزدہم صفحہ 31 تا 33 از ملک صلاح الدین قادیانی)

الہامی نسخہ:

غرض اس ابتلا کے وقت میں نے جنابِ الٰہی میں دُعا کی اور مجھے اس نے رفع مرض کے لیے اپنے الہام کے ذریعہ سے دوائیں بتلائیں۔ اور میں نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ دوائیں میرے منہ میں ڈال رہا ہے۔ چنانچہ وہ دوا میں نے تیار کی اور اس میں خدا نے اس قدر برکت ڈال دی کہ میں نے دلی یقین سے معلوم کر لیا کہ وہ پُر صحت طاقت جو ایک پورے تندرست انسان کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیامیں مل سکتی ہے وہ مجھے دی گئی اور چارلڑکے مجھے عطا کیے گئے۔

میں اس زمانہ میں اپنی کمزوری کی وجہ سے ایک بچہ کی طرح تھا۔اور پھر اپنے تئیں خداداد طاقت میں پچاس مرد کے قائم مقام دیکھا۔اس لیے میرا یقین ہے کہ ہمارا خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

(تریاق القلوب:روحانی خزائن جلد15 صفحہ 203,204)

محترم خالد صاحب لکھتے ہیں کہ واقعی یہ ایک عجیب نسخہ ہوگا اور عجب نہیں کہ حکیم نورالدین سے لے کر موجودہ قادیانی خلیفہ تک اس نسخہ سے نہ صرف خود مستفیض ہوئے ہوں گے بلکہ خاص خاص ''قادیانیوں'' کو بھی اس عجیب الفعل تریاق سے بہرہ مند فرماتے ہوں گے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مرزا قادیانی کے گھر میں چالیس پچاس زن مدخولہ ہوتیں تو پچاس مردوں کی طاقت قرین قیاس تھی لیکن ایک بیوی اور پچاس مردوں کی طاقت،ایک بعیداز فہم اور بے جوڑسی بات معلوم ہوتی ہے۔

ایک ابتلاء:

ایک ابتلاء مجھ کو اس (دہلی کی) شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ بباعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا اور دو مرضیں یعنی ذیابیطس اور درد سرمع دوران سر قدیم سے میرے شامل حال تھیں جن کے ساتھ بعض اوقات تشنّج قلب بھی تھا اس لیے میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی۔اس لیے میری اس شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا۔ (تریاق القلوب:روحانی خزائن ج15 صفحہ 203)

نامردی کا یقین:

بخدمت اخویم مخدوم مکرمی مولوی نورالدین صاحب

جس قدر ضعف دماغ کے عارضہ میں یہ عاجز مبتلا ہے مجھے یقین نہیں کہ آپ کو ایسا ہی عارضہ ہو جب میں نے نئی شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔(پھر شادی کس بھروسہ پر کی) ناقل (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم صفحہ 21 نمبر2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نورالدین کو نسخہ خاص کا مشورہ:

مخدومی مکرمی مولوی نورالدین صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وہ دوا جس میں مروارید داخل ہیں جو کسی قدر آپ لے گئے تھے اس کے استعمال سے بفضلہٖ تعالیٰ مجھ کو بہت فائدہ ہوا، قوت باہ کو ایک عجیب فائدہ یہ دوا پہنچاتی ہے اور مقوی معدہ اور کاہلی سستی کو دور کرتی ہے اور کئی عوارض کو نافع ہے، آپ ضرور استعمال کر کے مجھ کو اطلاع دیں مجھ کو تو بہت ہی موافق آ گئی۔ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم صفحہ 12)

نامرد کو فائدہ:

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا مجھے نہایت تعجب ہے کہ دوا معلومہ سے آں مخدوم کو کچھ فائدہ محسوس نہ ہوا۔ شاید کہ یہ وہی قول درست ہو کہ ادویہ کو ابدان سے مناسبت ہے۔ بعض ادویہ بعض ابدان کے مناسب حال ہوتی ہیں اور بعض دیگر کے نہیں۔ مجھے یہ دوا بہت ہی فائدہ مند معلوم ہوئی ہے کہ چند امراض کاہلی و سستی ورطوبات معدہ اس سے دور ہو گئے ہیں۔ ایک مرض مجھے نہایت خوفناک تھی کہ صحبت کے وقت لیٹنے کی حالت میں نعوذ (اکڑو) بکلی جاتا رہتا تھا۔ شاید قلت حرارت غریزی اس کا موجب تھی۔ وہ عارضہ بالکل جاتا رہتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوا حرارت غریزی کو بھی مفید ہے اور منی کو بھی غلیظ کرتی ہے۔ غرض میں نے تو اس میں آثار نمایاں پائے ہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ احکم) (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر 2، صفحہ 14)

قادیانی نسخے اور کشتے:

قارئین کرام! آپ نے ابھی مرزا قادیانی کو لاحق ہونے والے امراض کے بارے میں پڑھا کہ مرزا قادیانی کو ایک شرمناک مرض ''مردانہ کمزوری'' بھی لاحق تھا اس مرض کو دور کرنے کی طرف مرزا قادیانی کا کس قدر انہماک تھا ملاحظہ کیجئے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زرد جام عشق اور افیون:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم خادم حضرت مسیح موعود (نقلی اور جعلی۔ناقل) بیان کرتے تھے کہ جب حضرت صاحب نے دوسری شادی کی تو ایک عمر تک تجرد میں رہنے اور مجاہدات کی وجہ سے آپ نے اپنی قوی میں ضعف محسوس کیا اس پر وہ الہامی نسخہ جو ''زرد جام عشق'' کے نام سے مشہور ہے بنوا کر استعمال کیا۔ چنانچہ وہ نسخہ نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا'' (آگے اس نسخہ کی تفصیل یوں بیان کی ہے کہ) ''نسخہ زرد جام عشق یہ ہے جس میں ہر حرف سے دوا کے نام کا پہلا حرف مراد ہے۔ زعفران۔ دارچینی۔ جائفل۔ افیون۔ مشک۔ عقرقرحا۔ شنگرف۔ فرنقل یعنی لونگ۔ ان سب کو ہم وزن کوٹ کر گولیاں بناتے ہیں اور روغن سم الفأر میں چرب کر کے رکھتے ہیں اور روزانہ ایک گولی استعمال کرتے ہیں''۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ 548 نیا ایڈیشن)

مرزا کے اس الہامی نسخے میں افیون بھی ہے اور افیون کے بارے میں مرزا نے کہا تھا:

''بات یہ ہے کہ شراب اور اس کے بہن بھرا (بھنگ افیون وغیرہ) ایسی خراب شے ہیں کہ ان سے مٹی پلید ہوتی ہے''۔ (''بھرا'' پنجابی میں بھائی کو کہتے ہیں۔ناقل)۔

(ملفوظات، جلد دوم صفحہ 423)

اور مرزا قادیانی نے افیون استعمال کرنے والوں کے بارے میں یوں کہا تھا:

''جو لوگ افیون کھاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں موافق آ گئی ہے مگر وہ موافق نہیں آتی دراصل وہ اپنا کام کرتی رہتی ہے اور قویٰ کو نابود کر دیتی ہے''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 321)

ایک جگہ لکھتا ہے کہ:

''اسلام کا حُسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جاوے۔ اسی طرح پر یہ پان، حُقّہ، زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ ایسی ہی چیزیں ہیں، بڑی سادگی یہ ہے کہ ایسی چیزوں سے پرہیز کرے''۔ (ملفوظات جلد دوم، صفحہ 219)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹانک وائن:

مرزا قادیانی کا لاہور میں ایک مرید تھا جس کا نام حکیم محمد حسین قریشی تھا، مرزا قادیانی اکثر اسے خط لکھا کرتا تھا کہ فلاں چیز لے کر بھیج دو، مرزا قادیانی اسی حکیم محمد حسین قریشی سے ایک ولایتی شراب ''ٹانک وائن'' بھی منگوایا کرتا تھا، مرزا کے ان خطوط کو حکیم محمد حسین قریشی نے ''خطوط امام بنام غلام'' کے نام سے شائع کروایا، آیئے مرزا کا ایک خط پڑھتے ہیں:

''مجبی اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے آپ اشیاء خوردنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دوکان سے خرید دیں مگر ٹانک وائن چاہیے اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے، والسلام، مرزا غلام احمد عفی عنہ''۔ (خطوط امام بنام غلام، صفحہ 5)

ٹانک وائن ایک مقوی قسم کی شراب ہے اس کے اجزاء کی تفصیل انٹرنیٹ پر وکی پیڈیا کے اس لنک پر دیکھی جاسکتی ہے جس میں صاف لکھا ہے کہ اس میں الکوحل بھی شامل ہے۔

http://en.wikipedia.org/wiki/Buckfast_Tonic_Wine

نیز خود مرزا قادیانی نے ''برانڈی، شیری، وہسکی، رَم، پوٹ، وائن وغیرہ'' کو شرابوں کے نام تسلیم کیا ہے۔ (ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 367)

نیم کھلی آنکھیں اور گروپ فوٹو کا شوق:

شاید افیون اور ٹانک وائن کے استعمال کا ہی اثر تھا کہ مرزا قادیانی کی آنکھیں پوری نہیں کھلتی تھیں، یہ ہم نہیں کہتے مرزا کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے، ملاحظہ ہو:

''مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب مع چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹو گرافر آپ سے عرض کرتا تھا حضور ذرا آنکھیں کھول کر رکھیں ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر وہ اسی طرح نیم بند ہو گئیں"۔ (سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ 364 نیا ایڈیشن)

مشک:

مجی اخوی حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ براہ مہربانی ایک تولہ مشک خالص جس میں ریشہ اور جھلّی اور صوف نہ ہوں اور تازہ اور خوشبودار ہو بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل ارسال فرمادیں کیونکہ پہلی مشک ختم ہو چکی ہے اور باعث دورہ مرض ضرورت رہتی ہے یہ لحاظ رکھیں کہ اکثر مشک میں ایک چمڑا جیسا ملا دیتے ہیں یا پرانی اور ردی ہوتی ہے اور خوشبو نہیں رکھتی ان باتوں کا لحاظ رہے۔ (خطوط امام بنام غلام، صفحہ 6)

مشک ایک خاص قسم کے ہرن کی ناف سے نکالی جاتی ہے اور بہت قیمتی ہوتی ہے، حکیم محمد حسین قریشی کے علاوہ دوسرے مریدین سے بھی مشک منگوائی جاتی تھی اور یہ مستقل طور پر مرزا قادیانی کے زیر استعمال رہتی تھی چنانچہ مرزا بشیر احمد کا بیان ہے کہ:

"یہاں اتنا ذکر کر دینا ضروری ہے کہ آپ کئی قسم کی مقوی دماغ ادویات کا استعمال فرمایا کرتے تھے مثلاً کوکا۔ کولا۔ مچھلی کے تیل کا مرکب۔ ایسٹن سیرپ۔ کونین۔ فولاد وغیرہ وہ خواہ کیسی ہی تلخ یا بدمزہ دوا ہو آپ اس کو بے تکلف پی لیا کرتے تھے۔ سر کے دورے اور سردی کی تکلیف کے لئے سب سے زیادہ آپ مشک یا عنبر استعمال فرمایا کرتے تھے۔ یہ مشک خریدنے کی ڈیوٹی آخری ایام میں حکیم محمد حسین صاحب لاہوری موجد مفرح عنبری کے سپرد تھی۔ عنبر اور مشک دونوں مدت تک سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کی معرفت بھی آتے رہے۔ مشک کی تو آپ کو اس قدر ضرورت رہتی کہ بعض اوقات سامنے رومال میں باندھ کر رکھتے تھے کہ جس وقت ضرورت ہوئی فوراً نکال لیا"۔

(سیرۃ المہدی جلد اول حصہ دوم صفحات 429,428 نیا ایڈیشن)

مفرح عنبری:

اسی حکیم محمد حسین قریشی نے ایک کشتہ مفرح عنبری کے نام سے بنایا یہ کن چیزوں سے تیار ہوا ملاحظہ ہو:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یاقوت، مروارید، مرجان، یشب، کہربا، کستوری، زعفران وغیرہ کا ہر دلعزیز مرکب''

(اشتہار، صفحہ 2 خطوط امام بنام غلام)

مرزا قادیانی یہ کشتہ بھی استعمال کرتا تھا چنانچہ حکیم محمد حسین قریشی لکھتا ہے کہ:

''حضرت اقدس اور مفرح عنبری۔ میں اپنے مولا کریم کے فضل سے اس کو بھی اپنے لئے بے اندازہ فخر و برکت کا موجب سمجھتا ہوں کہ حضور.....(یعنی مرزا قادیانی۔ناقل) اس ناچیز کی تیار کردہ مفرح عنبری کا بھی استعمال فرماتے تھے''۔ (خطوط امام بنام غلام، صفحہ 8)

محترم قارئین کرام! ہم نے مرزا قادیانی کو لاحق امراض میں سے چند کا ذکر کیا ہے جبکہ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کا اقرار بھی ہے کہ مرزا ایک دائم المرض شخص تھا اور یہ بیماریاں موت تک مرزا قادیانی کے دامن گیر رہی ہیں حالانکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میری صحت کا ٹھیکہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور مجھے خبیث مرضوں سے بچانے کا خدائی وعدہ ہے۔ ملاحظہ کیجئے:

''اور خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں تمام خبیث مرضوں سے بھی تجھے بچاؤں گا''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 44)

ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 685 طبع چہارم)

مرزا قادیانی کا یہ اقرار بھی یاد رکھنے والا ہے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

انبیاء خبیث امراض سے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 397 طبع جدید)

مرزا کی بیماریوں سے متعلق ایک مرزائی عذر:

آپ نے پڑھا کہ خود مرزا کے مطابق اس کے خدا نے اس سے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں تجھے ہر خبیث مرض اور بیماری سے بچاؤں گا، لیکن اس کے باوجود اسے ذیابیطس، اسہال، مراق، دورانِ سر ہسٹریا جیسے مرض لاحق ہوئے اور اکثر تو ایسے لاحق ہوئے جنہوں نے موت تک مرزا کا ساتھ دیا، بلکہ اس نے تو اپنی بیماریوں کو اپنے مسیح ہونے کی دلیل بتایا، اس طرح مرزا کے خدا کا وعدہ جھوٹا ثابت ہوا، اس کے جواب میں مرزائی یہ کہا کرتے ہیں کہ نبی کا بیمار ہونا ناقابل اعتراض نہیں دیکھو حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایوب علیہ السلام کی بیماری کا ذکر تو قرآن میں بھی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن میں اسی جگہ یہ بھی ہے کہ جب حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنے رب سے التجا فرمائی تو اللہ نے ان کی بیماری کو ایسے دور فرما دیا کہ جیسے کبھی تھی ہی نہیں جبکہ مرزا کی بیماریاں خود اس کے بقول دائمی تھیں اور اس کی موت بھی انہیں بیماریوں کے سبب سے ہوئی، مرزا نے اپنے خدا سے ان بیماریوں کی شکایت کی تو اسے اس کے خدا نے یہ جواب دیا تھا۔

''ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے؟'' (تذکرہ صفحہ 685 طبع چہارم)

جبکہ دوسری طرف مرزا قادیانی کا دعویٰ تو یہ تھا کہ ''میں جانتا ہوں میری دعائیں کرنے سے پہلے ہی مستجاب ہیں'' (مرزا کا خط بنام حکیم نورالدین، مکتوبات احمد، جلد دوم صفحہ 40)

کیا حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا کے جواب میں بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ فرمایا تھا کہ کیا ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے؟ نیز مرزا قادیانی نے اپنی بہت سی بیماریوں کے بارے میں یہ دعویٰ کیا کہ احادیث میں یہ بیان ہوا تھا کہ آنے والا مسیح فلاں فلاں بیماری لے کر آئے گا، کوئی بیماری اس کے سر میں ہوگی اور کوئی اس کے جسم کے نچلے حصے میں، جبکہ حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری صرف اللہ کی طرف سے بطور امتحان اور ابتلاء کے تھی آپ نے اس پر صبر کیا اور دعا فرمائی تو اللہ نے دور فرما دی۔

☆☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الہامات وکشوف مرزا

مسلمانوں کے عقیدہ میں فرشتے خدا کے مکرم فرمانبردار بندے ہیں جو جسم نورانی لطیف رکھتے ہیں، اشکال مختلفہ میں متشکل ہو سکتے ہیں بعض اپنے مستقر آسمان سے تعمیل حکم کے لیے زمین پر بھی نازل ہوتے ہیں، ان کے ذمے خدا تعالیٰ نے مختلف خدمات لگا رکھی ہیں ان میں سب سے بڑے اور افضل حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں جن کے ذمے ایک عبادت انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس وحی خداوندی لے جانا بھی ہے۔ نبوت چونکہ آپ ﷺ پر مکمل ہو کر اختتام کو پہنچ گئی اس لیے نبوت کے اختتام کے ساتھ ہی حضرت جبرئیل علیہ السلام کا نزول من السماء بند ہو گیا اور یہ باتیں بہت سی آیات واحادیث سے ثابت ہیں۔

جھوٹے مدعیان نبوت بھی یہی دعویٰ کرتے رہے ہیں کہ ان پر بھی فرشتے وحی الٰہی لے کر نازل ہوتے ہیں لیکن مرزا قادیانی پر جو فرشتے وحی لے کر آتے تھے وہ نہ کسی سچے نبی کے پاس آئے اور نہ ہی جھوٹے مدعیان میں سے کسی نے ان فرشتوں کا اقرار کیا، مرزا قادیانی پر مختلف فرشتے نازل ہوتے تھے جن کی تفصیل مرزا قادیانی کی تحریرات سے نقل کرتے ہیں۔

۱۔ شیر علی:

میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے۔ (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 24 طبع چہارم)

۲۔ مرزا غلام قادر:

میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی شکل پر ایک شخص آیا ہے مگر مجھے فوراً معلوم کرایا گیا کہ یہ فرشتہ ہے۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 151 طبع چہارم)

۳۔ خیراتی:

تین فرشتے آسمان سے آئے ایک کا نام خیراتی تھا۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 23 طبع چہارم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جی ہاں! نبی ساری زندگی خیرات مانگتا رہا، اسی لیے جو فرشتہ نازل ہوا اس کا نام بھی خیراتی ہے۔ ناقل

۴۔ مٹھن لال:

یہ جو مٹھن لال دیکھا گیا ہے ملائک طرح طرح کے تمثلات اختیار کرلیا کرتے ہیں۔ مٹھن لال سے مراد ایک فرشتہ ہے۔ (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 474 طبع چہارم)

۵۔ ٹیچی ٹیچی:

خواب میں ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا کچھ نہیں میں نے کہا آخر کچھ تو ہوگا تو اس نے کہا کہ میرا نام ٹیچی ٹیچی! ٹیچی ٹیچی پنجابی زبان میں وقت مقرر کو کہتے ہیں معلوم نہیں کون سی پنجابی زبان میں یعنی عین ضرورت کے وقت آنے والا تب میری آنکھ کھل گئی۔

(حقیقۃ الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 346)

بلی کو چھیچھڑوں کے خواب، مرزا قادیانی نے نبوت کا کاروبار صرف پیشہ کیلئے کیا تھا اسی لیے خواب میں فرشتہ بھی پیسے دیتا ہوا دکھائی دیا۔ ناقل

۶۔ حفیظ:

صوفی نبی بخش صاحب لاہوری نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا، بڑے مرزا صاحب پر ایک مقدمہ تھا میں نے دعا کی تو ایک فرشتہ مجھے خواب میں ملا جو چھوٹے لڑکے کی شکل میں تھا۔ میں نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے؟ وہ کہنے لگا، میرا نام حفیظ ہے۔ پھر وہ مقدمہ رفع دفع ہوگیا۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 643 طبع چہارم)

۷۔ درشنی:

ایک فرشتہ میں نے بیس برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا صورت اس کی مثل انگریزوں کی تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا تھا۔ میں نے اس سے کہا۔ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں اس نے کہا، ہاں میں درشنی ہوں۔ (ملفوظات ج چہارم صفحہ 69)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ:

یہ سب فرشتے مختلف اوقات میں مرزا قادیانی پر وحیاں اور الہامات لے کر نازل ہوتے تھے ان فرشتوں کے الہامات بھی انہی کی طرح ہوتے تھے۔ مرزا قادیانی پر نازل ہونے والے الہامات مختلف زبانوں میں بھی سمجھ نہ آتے حالانکہ وحی الٰہی کے متعلق خدا تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

" وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين لهم فيضل الله من يشا ويهدى من يشاء وهو العزيز الحكيم۔ (ابراهيم: ۴)

ترجمہ: ''ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان کے ساتھ تا کہ وہ ان کے لیے (پیغام حق) خوب واضح ہو سکے پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے''۔

مرزا قادیانی بھی اس کی تائید میں لکھتا ہے:

یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہوا جس کو وہ سمجھ نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔ (چشمہ معرفت: خزائن جلد 23 صفحہ 218)

جب کہ اپنے اس قول کے برعکس مرزا قادیانی خود اعتراف کرتا ہے:

اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔

(نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 435)

اور صرف یہی بات نہیں بلکہ مرزا قادیانی کو بعض ایسے الہامات بھی ہوئے جن کی زبان کا بھی علم نہ ہوتا کہ یہ الہام کس زبان میں ہے۔

وہ الہامات جن کی سمجھ نہیں آئی:

مرزا قادیانی کو بہت سے الہامات ایسے بھی ہوتے جن کی حقیقت مرزا قادیانی کو نہ آسکی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن اصل بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی ایسے ذو معنی مجہول الہامات بھی قصداً بتاتا تھا تا کہ مستقبل کے کسی واقعے کی مناسبت سے ان پر چسپاں کیے جا سکتے، ملاحظہ کیجئے:

۱۔ عید کل تو نہیں پر پرسوں ہوگی۔ معلوم نہیں کل اور پرسوں کی کیا تعبیر ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 161 طبع چہارم)

بعد 11 انشاء اللہ (فرمایا اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ 11 سے کیا مراد ہے گیارہ دن یا عشاء سے قبل حضرت اقدس نے یہ الہام سنایا:

۲۔ "لا یموت احد من رجالکم"

فرمایا۔ اس کے حقیقی معنی کہ تمہارے رجال میں کوئی نہ مرے گا، تو یہ ہو نہیں سکتا کیونکہ موت تو انبیاء تک کو آتی ہے اور نہ قیامت تک کسی نے زندہ رہنا ہے۔ شاید کوئی اور معنی ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 377 طبع چہارم)

میں ان کو سزا دوں گا۔ میں اس عورت کو سزا دوں گا معلوم نہیں یہ کس کے متعلق ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 564 طبع چہارم)

۳۔ ''عورت کی چال'' (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 509 طبع چہارم)

۴۔ ''موت، تیراں ماہ حال کو۔

غالباً تیرہ ماہ حال سے مراد ماہ شعبان ہے۔ واللہ اعلم۔ اور میں نہیں جانتا کہ تیرہ ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیرہ تاریخ اور میں قطعی طور پر نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے۔ اس لیے طبعیت غمگین ہے۔ (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 570 طبع چہارم)

۵۔ ''افسوسناک خبر آئی ہے''۔ (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 589 طبع چہارم)

۶۔ ''بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں''۔

معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔ لیکن یہ یقینی بات ہے کہ آپ کے (مرزا) متعلق نہیں ہو سکتا کیونکہ جناب (ملعون) تو شادی کے قابل نہیں تھے لگتا ہے یہ الہام تو شیطان نے سچا کر دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد تو مرزا کو توبہ کر لینی چاہیے تھی لیکن تو بنے کدی تربوز نہیں ہوندے پانوے توڑ مدینے لے جایئے۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 589 طبع چہارم)

۷۔ ''کمترین کا بیڑا غرق ہوگیا''۔ (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 574 طبع چہارم)

۸۔ ''غَثَمَ لَہٗ'' (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 570 طبع چہارم)

نتیجہ خلافِ مراد ہوا یا نکلا۔

۹۔ آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 358 طبع چہارم)

۱۰۔ ''اِیْلِیْ آوس'' (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 71 طبع چہارم)

۱۱۔ ''ایک دم میں دم رخصت ہوا''۔

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 563 طبع چہارم)

۱۲۔ ''پیٹ پھٹ گیا''۔ (مال غیر دل بے رحم مفت کا مال ہوگا اس لیے اندھا دھند کھایا ہوگا۔)

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 568 طبع چہارم)

۱۳۔ ''تحفۃ الملوک'' (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 590 طبع چہارم)

۱۴۔ ''ہیضہ کی آمد ہونے والی ہے''۔ (بہت مبارک ہو) ناقل

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 614 طبع چہارم)

۱۵۔ ''۲۸۔۲۷۔۱۴۔۲۔۲۷۔۲۔۲۸۔۱۔۲۳۔۱۵۔۱۱

۱۔۲۔۲۷۔۱۴۔۱۰۔۱۔۲۸۔۲۷۔۴۷۔۱۶۔۱۱۔۳۴۔۱۴۔۱۱

۷۔۱۔۵۔۳۴۔۳۳۔۱۱۔۱۴۔۷۔۲۳۔۱۴۔۱۔۱

۱۴۔۵۔۲۸۔۷۔۳۴۔۱۔۷۔۳۴۔۱۱۔۱۶۔۷۔۲۔۱۔۷۔۵۔۱۔۱۴۔۱

۱۴۔۲۔۲۸۔۱۔۷''

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 157 طبع چہارم)

۱۶۔ ''تائی آئی۔ ہماری سمجھ میں اس کے معنی اور مطلب نہیں آیا۔ ہمارے کوئی تائی نہیں۔ نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقیقی نہ رشتہ کی۔ (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 665 طبع چہارم)

عربی الہامات

وقالوا لولا انزل علی رجل من قریتین عظیم۔ وقالوا انی لك هذا لمکر مکرتموہ فی المدینة۔۔۔ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله عسی ربکم ان یرحمکم ۔۔ وما ارسلنك الا رحمة للعالمین۔۔۔ الیس الله بکاف عبدہ۔انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی۔ فحان ان تعان وتعرف بین الناس۔انت منی بمنزلة عرشی۔ انت منی بمنزلة ولدی۔ انت منی بمنزلة لا یعلمها الخلق۔۔۔ انا انزلناہ قریبا من القادیان۔ وبالحق انزلناہ وبالحق نزل۔صدق الله ورسوله و کان امر الله مفعولا۔الحمدلله الذی جعلك المسیح ابن مریم "

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات طبع چہارم صفحہ 549,548,547)

انگریزی الہامات

1. You must do what i told you.
2. Though all men should be angry but God is with you. He will help you. Words of God cannot exchange.
3. I shall help you.
4. you have to go Amristsar.
5. He halts in the Zilla Peshawar.

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات صفحہ 92 طبع چہارم)

مرزا قادیانی کے خدا کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ضلع کی انگریزی Zilla نہیں بلکہ District ہوتی ہے۔معلوم ہوتا ہے کہ وحی لانے والا فرشتہ مرزا کی طرح میٹرک فیل تھا جو ڈسٹرکٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ضلع میں تمیز نہ کر سکا۔

1. I love you. I am with you. Yes I am happy.

معذرت کے ساتھ اگر مسلمان مرزا کا یہ الہام کسی مرزائی عورت کو سنائیں تو مرزائی برا تو نہیں محسوس کریں گے، ویسے انصاف کو ملحوظ رکھیں تو ہرگز محسوس نہ کریں۔ اور مرزا کی یاد تازہ کرنے کیلئے مربیوں کو یہ وحی مرزائی لجنات کو سنانی چاہیے۔ ناقل

2. Life of pain. I shall help you.

3. I can, what I will do, We can, what we will do.

4. God is coming by his army.

5. He is with you to kill enemy. The days shall come when God shall help you. Glory be to the Lord.

6. God maker of earth and heaven.

(حقیقۃ الوحی: روحانی خزائن ج22 صفحہ 316)

ایک دفعہ کی حالت یاد آئی کہ انگریزی میں اول یہ الہام ہوا۔ آئی لو یو یعنی میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر یہ الہام ہوا۔ آئی ایم وِد یو یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں پھر الہام ہوا آئی شیل ہیلپ یو یعنی میں تمہاری مدد کروں گا۔ پھر الہام ہوا آئی کین وٹ آئی وِل ڈو۔ یعنی میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔ پھر بعد اس کے بہت ہی زور سے جس سے بدن کانپ گیا یہ الہام ہوا۔ وِی کین وٹ دِی وِل ڈو۔ یعنی ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے اور اس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا بول رہا ہے۔

(براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 572,571)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکس الہام (عربی، اُردو، انگریزی ملاجلا الہام)

الم تعلم أن اللّٰہ علی کل شئی قدیر یلقی الروح علی من یشاء من عبادہ کل برکۃ من محمد ﷺ فتبارک من علم وتعلم خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا۔ان معك ومع کل من احبك۔

(حقیقۃ الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 99)

فارسی الہامات

17 مئی 1908ء ''مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار'' (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 640 طبع چہارم)

26 اپریل 1908ء ''مباش ایمن از بازیٔ روزگار''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 638 طبع چہارم)

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 434 طبع چہارم)

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 104 طبع چہارم)

(یہ آخری دو فارسی الہام اصل میں شیخ سعدی رحمہ اللہ جن کی شہرہ آفاق تصنیف گلستان و بوستان میں اُن کے شعر ہے لیکن مرزا قادیانی نے نہایت دجل سے سرقہ کرتے ہوئے اس شعر کو اپنے الہامات میں شامل کیا ہے۔ناقل)

پنجابی الہامات

''پٹی پٹی گئی!''یعنی ''پٹی'' تباہ ہو جائے گی۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 681 طبع چہارم)

واللہ! واللہ سدھا ہو یا اُولّا (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 631 طبع چہارم)

فرمایا: یہ پنجابی فقرہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کج طبع آدمی درست ہو گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عجیب وغریب خواب

۱۔ بلی کو پھانسی:

میں نے دیکھا کہ ایک بلی ہے اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے۔ وہ اس پر حملہ کرتی ہے بار بار ہٹانے سے باز نہیں آتی تو آخر میں نے اس کا ناک کاٹ دیا اور خون بہہ رہا ہے پھر بھی باز نہ آئی تو میں نے اسے گردن سے پکڑ کے اس کا منہ زمین سے رگڑنا شروع کیا بار بار رگڑتا تھا لیکن پھر بھی سر اٹھائی جاتی تھی تو آخر میں نے کہا کہ آؤ اسے پھانسی دے دیں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 403,402 طبع چہارم)

۲۔ نامرد ہاتھی:

ہم ایک جگہ جارہے ہیں ایک ہاتھی دیکھا اس سے بھاگے اور ایک کوچہ میں چلے گئے لوگ بھی بھاگے جاتے ہیں میں نے پوچھا کہ ہاتھی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ کسی اور کوچہ میں چلا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک نہیں آیا۔ پھر نظارہ بدل گیا گویا گھر میں بیٹھے ہیں۔ قلم پر میں نے دونوک لگائے ہیں جو ولایت سے آئے ہیں۔ پھر میں کہتا ہوں یہ بھی نامرد ہی نکلا اس کے بعد الہام ہوا۔ "ان اللہ عزیز ذوانتقام" لگتا ہے یہ ہاتھی بھی (مرزا لعین) خاندان سے ہوگا اپنی طرف اسے بھیز وجام عشق قوت باہ کا نسخہ کھلا دینا تھا نہیں تو اسے بھی آپ کی طرح حکیم نورالدین کی خدمات حاصل کرنی پڑتی تھیں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 421 طبع چہارم)

۳۔ مرغ، بکرا، بلی، چوہا:

چند آدمی سامنے ہیں، ایک چادر میں کوئی شے ہے ایک شخص نے کہا یہ آپ لے لیں دیکھا تو اس میں چند مرغ ہیں اور ایک بکرا ہے۔ میں ان مرغوں کو اٹھا کر اور سر سے اونچا کر کے لے چلا تا کہ کوئی بلی وغیرہ نہ پڑے۔ راستہ میں ایک بلی ملی جس کے منہ میں کوئی شے مثل چوہا ہے مگر اس بلی نے اس طرف توجہ نہیں کی کہ اور میں مرغوں کو محفوظ لے کر گھر پہنچ گیا۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 472 طبع چہارم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ مرغی کے الفاظ:

دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے وہ کچھ بولتی ہے سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا" ان کنتم مسلمین "اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں؟ پھر الہام ہوا۔ " انفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین " (لیکن اس بے چاری مرغی کو علم نہیں تھا کہ مرزا قادیانی اللہ کے رستے میں خرچ کرنے والا نہیں بلکہ اللہ کے نام پر لوٹنے والا ہے اور مسلم کے نام سے تو ویسے ہی چڑ ہے۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 492 طبع چہارم)

☆☆☆☆☆☆

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی شرم وحیا

اسلام میں شرم وحیا کی بڑی تاکید آئی ہے۔

" الحیامن الایمان من الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء من النار"

(ترمذی جلد2 صفحہ 22)

حیاء ایمان کا حصہ اور ایمان کا ٹھکانہ جنت ہے اور فحش گوئی باطل ہے اور باطل امور میں سے ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

شرم وحیا ایک ایسی چیز ہے جو انسان کے عادات واخلاق، بولنے چالنے میں وقار کو قائم رکھتی ہے۔ سرکار دو جہاں رحمت کائنات نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

" اذا فاتك الحیاء فافعل ماشئت "

کہ جب تمہاری حیاء فوت ہو جائے تو پھر جو چاہے کرو۔

مراد یہ کہ شرم وحیا ایک ایسی لگام ہے جو انسان کو ہر برائی اور جائے ذلت کی طرف جانے سے روکتی ہے اگر یہ نہ رہے تو پھر کوئی بھروسہ نہیں کہ بے حیا شخص کیا کرتا پھرے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت کرنا ہی اس کی بے حیائی پر بین دلیل ہے اگر حیا ہوتی تو کبھی اپنے آقا ﷺ کے منصب پر ڈاکہ ڈالنے کی جسارت نہ کرتا۔

اگر نبوت کا دعویدار بن ہی بیٹھا تھا تو اس کے لیے لازم تھا کہ پیغمبرانہ اخلاق بہترین تہذیب اور کلام کی عمدگی وسنجیدگی میں بے مثال ہوتا لیکن اس کے برعکس مرزا قادیانی کے قلم سے ایسی حیاء سوز تحریریں نکلیں جو اس کی حقیقت اور گندذہنی پر عکاسی کرتیں ہیں۔

ا۔ پرمیشر کی جگہ:

ہندوؤں کا پرمیشر ناف سے دس انگلی نیچے ہے۔ (سمجھنے والے سمجھ جائیں

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد23 صفحہ 114)

ہندو اپنے خدا کو پرمیشر کہتے ہیں، مرزا قادیانی نے ہندوؤں کے خدا کو ننگی گالی دی جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ردعمل میں ہندوؤں نے نہ صرف اپنے جلوسوں میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی کھلے عام توہین کی بلکہ آپ ﷺ کی شان میں نہایت توہین آمیز کتابیں شائع کیں اور اس تمام کی ذمہ داری مرزا قادیانی اور اس کی ذریت پر عائد ہوتی ہے کیونکہ مرزا قادیانی نے ان پر حملہ کر کے ان کو اشتعال دلایا تھا۔

۲۔ قادیانی کہانی:

مثل مشہور ہے کہ برتن میں موجود وہی ٹپکتا ہے مرزا قادیانی کی کتابوں میں ایسی حیاء سوز تحریریں ہیں کہ جن کو پڑھنا شہوت کو ابھارتا ہے آریوں کے بارے میں مرزا قادیانی نے بناوٹی شہوانی کہانی لکھی ہے۔

۳۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی عبادت میں حاصل ہونے خشوع وخضوع کو جس گندی مثال کے ذریعے بیان کیا ہے وہ اس کی خدا خوفی اور اللہ سے شرم وحیاء کو ظاہر کرتی ہے لکھتا ہے:

''جیسا کہ نطفہ کبھی حرام کاری کے طور پر کسی رنڈی کے اندام نہانی میں پڑتا ہے تو اس میں بھی وہی لذت، نطفہ ڈالنے والے کو حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اپنی بیوی کے ساتھ۔ (تجربہ بولتا ہے ناقل) پس ایسا ہی بت پرستوں اور مخلوق پرستوں کا خشوع وخضوع اور حالت ذوق وشوق، رنڈی بازوں سے مشابہ ہے یعنی خشوع اور خضوع مشرکوں اور ان لوگوں کو جو محض اغراض دنیویہ کی بناء پر خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔ اس نطفہ سے مشابہت رکھتا ہے جو حرام کار عورتوں کے اندام نہانہ میں جا کر باعث لذت ہوتا ہے بہرحال جیسا کہ نطفہ میں تعلق پکڑنے کی استعداد ہے۔ حالت خشوع بھی تعلق پکڑنے کی استعداد ہے مگر صرف حالت خشوع اور وقت اور سوز اس بات پر دلیل نہیں ہے کہ وہ تعلق ہو بھی گیا جیسا کہ نطفہ کی صورت میں جو اس روحانی صورت کے مقابل پر مشاہدہ ظاہر کر رہا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی عورت کے اندام نہانی میں داخل ہو جائے اور اس کو اس فعل سے کمال لذت حاصل ہو تو یہ لذت اس بات پر دلالت نہیں کرے گی کہ حمل ضرور ہو گیا ہے پس ایسا ہی خشوع اور سوز وگداز کی حالت گو وہ کیسی ہی لذت اور سرور کے ساتھ ہو، خدا سے تعلق پکڑنے کے لیے کوئی لازمی علامت نہیں ہے'' (خوب قیاس کیا ہے) ناقل (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص193)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور پھر ایک اور مشابہت خشوع اور نطفہ میں ہے اور وہ یہ جب ایک شخص کا نطفہ اس کی بیوی یا کسی اور عورت کے اندر داخل ہوتا ہے تو اس نطفہ کا اندام نہانی کے اندر داخل ہونا اور انزال کی صورت پکڑ کر رواں ہو جانا بعینہ رونے کی صورت پر ہوتا ہے جیسا کہ خشوع کی حالت کا نتیجہ بھی رونا ہی ہوتا ہے اور جیسے بے اختیار نطفہ اچھل کر صورت انزال اختیار کرتا ہے۔ یہی صورت کمال خشوع کے وقت رونے کی ہوتی ہے کہ رونا آنکھوں سے اچھلتا ہے اور جیسی انزال کی لذت کبھی حلال طور ہوتی ہے جب کہ اپنی بیوی سے انسان صحبت کرتا ہے اور کبھی حرام طور پر جب کہ انسان کسی حرام کار عورت سے صحبت کرتا ہے۔ یہی صورت خشوع اور سوز گداز اور گریہ وزاری کی ہے یعنی کبھی خشوع اور سوز گداز محض خدائے واحد لاشریک کے لیے ہوتا ہے جس کے ساتھ کسی بدعت اور شرک کا رنگ نہیں ہوتا۔ پس وہ لذت سوز و گداز کی ایک لذت حلال ہوتی ہے مگر کبھی خشوع اور سوز گداز اور اس کی لذت بدعات کی آمیزش سے یا مخلوق کی پرستش اور بتوں اور دیویوں کی پوجا میں بھی حاصل ہوتی ہے مگر وہ لذت حرامکاری کے جماع سے مشابہ ہوتی ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم: روحانی خزائن ج21 ص196)

۴۔ مرزا قادیانی نے رسم نیوگ پر گندے اشعار کہے ہیں ملاحظہ کیجئے:

قادیانی ترانہ

''چپکے چپکے حرام کروانا	آریوں کا اصول بھاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں	جس کو دیکھو وہی شکاری ہے
غیر مردوں سے مانگنا نطفہ	سخت خبث اور نابکاری ہے
غیر کے ساتھ جو کہ سوتی ہے	وہ نہ بیوی زن بزاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے	ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط	یار کی اس کو آہ و زاری ہے
دس سے کروا چکی زنا لیکن	پاک دامن ابھی بچاری ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھر میں لاتے ہیں اسکے یاروں کو ایسی جورو کی پاسداری ہے
اسکے یاروں کو دیکھنے کے لیے سر بازار ان کی باری ہے
ہے قوی مرد کی تلاش انہیں کوب جورو کی حق گذاری ہے"

(آریہ دھرم:، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 76,75)

۵۔ رحم پر مہر:

"خدا تعالیٰ نے اس (عبدالحق غزنوی) کی بیوی کے رحم پر مہر لگا دی"۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 444)

۶۔ عضو تناسل کاٹ دیتا:

حضرت مسیح موعود کے قریباً ہم عمر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی تھے۔ ان کے والد کا جس وقت نکاح ہوا۔ اگر ان کو حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی حیثیت معلوم ہوتی اور وہ جانتے کہ میرا ہونے والا بیٹا محمد رسول اللہ ﷺ کے ظل اور بروز کے مقابلہ میں وہی کام کرے گا جو آنحضرت ﷺ کے مقابلہ میں ابوجہل نے کیا تھا تو وہ اپنے آلہ تناسل کو کاٹ دیتا اور اپنی بیوی کے پاس نہ جاتا۔ (مرزا بشیر الدین محمود کا خطبہ نکاح، روزنامہ الفضل قادیان مورخہ 22 نومبر 1922ء)

۷۔ جہاں سے نکلے تھے..

جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کے پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔

(حیات احمد، حضرت مسیح موعود کے سوانح حیات جلد دوم نمبر اول صفحہ 25)

۸۔ عورت کی کاروائی:

مرد کئی وجوہات اور موجبات سے ایک سے زیادہ بیوی کرنے کے لیے مجبور ہوتا ہے مثلاً اگر مرد کی ایک بیوی تغیر عمر یا کسی بیماری کی وجہ سے بدشکل ہو جائے تو مرد کی قوت فاعلی جس پر سارا مدار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت کی کارروائی کا ہے، بے کار اور معطل ہو جاتی ہے۔لیکن اگر مرد بدشکل ہو تو عورت کا کچھ بھی حرج نہیں کیونکہ کارروائی کی کل مرد کو دے دی گئی ہے اور عورت کی تسکین کرنا مرد کے ہاتھ میں ہے۔ ہاں اگر مرد اپنی قوت مردی میں قصور یا عجز رکھتا ہے تو قرآنی حکم کی رو سے عورت اس سے طلاق لے سکتی ہے اور اگر پوری پوری تسلی کرنے پر قادر ہو تو عورت یہ عذر نہیں کر سکتی کہ دوسری بیوی کیوں کی ہے۔ کیونکہ مرد کی ہر روزہ حاجتوں کی عورت ذمہ دار اور کار برابر نہیں ہو سکتی اور اس سے مرد کا استحقاق دوسری بیوی کرنے کے لیے قائم رہتا ہے۔(قادیانیوں کو چاہیے کہ یہ قیمتی بات اپنی مستورات کو ضرور بتائیں، فائدہ ہوگا)۔ (آئینہ کمالات اسلام: روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 282)

۹۔ جمالیاتی حسن:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے لاہور کی پہلی شادی حضرت مسیح موعود (مرزا غلام قادیانی) نے گورداسپور میں کرائی تھی جب رشتہ ہونے لگا تو لڑکی دیکھنے کے لیے حضور نے ایک عورت کو گورداسپور بھیجا تا کہ وہ آکر رپورٹ کرے کہ لڑکی صورت وشکل وغیرہ میں کیسی ہے اور مولوی صاحب کے لیے موزوں بھی ہے یا نہیں۔ یہ کاغذ میں نے لکھا تھا اور حضرت صاحب نے بمشورہ حضرت ام المؤمنین لکھوایا تھا، اس میں مختلف باتیں نوٹ کرائی تھیں۔ مثلاً یہ لڑکی کا رنگ کیسا ہے، قد کتنا ہے، اس کی آنکھوں میں کوئی نقص تو نہیں ہے، ناک، ہونٹ، گردن، دانت، چال ڈھال وغیرہ کیسے ہیں۔غرض بہت ساری باتیں ظاہری شکل وصورت کے متعلق لکھوادی تھیں کہ ان کی بابت خیال رکھے اور دیکھ کر واپس آکر بیان کرے۔(کیا غیر مرد کے لیے کسی عورت کی ایسی تفصیلات حاصل کرنا جائز ہے؟) ناقل جب وہ عورت واپس آئی اور اس نے سب باتوں کی بابت اچھا یقین دلایا تو رشتہ ہو گیا۔اسی طرح خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم نے اپنی بڑی لڑکی حضرت میاں صاحب (یعنی خلیفۃ المسیح ثانی) کے لئے پیش کی تو ان دنوں خاکسار ڈاکٹر صاحب موصوف کے پاس چکراتہ پہاڑ پر، جہاں وہ متعین تھے، بطور تبدیلی آب وہوا کے گیا ہوا تھا۔ واپسی پر مجھ سے لڑکی کا حلیہ وغیرہ تفصیل سے پوچھا گیا۔ (سیرت المہدی، حصہ سوم، صفحہ 814 نیا ایڈیشن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدمت گار عورتیں:

۱۔ عائشہ:

مرزا قادیانی کی شرم وحیا سے متعلق چند عبارات ملاحظہ فرمائیں لیکن یہ بے حیائی کی باتوں کی حد تک ہی محدود نہ تھی بلکہ مرزا قادیانی کا عمل بھی ایسا ہی تھا چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی بدنی خدمت کے لیے عورتوں کو مقرر کیا ہوا تھا چنانچہ مرزا قادیانی کے ایک مرید غلام محمد قادیانی کی پندرہ سالہ بیٹی عائشہ نامی مرزا قادیانی کی خدمت پر مامور تھی اور مرزا قادیانی کو بھی اس کی خدمت بہت پسند تھی اس لیے یہ سلسلہ جاری رہا چنانچہ اس کی شادی قادیان ہی میں ہوئی اور شادی کے بعد بھی مرزا قادیانی کی خدمت کا سلسلہ جاری رہا اس لڑکی کے مرنے کے بعد اس کے شوہر کا ایک مضمون الفضل میں چھپا جس میں اس نے لکھا کہ:

''میری بیوی پندرہ برس کی عمر میں دارالامان میں حضرت مسیح موعود کے پاس آئیں۔ حضور کو مرحومہ کی خدمت حضور کے پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی''۔

(عائشہ کے شوہر غلام محمد قادیانی کا مضمون، مندرجہ الفضل 20 مارچ 1928ء صفحہ 7,6)

۲۔ بھانو:

ایک بڑی عمر کی عورت بھانو نامی بھی مرزا قادیانی کی خدمت پر مامور تھی مرزا قادیانی کا لڑکا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے:

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المؤمنین (نصرت جہاں بیگم زوجہ مرزا غلام احمد) نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی وہ ایک رات جب کہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضور کو دبانے بیٹھی، چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی اس لیے اسے یہ پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا ''بھانو آج بڑی سردی ہے''۔ کہنے لگی ''جی ہاں تدے تہاڈیاں لتاں لکڑی وانگو ہویاں ایں''، یعنی جی ہاں جبھی تو آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہورہی ہیں''۔

(رات کے اندھیرے میں غیرمحرم عورت سے جسم کی خدمت لینا یہ قادیانی نبوت کی برکات میں سے ہے) ناقل (سیرۃ المہدی حصہ سوم، صفحہ 722 نیا ایڈیشن)

جبکہ مرزا قادیانی کا لڑکا لکھتا ہے:

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت ﷺ عورتوں سے بیعت لیتے ہوئے ان کے ہاتھ کو چھوتے نہیں تھے، دراصل قرآن شریف میں جو یہ آتا ہے کہ عورت کو کسی غیر محرم پر اظہار زینت نہیں کرنا چاہیے اسی کے اندر مس کی ممانعت بھی شامل ہے کیونکہ جسم کے چھونے سے بھی زینت کا اظہار ہو جاتا ہے۔ (لیکن مرزا صاحب تنہائی میں لیٹ کر جوان عورتوں سے بدن دبواتے تھے، اسلئے ان کو ''شریف آدمی'' کہنا بھی غلط ہے چہ جائیکہ ان کو۔۔۔نعوذ باللہ نبی کہا جائے۔ناقل) (سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ 508 نیا ایڈیشن)

۳۔ زینب بیگم:

مرزا قادیانی کی خدمت کے لیے جو عورتیں مامور تھی ان میں سے ایک زینب نامی جوان لڑکی بھی تھی اور یہ بھی رات کے وقت خلوت میں ہی خدمت کیا کرتی تھی اس لڑکی کے متعلق بھی مرزا قادیانی کے لڑکے بشیر احمد لکھتا ہے:

''ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس (مرزا غلام احمد) کی خدمت میں رہی ہوں، گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی، بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی۔ مجھ کو اس اثناء میں کسی قسم کی تھکان و تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا دو دفعہ ایسا موقع پیش آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا۔ (ساری رات کون سی خدمت کرتی رہی ناقل) پھر بھی اس حالت میں نیند نہ غنودگی نہ تھکان معلوم ہوئی بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔ (یقیناً مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب بھی اس ''سرور'' سے لطف اندوز ہوتے ہوں گے''۔

(سیرت المہدی، جلد1، صفحہ 789 نیا ایڈیشن)

۴۔ رات کا پہرہ:

مائی رسول بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم نے بواسطہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت میں میں اور اہلیہ بابو شاہ دین رات کو پہرہ دیتی تھیں۔ اور حضرت صاحب نے فرمایا ہوا تھا کہ اگر سونے میں کوئی بات کیا کروں تو مجھے جگا دینا، ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں نے آپ کی زبان پر کوئی الفاظ جاری ہوتے ہوئے سنے اور آپ کو جگا دیا، اس وقت رات کے بارہ بجے تھے، ان ایام میں عام طور پر پہرہ پر مائی فجو.....منشیائی اہلیہ منشی محمد دین گوجرانوالہ اور اہلیہ بابو شاہ دین ہوتی تھیں۔

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ مائی رسول بی بی صاحبہ میری رضاعی ماں ہیں۔ (اور مرزا قادیانی کی؟ ناقل) اور حافظ حامد علی صاحب مرحوم کی بیوہ ہیں جو حضرت مسیح موعود کے پرانے خادم تھے۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب ان کے داماد ہیں''۔ (سیرت المہدی، جلد1 صفحہ 725 نیا ایڈیشن)

قارئین کرام! اس نوعیت کے اور بھی واقعات مرزائیوں کی کتب میں نقل کیے گئے ہیں، ہم قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا مرزائی ذریت میں مرزا قادیانی کی خدمت کیلئے مرد موجود نہ تھے اور اگر بالفرض مرد نہ بھی ہوں تو جوان عورتوں سے خدمت اور خدمت بھی بدنی اور وہ بھی رات کو خلوت میں چہ معنی دارد۔۔۔ حالانکہ اسلام نے کسی غیر محرم سے مس کروانا تو کجا خلوت میں بیٹھنے کی بھی اجازت نہیں دی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

الا لایبیتن رجل عند امراۃ طیب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم۔

(مسلم جلد2 صفحہ 215)

لیکن تعجب ہے مرزا قادیانی پر کہ جو حضور کی اتباع کا دعویٰ کرتا ہے لیکن غیر محرم عورتوں سے خلوت بھی کرتا ہے بلکہ صرف خلوت ہی نہیں ان سے ٹانگیں بھی دبواتا ہے اور صرف اتنا بھی نہیں بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی یہ خادمائیں اس قدر مرزا سے بے تکلف تھیں کہ اس کے سامنے برہنہ ہونے میں بھی کوئی شرم محسوس نہ کرتی تھیں چنانچہ مرزا قادیانی کا ایک مرید خاص مفتی محمد صادق لکھتا ہے:

۵۔ نیم دیوانی کی حرکت:

حضرت مسیح موعود کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی (اور دیوانہ وار خدمات بجالاتی تھی۔ ناقل) ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ جس کمرے میں حضرت بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے وہاں ایک کونے میں گھڑا رکھا ہوا تھا جس میں پانی کے گھڑے رکھے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اتار کر اور ننگی بیٹھ کر نہانے لگ گئی۔ (کیونکہ ان صاحبہ کو مرزا صاحب سے کوئی تکلف نہیں تھی۔ ناقل) حضرت صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے (جن لوگوں سے ہمہ وقت کی بے تکلفی ہو ان کی طرف التفات ہو ابھی نہیں کرتا اور یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس نیم دیوانی کے خفیہ راز کا افشاء کس نے کر دیا۔ ناقل)

(ذکرِ حبیب مؤلفہ مفتی محمد صادق صفحہ 38)

''آخر وہ کون سی رکاوٹیں اور بے تکلفیاں تھیں جن کی وجہ سے ان عورتوں پر مرزا قادیانی کی نبوت کا ادب واحترام اور لحاظ ضروری نہ تھا حالانکہ قادیانی مذہب کے مطابق مرزا قادیانی کے پاس آوازیں بلند کر لینا ایسا جرم تھا جو سارے اعمال ضائع ہونے کا سبب تھا۔

۶۔ کبڑی کبڑی:

اسی طرح مرزا قادیانی کا ایک مرید خاص پیر سراج الحق لکھتا ہے:

''پچاس ساٹھ کے قریب عورتیں اندر زنانہ میں ہوتی تھیں اور ان کی باتوں کا ایک شور وغل رہتا تھا کوئی ہنستی کوئی کھیلتی کوئی لڑتی لیکن آپ کی توجہ اس کی طرف نہ ہوتی تھی اور کچھ پرواہ نہ کرتے تھے۔ ایک عورت نہا کر اٹھی اور اس کا کپڑا دور رکھا تھا وہ اٹھ کر کبڑی کبڑی ٹیڑھی ٹیڑھی جا کر کپڑا اٹھا لائی۔ (تذکرہ المہدی صفحہ 255)

تعجب ہے خانہ نبوت میں آنے والی عورتیں شور وغل کرتی ہیں، ہنستی ہیں، کھیلتی ہیں، لڑتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور برہنہ نہاتی ہیں، فیض نبوت کو خوب حاصل کرتی ہیں۔ اور نجانے کون تھا جو مرزا قادیانی اور ان عورتوں کی خفیہ باتیں سنتا اور حرکتیں دیکھتا رہتا تھا۔

بہرحال مرزا قادیانی کا عورتوں کے ساتھ خلوت اور خدمت کروانا یہ سب مرزا قادیانی کی ہی زندگی میں ہی چرچا پکڑ گئے تھے جب ان باتوں کا شور زیادہ ہوا اور لوگ سوال کرنے لگے کہ مرزا صاحب کیوں جوان لڑکیوں سے خدمت کیلئے ٹانگیں دبواتے ہیں تو قادیان کے مفتی نے اس سوال کے جواب میں لکھا:

چھٹا سوال و جواب:

سوال ششم: (از محمد حسین صاحب قادیانی) حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں؟

جواب: (از حکیم فضل دین قادیانی) وہ نبی معصوم ہیں ان سے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت و برکات ہے۔ (اخبار الحکم جلد 11 نمبر 13، مورخہ 17 اپریل 1907ء)

۷۔ جوان عورت، بغلگیر، الحمدللہ:

مرزا قادیانی نے ایک دوشیزہ محمدی بیگم سے شادی کے متعلق الہامی دعوے کیے لیکن لڑکی کا نکاح کہیں اور ہوگیا۔ مرزا قادیانی تب بھی مصر رہا کہ یہ لڑکی میرے نکاح میں آئے گی مرزا قادیانی کے ذہن سے اس کا خاکہ زائل نہیں ہوا۔ اس کے متعلق ایک خواب ذکر کیا ہے:

"25 جولائی 1892ء مطابق 20 ذی الحجہ 1309ھ روز شنبہ۔ آج میں نے بوقت صبح ساڑھے چار بجے اپنے خواب میں دیکھا کہ ایک حویلی ہے اس میں میری بیوی والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہوئی ہے تب میں نے ایک مشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے اور اس مشک کو اٹھا کر لایا ہوں اور وہ پانی لا کر ایک اپنے گھڑے میں ڈال دیا ہے میں پانی کو ڈال چکا تھا کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی یکا یک سرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آ گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جواں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت ہے۔ پیروں سے سرتک سرخ لباس پہنے ہوئے شاید جالی کا کپڑا ہے۔ (جالی کا کپڑا باریک ہوتا ہے جس سے جسم نظر آتا ہے) ناقل میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ وہی عورت ہے جس کے لیے اشتہار دیئے تھے۔ (محمدی بیگم) لیکن اس کی صورت میری بیوی کی صورت معلوم ہوئی۔ گویا اس نے کہا یا دل میں کہا کہ میں آ گئی ہوں۔ میں نے کہا یا اللہ آ جاوے اور پھر وہ عورت مجھ سے بغلگیر ہوئی اس کے بغلگیر ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔ فالحمدللہ علی ذالک (کہ بیداری میں نہ سہی تو خواب میں تو آسمانی منکوحہ سے بغلگیر ہونے کی سعادت میسر آئی۔ وائے قسمت کہ یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔ ناقل)

اس سے دو چار روز پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ روشن بی بی میرے دالان کے دروازے پر آ کھڑی ہوئی ہے اور میں دالان کے اندر بیٹھا ہوں۔ تب میں نے کہا کہ روشن بی بی اندر آ جا (لیکن افسوس کے مرزا صاحب کے گھر وہ ''روشن بی بی'' نہ آئی۔ ناقل)

(تذکرہ صفحہ 159.158 مجموعہ الہامات ومکاشفات)

۸۔ خواب: دماغی بناوٹ:

مرزا قادیانی کے مسلسل الہامات اور خطرناک مرنے مارنے والی پیشگوئیوں اور ہر طرح کے حربے آزما لینے کے باوجود بھی جب محمدی بیگم نکاح میں نہ آئی تو مرزا قادیانی نے ایک اور خواب گھڑ لیا کہ:

''14 اگست 1892ء مطابق 20 محرم 1309ھ آج میں (مرزا غلام احمد) نے خواب میں دیکھا کہ محمدی (بیگم) جس کی نسبت پیش گوئی ہے۔ باہر تکیہ میں معہ چند کس کے بیٹھی ہوئی ہے اور بدن سے ننگ ہے نجانے مرزا ننگی عورتوں کو کیوں دیکھتا ہے۔ اور نہایت مکروہ شکل میں انگور کھٹے ہیں نے اس کو تین مرتبہ کہا کہ تیرے سر منڈی ہونے کی یہ تعبیر ہے کہ تیرا خاوند مرجائے گا (افسوس کے یہ خوش کن تعبیر صحیح نہ نکلی۔ ناقل) اور میں نے دونوں ہاتھ اس کے سر پر اتارے ہیں.....اور اسی رات والدہ محمود نے خواب دیکھا کہ محمدی (بیگم) سے میرا نکاح ہوگیا ہے اور کاغذان کے ہاتھ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جس پر ہزار روپیہ مہر لکھا ہے اور شیرینی منگوائی گئی ہے اور میرے پاس وہ خواب میں کھڑی ہے۔ (کیا مضائقہ ہے۔ بیداری میں جو دولت نصیب نہ ہو اس کا خواب دیکھ لینا بھی بہت بڑی دولت ہے۔ناقل) (تذکرہ صفحہ 160)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی چند حیاء سوز تحریریں اور نامحرمات سے بے تکلف تعلقات کے چند احوال آپ کے سامنے رکھیں ہیں خود فیصلہ کیجئے قرآن وسنت کے احکامات پامال کرنے والے اور اپنی ہی تعلیمات کی خلاف ورزی کرنے والا روحانیت کے کسی مقام پر فائز ہوسکتا ہے۔ مرزا قادیانی کے ان الفاظ کو بھی یاد رکھیں: انسان کے الفاظ ہمیشہ اس کے خیالات کے تابع ہوتے ہیں بے حیاء انسان کی زبان کو قابو میں لانا تو کسی نبی کے لئے بھی ممکن نہیں ہے۔ جب انسان حیاء کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے کرے کون اس کو روکتا ہے۔

مرزا محمود باپ کے نقش قدم پر:

مثل مشہور ہے جیسی روح ویسے فرشتے جیسے مرزا قادیانی بے حیا تھا ویسے ہی اس کا جانشین اور خلیفہ مرزا محمود بھی حیا سوزی میں اس سے کم ہرگز نہ تھا۔ اس نے حیا سوزی کی ایسی داستانیں رقم کیں جس کو سن کر بڑے بڑے بے حیا کانپ جاتے ہیں، ذیل میں صرف چند ایک بیان کیں جاتی ہیں۔

مرزا محمود کی خصوصی دلچسپی:

جب میں ولایت گیا تو مجھے خصوصیت سے خیال تھا کہ یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ بھی دیکھوں گا، قیام انگلستان کے دوران مجھے اس کا موقع نہ ملا واپسی پر جب ہم فرانس آئے تو میں نے چودھری ظفر اللہ صاحب سے جو میرے ساتھ تھے کہا کہ مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائیں جہاں یورپین سوسائٹی عریاں نظر آسکے، وہ بھی فرانس سے واقف تو نہ تھے مگر مجھے اوپیرا میں لے گئے۔ جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا، چودھری صاحب نے بتایا یہ وہی سوسائٹی کی جگہ ہے اسے دیکھ کر آپ اندازہ لگا سکتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، میری نظر چونکہ کمزور ہے اس لئے دور کی چیز اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے جو دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ سینکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں۔ میں نے چودھری صاحب سے کہا کہ یہ ننگی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ ننگی نہیں بلکہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں مگر باوجود اس کے ننگی معلوم ہوتی ہیں۔ (اور اسی منظر کو دیکھنے کا اشتیاق تھا۔ ناقل) (مرزا محمود ارشاد مندرجہ الفضل 24 جنوری 1934ء)

مرزا محمود پردے کے حکم سے مستثنیٰ:

سوال ہفتم: حضرت (مرزا قادیانی) کے صاحبزادے (مرزا محمود وغیرہ) غیر عورتوں میں بلا تکلف اندر کیوں جاتے ہیں کیا ان سے پردہ درست نہیں؟ (سائل محمد حسین قادیانی)

جواب: ضرورت حجاب صرف احتمال زنا کے لئے ہے، جہاں ان کے وقوع کا احتمال کم ہو ان کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ اسی واسطے انبیاء اتقیاء لوگ مستثنیٰ بلکہ بطریق اولیٰ مستثنیٰ ہیں۔ پس حضرت کے صاحبزادے اللہ کے فضل سے متقی ہیں ان سے حجاب نہ کریں تو اعتراض کی بات نہیں۔ ''حکیم فضل دین از قادیاں'' (جی ہاں! یہاں تو حجاب بے سود ہے مرزا محمود سے تو سگی بہن اور بچیاں نہ بچ سکیں تو کوئی اور اس کی روحانی شکارگاہ سے کیسے بچ سکتا ہے۔) از ناقل

(اخبار الحکم جلد 11 نمبر 13 صفحہ 13 مورخہ 17 اپریل 1907ء)

☆☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عباداتِ مرزا

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لیے جس قدر انبیاء کرام مبعوث فرمائے وہ تمام انتہائی ہمدردی سے اپنی اپنی قوم کو سمجھاتے رہے۔ یہ مقدس ہستیاں جہاں لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتیں وہاں خود بھی اللہ پاک کی اطاعت وعبادت میں کمی نہ چھوڑتیں چنانچہ نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بھی دن میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے اور راتوں میں اللہ کی عبادت میں مشغول رہ کر لوگوں کی ہدایت کی دعا فرماتے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے " فاذا فرغت فانصب " کہ جب آپ لوگوں کو دعوت حق دے چکے تو اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جائیں اور آپ ﷺ کا تو کیا کہنا۔ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین اور اولیاء امت رحمہم اللہ کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بڑے حریص تھے، پوری پوری رات خشیت الٰہی کی وجہ سے روتے رہتے اور کئی خوش نصیب ایسے بھی گزرے ہیں جو دو رکعت میں مکمل قرآن پاک کی تلاوت فرماتے لیکن اس کے برعکس تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت ہونے کا دعویٰ کرنے والے مرزا قادیانی کی زندگی کو دیکھئے تو فرائض کی پابندی بھی نظر نہیں آتی۔ بڑے سے بڑا دعویٰ کرنے کے لیے بھی دو تولہ زبان ہلا کر جو کچھ مرضی کہہ دیا لیکن دعویٰ کے ثبوت کو عملاً ثابت کرنا یہ صرف سچوں کا ہی کام ہے۔ اب آپ مرزا قادیانی کی عبادات کا حال دیکھئے اور فیصلہ کیجئے کیا ایسا بے عمل شخص روحانیت کے کسی معمولی مرتبے پر بھی فائز ہو سکتا ہے چہ جائیکہ نبوت ورسالت کے اعلیٰ منصب پر۔

حج، اعتکاف، زکوٰۃ:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے حج نہیں کیا، اعتکاف نہیں کیا، زکوٰۃ نہیں دی، تسبیح نہیں رکھی..... اور زکوٰۃ اس لیے نہیں دی کہ آپ کبھی صاحب نصاب نہیں ہوئے (بدترین جھوٹ۔[1] ناقل) البتہ حضرت والدہ صاحبہ زیور پر زکوٰۃ دیتی رہی

[1] آپ گزشتہ صفحات میں پڑھ آئے ہیں کہ مرزا قادیانی دس ہزار روپے سے زائد کی جائیداد کا مالک ہے جبکہ ہزاروں، لاکھوں روپے کے نذرانے الگ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور تسبیح اور رسمی وظائف وغیرہ کے آپ قائل ہی نہ تھے۔ (قائل ہوتے تو کرنے پڑتے اس لیے سرے سے ہی انکار۔ ناقل) (سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 623 نیا ایڈیشن)

عبادت الٰہی:

مولوی رحیم بخش صاحب ساکن تلونڈی ضلع گورداسپور نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) امرتسر میں براہین احمدیہ کی طباعت دیکھنے کے لیے تشریف لے گئے تو کتاب کی طباعت دیکھنے کے بعد مجھے فرمایا: میاں رحیم بخش چلو سیر کر آئیں۔ جب آپ باغ کی سیر کر رہے تھے تو خاکسار نے عرض کیا کہ حضرت آپ سیر کرتے ہیں۔ ولی لوگ تو سنا ہے سب روز عبادت الٰہی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ولی اللہ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک مجاہدہ کش، جیسے حضرت بابا فرید شکر گنج اور دوسرے محدث جیسے ابوالحسن خرقانی، محمد اکرم ملتانی، مجدد الف ثانی وغیرہ، یہ دوسرے قسم کے ولی بڑے مرتبہ کے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے بہ کثرت کلام کرتا ہے۔ میں ان میں سے ہوں (گویا عمل کی بجائے صرف دعوے کافی ہیں۔ ناقل) اور آپ کا اس وقت محدثیت کا دعویٰ تھا (جو بعد میں ترقی کر کے مسیحیت، نبوت اور خدائی بروز تک جا پہنچا۔ ناقل)

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 726 نیا ایڈیشن)

روزہ توڑ دیا:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا کہ دل گھٹنے کا دورہ ہوا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔ اس وقت غروب آفتاب کا وقت بہت قریب تھا مگر آپ نے فوراً روزہ توڑ دیا آپ ہمیشہ شریعت میں سہل راستہ کو اختیار کرتے تھے۔ (سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 637 نیا ایڈیشن)

بیٹے کی خاطر نماز جمعہ نہیں پڑھی:

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی مرض الموت کے ایام میں ایک جمعہ کے دن حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) حسب معمول کپڑے بدل کر عصاء ہاتھ میں لے کر جامعہ مسجد کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانے کے واسطے تیار ہوئے۔ جب صاحبزادہ کی چارپائی کے پاس سے گذرتے ہوئے ذرا کھڑے ہوئے تو صاحبزادہ صاحب نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا دامن پکڑ لیا اور اپنی چارپائی پر بٹھا دیا اور اٹھنے نہ دیا۔ صاحبزادہ صاحب کی خاطر حضور بیٹھے رہے۔ اور جب دیکھا کہ بچہ اٹھنے نہیں دیتا اور نماز جمعہ کے وقت میں دیر ہوتی ہے تو حضور نے کہلا بھیجا کہ جمعہ پڑھ لیں اور حضور کا انتظار نہ کریں۔ (ذکر حبیب صفحہ 172)

نماز میں فارسی نظم:

ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کی کہ ایک دفعہ گرمیوں میں مسجد مبارک میں مغرب کی نماز پیر سراج الحق صاحب نے پڑھائی۔ حضور (مرزا قادیانی) بھی اس نماز میں شامل تھے۔ تیسری رکعت میں رکوع کے بعد انہوں نے بجائے مشہور دعاؤں کے حضور کی ایک فارسی نظم پڑھی، جس کا یہ مصرعہ ہے:

''اے خدا اے چارۂ آزار ما''

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فارسی نظم نہایت اعلیٰ درجہ کی مناجات ہے جو روحانیت سے پُر ہے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 644 نیا ایڈیشن)

زنانی نماز:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو میں نے بار بار دیکھا کہ گھر میں نماز پڑھاتے (حالانکہ حدیث شریف میں گھر میں نماز پڑھنے والوں کیلئے سخت وعید آئی ہے) تو حضرت ام المؤمنین کو اپنے دائیں جانب بطور مقتدی کے کھڑا کر لیتے (حالانکہ مشہور فقہی مسئلہ یہ ہے کہ خواہ عورت اکیلی ہی مقتدیہ ہو تب بھی اسے مرد کے ساتھ نہیں بلکہ الگ پیچھے کھڑا ہونا چاہیے۔ ہاں اکیلا مرد مقتدی ہو تو اسے امام کے ساتھ دائیں طرف کھڑا ہونا چاہیے۔ از ناقل) میں نے حضرت ام المؤمنین سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس بات کی تصدیق کی مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ حضرت صاحب نے مجھ سے یہ بھی فرمایا تھا کہ مجھے بعض اوقات کھڑے ہو کر چکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آجایا کرتا ہے۔اس لئے تم میرے پاس کھڑے ہوکر نماز پڑھ لیا کرو۔(لیکن نصرت جہاں بیگم کے ساتھ کھڑا ہونے سے مرزا کو زیادہ چکر آتے ہوں گے) ناقل

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 637 نیا ایڈیشن)

نماز میں پان:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب کو سخت کھانسی ہوئی ایسی کہ دم نہ آتا تھا البتہ منہ میں پان رکھ کر قدرے معلوم ہوتا تھا۔اس وقت آپ نے اس حالت میں پان منہ میں رکھے رکھے نماز پڑھی تا کہ آرام سے پڑھ سکیں۔(واہ خوب حل نکالا) ناقل

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 606,605 نیا ایڈیشن)

روزے نہیں رکھے:

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو دورے پڑنے شروع ہوئے تو آپ نے اس سال سارے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔دوسرا رمضان آیا تو آپ نے روزے رکھنے شروع کئے مگر آٹھ نو روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ ہوا اس لئے باقی چھوڑ دیئے اور فدیہ ادا کر دیا۔اس کے بعد جو رمضان آیا تو اس میں آپ نے دس گیارہ روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ کی وجہ سے روزے ترک کرنے پڑے اور آپ نے فدیہ ادا کر دیا اس کے بعد جو رمضان آیا تو آپ کا تیرہواں روزہ تھا کہ مغرب کے قریب آپ کو دورہ پڑا اور آپ نے روزہ توڑ دیا اور باقی روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا اس کے بعد جتنے رمضان آئے آپ نے سب روزے رکھے مگر پھر وفات سے دو تین سال قبل کمزوری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکے اور فدیہ ادا فرماتے رہے خاکسار نے دریافت کیا کہ جب آپ نے ابتداء دوروں کے زمانہ میں روزے چھوڑے تو کیا پھر بعد میں ان کو قضاء کیا؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ نہیں صرف فدیہ ادا کر دیا تھا۔(حالانکہ شرعاً قضاء واجب تھی لیکن مرزا کو شریعت پر عمل کرنے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ شریعت تو مرزا قادیانی کے گھر کی لونڈی تھی (نعوذ باللہ) ناقل

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 59 نیا ایڈیشن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسنون وضع:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

نماز تکلیف سے بیٹھ کر پڑھی جاتی ہے، بعض وقت درمیان میں توڑنی پڑتی ہے اکثر بیٹھے بیٹھے رینگن ہوجاتی ہے اور زمین پر قدم اچھی طرح نہیں جمتا قریب چھ سات ماہ یا زیادہ عرصہ گزر گیا ہے کہ نماز کھڑے ہوکر نہیں پڑھی جاتی اور نہ بیٹھ کر اس وضع پر پڑھی جاتی ہے جو مسنون ہے اور قرأت میں شاید قل ھو اللہ بمشکل پڑھ سکوں کیونکہ ساتھ ہی توجہ کرنے سے تحریک بخارات کی ہوتی ہے۔ (قدرت نے توفیق ہی نہ دی اپنی عبادت کی) ناقل (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم صفحہ 88)

تصنیف اور نماز:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ سیرۃ المہدی کی روایت 467 میں سنین کے لحاظ سے جو واقعات درج ہیں ان میں سے بعض میں مجھے اختلاف ہے جو مندرجہ ذیل ہے.....(13) آپ نے 1901ء میں 2 ماہ تک مسلسل نمازیں جمع کرنے کا ذکر نہیں کیا خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ بھی درست ہے کہ ایک لمبے عرصے تک نمازیں جمع ہوئی تھیں۔ (کیونکہ مرزا صاحب ان دنوں ایک کتاب کی تصنیف میں مشغول تھے، اس لئے ظہر و عصر اکٹھی پڑھ لیتے تھے۔ تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔) (سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 714 نیا ایڈیشن)

حفظ قرآن:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو قرآن مجید کے بڑے بڑے مسلسل حصے یا بڑی بڑی سورتیں یاد نہ تھیں۔ بے شک آپ قرآن کے جملہ مطالب پر حاوی تھے، مگر حفظ کے رنگ میں قرآن شریف کا اکثر حصہ یاد نہ تھا۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 540 نیا ایڈیشن)

امامت کا شرف:

ڈاکٹر میاں محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کسی وجہ سے مولوی عبد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الکریم مرحوم نماز نہ پڑھا سکے حضرت خلیفۃ المسیح اول (حکیم نورالدین صاحب) بھی موجود نہ تھے تو حضرت صاحب نے حکیم فضل دین صاحب مرحوم کو نماز پڑھانے کیلئے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور تو جانتے ہیں کہ مجھے بواسیر کا مرض ہے اور ہر وقت ریح خارج ہوتی رہتی ہے۔ میں نماز کس طرح سے پڑھاؤں، حضور نے فرمایا حکیم صاحب آپ کی اپنی نماز باوجود اس تکلیف کے ہوجاتی ہے یا نہیں؟ انہوں نے عرض کیا ہاں حضور! فرمایا کہ پھر ہماری بھی ہوجائے گی، آپ پڑھائیے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ بیماری کی وجہ سے اخراج ریح جو کثرت کے ساتھ جاری رہتا ہو تو نواقص وضو میں نہیں سمجھا جاتا۔ (لیکن کیا ایسے معذور کو امام بنانا بھی جائز ہے؟ ناقل)

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 614 نیا ایڈیشن)

یہ حال ہے مرزا قادیانی کی عبادات کا کہ جس عبادت میں دیکھ لیا جائے ایک عام مسلمان سے بھی زیادہ کمزوری میں مبتلا ہے لیکن جرأت دیکھیں کہ دعویٰ محمد رسول اللہ ﷺ کے ظل و بروز ہونے کا اس سے بڑھ کر مرزائیوں کی عقل پر ماتم کیا کریں کہ ایسے بے عمل جاہل شخص کو نبی اور رسول مانتے ہیں۔

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

☆☆☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مغلظات مرزا

اللہ تعالیٰ نے تخلیق انسانیت کے بعد ان کی رشد و ہدایت کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا جنہوں نے اپنی اپنی قوم تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا، اس فرض منصبی کی ادائیگی میں ذرا بھر فرق نہ آنے دیا۔ حضرات انبیاء علیہم السلام پر الزامات لگائے گئے اور نہایت گندی زبان استعمال کی گئی لیکن چونکہ حضرات انبیاء علیہم السلام تہذیب و اخلاق سے متصف، صبر و تحمل کے پہاڑ اور عفو و درگزر کی تعلیم سے آراستہ ہوتے تھے اس لیے وہ اپنی برگشتہ قوم کو اپنی شیریں زبانی و نرم خوئی کے ذریعہ راہ راست پر لائے اور اُن کو رذائل و خبائث سے پاک کر کے محاسن و مکارم کا حامل بنا دیا اور سچے مامور من اللہ اور جھوٹے کے درمیان یہ ایک بڑا فرق ہے کہ جھوٹا مدعی سخت کلامی اور مخالفت پر برداشت کا دامن چھوڑ کر انتقام کے درپے ہو جاتا ہے لیکن سچے مامور من اللہ نے کبھی سخت کلامی کے مقابلے میں بھی سخت زبان استعمال نہ فرمائی لیکن اس کے برعکس مرزا قادیانی جس کو مرزائی ''مصلح اعظم'' مانتے ہیں وہ سراسر اخلاقی کمزوریوں، نکتہ چینیوں، بدگوئیوں، بدکلامیوں سے لبریز تھا اور اپنے اس فن دشنام دہی میں یہاں تک ترقی کی کہ اس کو دیکھ کر اور سن کر بداخلاقی اور بدتہذیبی بھی شرم و ندامت سے جھک جاتی ہے اس لیے مرزا قادیانی کو فن دشنام دہی کا امام کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا صرف اسلام کے نزدیک ہی برا نہیں بلکہ دنیا کا ہر مذہب بلکہ لامذہب بھی گالیاں دینے اور بدزبانی کرنے کو بُرا جانتے ہیں اسی لیے باوجود اپنی فطرت ثانیہ کے مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں بدزبانی کی مذمت بیان کی ہے چنانچہ مرزا قادیانی کے اپنے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے۔ (ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 115)

۲۔ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں۔

(اربعین نمبر 4: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 471)

۳۔ یاد رکھو یہ بڑی تنگ دلی ہے اور تنگ ظرفی کی نشانی ہے کہ انسان اختلاف رائے یا اختلاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذہب کی وجہ سے عمدہ اخلاق کو بھی چھوڑ دے۔ (ریویونمبر10: جلد13 صفحہ348)

۴۔ کسی کو گالی مت دو گو وہ تمہیں گالی دیتا ہو۔ (کشتی نوح: روحانی خزائن جلد19 صفحہ11)

۵۔ ہر ایک سختی کو برداشت کرو ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو تمہیں چاہیے کہ آریوں کے رشیوں اور بزرگوں کی نسبت ہرگز سختی کے الفاظ استعمال نہ کرو۔

(نسیم دعوت: خزائن جلد19 صفحہ365,364)

مرزا قادیانی نے جس قدر قرآن وسنت اور اپنی تعلیمات پر عمل کیا آئندہ عبارات سے سامنے آتا ہے۔

اہل اسلام کو گالیاں:

مرزا قادیانی نے جہاں اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام علیہم السلام، پیغمبر کائنات ﷺ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم، شعائر اسلام، قرآن وحدیث مکہ ومدینہ کے بارے میں توہین آمیز زبان استعمال کی ہے وہاں عام مسلمان جو مرزا قادیانی کو نہیں مانتے اگرچہ مرزا قادیانی کی مخالفت اور رد مرزائیت کے مبارک کام کے ساتھ عملاً وابستگی نہ بھی رکھتے ہوں ان تمام کے بارے میں مرزا قادیانی کے زبان وقلم سے جو گل افشانی ہوئی ہے اس کو ملاحظہ فرمائیں۔

☆ جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔ (انوارالاسلام: روحانی خزائن جلد9 صفحہ31)

☆ ترجمہ: میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر کنجریوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔ (آئینہ کمالات اسلام: روحانی خزائن جلد5 صفحہ548,547)

☆ دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔

(نجم الھدیٰ: روحانی خزائن جلد14 صفحہ53)

☆ اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخالفت اختیار کی وہ جہنمی ہے۔ (تذکرہ صفحہ 168 طبع دوم)

علمائے کرام کو گالیاں:

مرزا قادیانی نے جب اپنے کفریہ عقائد کا اعلان کیا تو حضرت علمائے کرام نے مرزا قادیانی کے تمام دعوؤں کا نہ صرف انکار کیا بلکہ اس کے کفریہ عقائد سے عوام الناس کو مطلع کرنا شروع کر دیا اس کی فریب کاریوں، حیلہ سازیوں سے لوگوں کو آگاہ کیا اور اس کے تمام شبہات کے دندان شکن جواب دیئے کے مرزا قادیانی نے اپنے غصے کو نکالتے ہوئے ان حضرات کو ایسی رنگین گالیاں دیں جو اس کے کور باطن پر آج بھی دلیل ہیں ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ چنانچہ پلید دل مولوی اور بعض اخبار والے انہی شیاطین میں سے تھے۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 288)

۲۔ ان بدبخت مولویوں نے علم تو پڑھا مگر عقل اب تک نزدیک نہیں آتی۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 295)

۳۔ بعض جاہل سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شتر مرغ۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 302)

۴۔ لیکن یہ جاننا چاہیے کہ یہ سب شیاطین الانس ہیں۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 302)

۵۔ بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں مگر یہ دل کے مجذوم اور اسلام کے دشمن یہ نہیں سمجھتے، دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید لوگ وہ ہیں، اے مردار خور مولویو اور گندی روحو تم پر افسوس، اے اندھیرے کے کیڑو۔ (انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305)

۶۔ کیونکہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں اور تمام مخالفوں کا منہ کالا ہوا اور مخالفوں اور مکذبوں پر وہ لعنت پڑی جواب دم نہیں مار سکتے۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 309)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔ ذلیل ملاؤں، پلید ملاؤں، ناپاک طبع مولویوں، پلید طبع مولوی، خدا کا ان مولویوں پر غضب ہوگا۔ (ایام الصلح: روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 413)

۸۔ مولوی لوگ جہالت اور حماقت سے اس کا انکار کریں گے۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 293)

۹۔ ان احمقوں نے یہ معنیٰ کس لفظ سے سمجھ لیے اے نادانو! آنکھوں کے اندھو! مولویت کو بدنام کرنے والو! ذرا سوچو۔ (انجام آتھم: خزائن ج 11 ص 320)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی مذکورہ عبارات کو مدنظر رکھتے ہوئے مرزا قادیانی کا دعویٰ بھی ملاحظہ کیجئے:

مرزا لکھتا ہے کہ میری فطرت سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لاؤں۔

(آسمانی فیصلہ: روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 320)

مولوی عبدالحق غزنوی کو گالیاں:

مولوی عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ بڑے درجے کے عالم دین تھے، مرزا قادیانی کے راستے میں آہنی دیوار بنے رہے اور مرزا قادیانی کا ان سے مباہلہ بھی ہوا جس کے نتیجے میں مرزا قادیانی ان کی حیات میں ہی انجام کو پہنچ گیا، ان کے بارے میں مرزا قادیانی کی گل افشانی ملاحظہ فرمائیں:

اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا کیا اندر ہی پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 311)

میرے مقابل پر صرف عبدالحق کیا بلکہ کل مخالفوں کی ذلت ہوئی۔ ہر ایک خاص و عام کو یقین ہو گیا کہ یہ لوگ نام کے مولوی ہیں گویا یہ لوگ مر گئے ہیں عبدالحق کے مباہلہ کی نحوست نے اس کے اور رفیقوں کو بھی ڈبو دیا۔ (انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 312)

مگر اس (مولانا عبدالحق صاحب) کی بدبختی سے وہ دعویٰ بھی باطل نکلا اور اب تک اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا پھر کیسے خبیث وہ لوگ ہیں جو اس مباہلہ کو بے اثر سمجھتے ہیں۔ (انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 317)

عبدالحق غزنوی اور عبدالجبار غزنوی وغیرہ مخالف مولویوں نے بھی وہ نجاست کھائی سوان لوگوں نے اسلام کی کچھ پرواہ نہ کی۔ (انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329)

رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم لعن اللہ الف الف مرہ اپنے ناپاک اشتہار میں نہایت اصرار سے کہتا ہے کہ یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔ اے پلید دجال پیش گوئی تو پوری ہوگئی لیکن تعصب کے غبار نے تجھ کو اندھا کر دیا۔ (انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 320)

اے بدذات خبیث دشمن اللہ و رسول کے! تو نے یہ یہودیانہ حرکت کی۔ حق کو چھپانے کے لیے جھوٹ کا گوہ کھایا۔ (انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 334)

مولانا حسین احمد بٹالوی کو گالیاں:

مولانا حسین احمد بٹالوی ان لوگوں میں سے تھے جن سے مرزا قادیانی کو بہت قریبی تعلق تھا لیکن جب مرزا قادیانی نے جھوٹے دعوے کرنے شروع کئے تو ابتداء تو مولانا نے نصیحت کے ارادے سے بہت سمجھایا لیکن جب دیکھا کہ اب یہ شخص سمجھنے والا نہیں تو مرزا قادیانی کی حقیقت لوگوں کے سامنے بیان کرنی شروع کر دی جس سے مرزا قادیانی کو بہت ذلّت کا سامنا کرنا پڑا چنانچہ مرزا قادیانی نے مولانا سے انتقام کی غرض سے جو خرافات بکیں وہ ملاحظہ فرمائیں:

''اس جگہ (مرزے کے الہام میں) فرعون سے مراد شیخ محمد حسین بطالوی ہے اور ھامان سے مراد نومسلم سعداللہ ہے''۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 340)

باطل پرست بطالوی جو محمد حسین کہلاتا ہے شریک غالب اور اغداء العدا ہے۔

(انجام آتھم: خزائن جلد 11 صفحہ 49)

یہ شیخ بطالوی جو صاحب اشاعت اور مضل جماعت ہے۔ (نورالحق: روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 73)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بطالوی صاحب!..... بالکل جاہل اور علوم عربیہ سے بے بہرہ ہے اور معہ ذالک دجال اور مفتری۔ (کرامات الصادقین: روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 45)

بٹالوی صاحب کا رئیس المتکبرین ہونا میرا ہی خیال نہیں بلکہ ایک کثیر گروہ مسلمانوں کا اس پر شہادت دے رہا ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام: روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 599)

(یہ مرزا قادیانی کا سراسر جھوٹ ہے ایک کثیر گروہ تو کیا کوئی ایک شخص بھی مولانا کو بُرا نہیں جانتا تھا۔) ناقل

یہ بے چارہ نیم ملا گرفتار عجب دیندار بٹالوی یہ حاطب اللیل باوجود اپنے بے جا تکبر اور کذب صریح اور خبث نفس سے علماء فضلاء کا حقارت سے نام لیتا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام: روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 600)

بٹالوی اول درجہ کا کاذب اور دجال اور رئیس المتکبرین ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام: روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 601)

اے مفتری نابکار، اے سخت دل ظالم تجھے مولوی کہلا کر شرم نہ آئی۔

(آئینہ کمالات اسلام: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 275)

یہ شیخ بٹالوی..... منافق اور حق پوش اور دورنگی اختیار کرنے والا ہے۔

(شہادت القرآن: روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 383)

قارئین کرام! مرزا قادیانی تعصب میں بٹالوی کو بگاڑ کر بطالوی لکھتا ہے حالانکہ قرآن مجید نے نام بگاڑنے سے منع فرمایا ہے اور خود مرزا قادیانی بھی لکھتا ہے کہ:

> ''اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ لاتنابزبا الالقاب یعنی لوگوں کے ایسے نام مت رکھو جو ان کو برے معلوم ہوں تو پھر برخلاف اس آیت کے کرنا کن لوگوں کا کام ہے''۔

(تحفہ غزنویہ: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 541)

(اسکے علاوہ بھی مرزا قادیانی نے مولانا حسین احمد بٹالوی کو اپنی کتابوں میں جابجا اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح کے القابات سے نواز کر اپنی بھڑاس کو نکالنے کی کوشش کی ہے، تفصیل کے لیے دیکھئے مغلظات مرزا مولانا نور محمد صاحب۔) ناقل

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کو گالیاں:

پیر مہر علی شاہ صاحب کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، حضرت پیر کو مدینہ منورہ میں قیام کے دوران رسول پاک ﷺ کی زیارت ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا مہر علی ہندوستان جاؤ کہ ہندوستان میں مرزا قادیانی میری احادیث کو اپنی تاویل کی قینچی سے کاٹ رہا ہے، اس پر پیر صاحب ہندوستان چلے آئے اور ساری زندگی مرزا قادیانی کی حقیقت سے مسلمانوں کو آگاہ کرتے رہے، پیر صاحب کے بارے میں مرزا قادیانی کے جذبات اس کی تحریرات سے عیاں ہوتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

مہر علی شاہ صاحب محض جھوٹ کے سہارے اپنی کوڑہ مفتری پر پردہ ڈال رہے ہیں اور وہ نہ صرف دروغ گو ہیں۔ (نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 444)

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب نے مرزا قادیانی کی تردید میں سیف چشتائی کتاب بھی لکھی جس میں مرزا قادیانی کی دجل وفریب کی قلعی کھول کر بیان کی اور وہ کتاب مرزا قادیانی کو بھیجی مرزا قادیانی نے دلائل کے جواب میں جو طریق اختیار کیا اسے ملاحظہ کیجئے:

مجھے ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن، میں نے کہا او گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت تو ملعون کے سبب ملعون ہوگئی۔

(نزول المسیح: خزائن جلد 18 صفحہ 188)

دیکھو اہل حق پر حملہ کرنے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ مجھے چند فقرہ کا سارق قرار دینے سے ایک تمام وکمال کتاب کا خود چور ثابت ہوگیا اور نہ صرف چور بلکہ کذاب بھی ایک گندہ جھوٹ اپنی کتاب میں شائع کر دیا اور کتاب میں لکھ مارا کہ یہ میری تالیف ہے حالانکہ یہ اس کی تالیف نہیں کیوں پیر صاحب اب اجازت ہے کہ اس وقت ہم بھی کہہ دیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔

(نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 448)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اس کے علاوہ بھی مرزا قادیانی نے اپنی کتاب نزول المسیح کے ص 65 پر پیر صاحب کے بارے میں نہایت سخت زبان استعمال کرتے ہوئے چور، نادان، جاہل اور بے حیا جیسے نازیبا الفاظ استعمال کیے ہیں)۔ناقل

منشی سعداللہ کو گالیاں:

اس (سعداللہ) کی خباثت فطرتی.....سب سے بڑھ کر ہے۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 59)

لئیموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے۔سفیہوں کا نطفہ بدگو ہے اور خبیث اور مفسد جھوٹ کو ملمع کرنے والا منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعداللہ رکھا ہے۔

(حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 445)

تیرا نفس ایک خبیث گھوڑا ہے اے حرامی لڑکے۔ (حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 445,446)

ایسا شخص بڑا خبیث اور پلید اور بدذات ہوگا۔ (حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 543)

نہایت کینہ پرور اور گندہ زبان شخص سعداللہ نام لدھیانہ کا رہنے والا۔

(چشمہ معرفت: خزائن جلد 23 صفحہ 336)

اے نادان ہندزادہ نام کا نومسلم سعداللہ جو عیسائیوں کی فتح یابی ثابت کرنے کے لیے اس قدر اپنی فطرتی شیطنیت سے ہاتھ پیر مار رہا ہے۔ (انوار الاسلام: روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 27)

مولانا ثناءاللہ امرتسری کو گالیاں:

مولانا ثناء اللہ امرتسری نیک سیرت بزرگ عالم دین تھے۔مرزا قادیانی کی تحریروں، دعوؤں پر خوب گرفت کرتے تھے۔مرزا قادیانی ان سے بہت تنگ تھا مرزا قادیانی نے ان کے اور اپنے درمیان سچے اور جھوٹے کے فرق کے لئے اللہ تعالیٰ کو فیصل بنا دیا تھا کے جس کے نتیجے میں مرزا قادیانی ہیضے کی موت مر گیا اپنے اس خاص مخالف کے بارے میں مرزا کیا لکھتا ہے ملاحظہ کیجئے:

چوں این دجال (مولانا ثناءاللہ) بہ قادیان آمد۔ (اعجاز احمدی: خزائن جلد 19 صفحہ 329)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر بہت کوشش کے بعد ایک بھیڑیئے کو لائے اور مراد ہماری اس سے ثناءاللہ ہے۔

(اعجاز احمدی: خزائن جلد 19 صفحہ 151)

ایک غول (مولانا ثناءاللہ) کے وعظ سے وہ پلنگ کی طرح ہو گئے ثناءاللہ جو ہواو ہوس کا بیٹا تھا۔ حالانکہ ثناءاللہ کو علم اور ہدایت سے ذرہ مس نہیں پس تعجب ہے اس مچھر پر کہ کرگس بننا چاہتا ہے۔

(اعجاز احمدی: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 196)

دیگر مذاہب والوں کو گالیاں:

اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہی ہے جس شخص نے بھی دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کرنی ہو اس کے لیے صرف مذہب اسلام ہی نجات دہندہ ثابت ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب رحمت کائنات نبی مکرم ﷺ کو اسلام کے ساتھ مبعوث فرمایا تو آپ ﷺ کی بعثت کے ساتھ ہی تمام سابقہ ادیان سماوی منسوخ ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ہر مذہب کو اسلام کی دعوت دی اس دعوت دینے میں جو مخالفت ہوئی آپ ﷺ نے نہایت صبر و تحمل سے نہ صرف اسے برداشت کیا بلکہ نہایت استقلال و ہمت کے ساتھ اپنے مشن پر قائم رہے اور ہر طرح کی ایذاء رسانی پر بدلہ تو درکنار شکایت تک بھی کبھی نہ فرمائی اور اپنی امت کو اس بات کی تعلیم فرمائی کہ تبلیغ اسلام کے راستے پر آنی والی مشکلات کو صبر و تحمل سے برداشت کر کے عفو و درگزر سے کام لیں۔

خود قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ رحمت کائنات ﷺ کے ذکر خیر میں فرماتے:

" وان کنت فظاً غلیظ القلب لانفضوا من حولك فاعف عنهم واستغفرلهم " (آل عمران:159)

اور جب قرآن نے اہل کفار کے ساتھ مجادلہ کا کہا تو فرمایا:

" وجادلهم بالتی هی احسن " (النحل:125)

یعنی اگر اہل کفار سے بات چیت کرنا پڑے تو ایسے طریقے سے جو احسن ہو طریق انفع للناس ہو اور جو شخص خدا کا فرستادہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہو اس کے لیے ہرگز مناسب نہیں کہ وہ سخت گوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے اور خاص طور پر کفار کے بارے میں نرمی کے ساتھ اُنکے سامنے دعوت کا فرمایا گیا ہے۔

لیکن اس کے برخلاف نبوت ورسالت کے دعویدار مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین علماء کو جن القابات سے نوازا، وہ آپ پڑھ آئے ہیں اب ہم اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب کے ساتھ مرزا قادیانی کا طرز تبلیغ دیکھتے ہیں قارئین سے گزارش ہے کہ آپ فیصلہ فرمائیں کہ کیا ایسا شخص اقوام عالم، مذاہب عالم کی طرف نبی بنا کر بھیجا جاسکتا ہے.....؟

عیسائیوں کو گالیاں:

یہ مردہ پرست لوگ (عیسائی) کیسے جاہل اور خبیث طینت ہیں۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 292)

اور مردار خبیث فرقہ (عیسائیت) جو مردہ پرست ہے۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 293)

اور خبیث طبع عیسائی آفتاب ظہور حق سے منکر ہیں، اور ناپاک فرقہ نصرانیوں کا طوائف کی طرح چوکوں اور بازاروں میں ناچتے پھرتے تھے۔ (انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 307)

اس پیش گوئی کی تکذیب میں پادریوں نے جھوٹ کی نجاست کھائی۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329)

اور اندران کا گدھے کے پیٹ کی طرح تقویٰ سے خالی ہے۔ میں ایک خسیس بن خسیس جاہل کو دیکھتا ہوں۔۔۔اے بخیل بدخلق اور حریص۔۔۔تو اس طرح زبان ہلاتا ہے جیسے سانپ اور کمینوں اور سفلوں کی طرح بکواس کرتا ہے۔

(نورالحق: روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 88,87)

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب نورالحق کے صفحہ 118 تا 122 میں ترتیب کے ساتھ شمار کر کے تقریباً پانچ صفحات میں ایک ہزار لعنت لکھی ہے جو سب کی سب اپنے مخالفین پر ڈالی ہیں۔

اس مردار اور خبیث فرقہ (عیسائیت) نے جو مردہ پرست ہے۔

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 293)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاں بدذات پادری جو اپنی فطرتی تعصب کے ساتھ جہالت کو بھی جمع رکھتے تھے۔

(آریہ دھرم: روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 46)

عیسائی لوگ جھوٹ بولنے میں سخت بے باک اور بے شرم ہیں۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 18)

آتھم (عیسائی پادری) کی نسبت جس قدر پلیدوں اور نابکاروں نے خوشیاں کیں وہی خوشیاں ندامت اور حسرت کا رنگ پکڑ گئیں۔۔۔اے اندھو کب تک تمہیں بار بار بتلاؤں گا۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 308)

آریوں کو گالیاں:

قادیان کے احمق اور جاہل اور کمینہ طبع بعض آریہ۔

(نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 387)

ان لوگوں (آریوں) کے نزدیک جھوٹ بولنا شیر مادر ہے شیاطین ہیں نہ انسان۔

(نزول المسیح: روحانی خزائن ج 18 ص 389)

پس اے آریو.....اے بے خوف اور سخت دل قوم.....وہ اول درجہ کا خبیث فطرت اور ناپاک طبع۔ (حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 595,594)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کے اقوال کو دہرا لیجئے کہ یاد رکھو یہ بڑی تنگ دلی اور تنگ ظرفی کی نشانی ہے کہ انسان اختلاف رائے یا اختلاف مذہب کی وجہ سے عمدہ اخلاق کو چھوڑ دے۔ہم ایسی خرافات پر کیا تبصرہ کریں بس مرزا قادیانی کے شعر پر اس موضوع کو سمیٹتے ہیں۔

بدتر ہر اک بد سے وہ ہے جو بد زبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم: روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 458)

تمہیں چاہیے کہ آریوں کے رشتوں اور بزرگوں کی نسبت ہرگز سختی کے الفاظ استعمال نہ کرو ہم خود ایسے الفاظ کو صراحتاً یا کنایۃً اختیار کرنا خبثِ عظیم سمجھتے ہیں اور مرتکب ایسے امر کو پرلے درجہ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریرالنفس خیال کرتے ہیں۔ (براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد1 صفحہ 90,91)

(میری تصنیف) میں کوئی ایسا لفظ نہیں کہ جس سے کسی بزرگ یا پیشوا کی فرقہ کی کرِّ شان لازم آوے۔

اے نادان آریو کسی کنویں میں پڑ کر ڈوب مرو۔ (آریہ دھرم: روحانی خزائن جلد10 صفحہ 64)

چوروں اور خیانت پیشہ لوگو! (آریہ دھرم: روحانی خزائن جلد10 صفحہ 12)

یہ کمینہ طبع لوگ نکتہ چینی کیلئے تو حریص تھے ہی اس پر چند شریر اور نادان عیسائیوں کی کتابیں ان کو مل گئیں۔ (آریہ دھرم: روحانی خزائن جلد10 صفحہ 47)

نوٹ: حضرت مولانا نور محمد سہارنپوری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''مغلظات مرزا'' میں مرزا قادیانی کی کتابوں سے تقریباً 700 کے قریب گالیوں کو اکٹھا کیا ہے جس میں ہندو، آریہ، عیسائی، مسلمان بلکہ حضرات انبیاء تک تقریباً سبھی شامل ہیں یہ کتاب احتساب قادیانیت کی 17ویں جلد میں دوبارہ چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہے اللہ تعالیٰ اس کے مرتبین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تناقضات مرزا

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" لو کان من عند غیر اللّٰہ لو جدوا فیہ اختلافا کثیراً " (النساء: 82)

ترجمہ: ''اگر یہ قرآن کسی غیر اللہ کی جانب سے ہوتا تو لوگ اس میں بڑا اختلاف پاتے''۔

اس آیت میں اس بات کا صاف اعلان ہے کہ خدا تعالیٰ اور انبیاء کرام علیہم السلام کے الہامی کلام میں نہ اختلاف ہوتا ہے اور نہ اس میں بے ربط اور بے جوڑ باتیں پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا جس کے کلام میں اختلاف وانتشار ہو اور ساتھ میں وہ شخص مدعی الہام ہو تو اس کے جھوٹے ہونے میں ذرہ برابر بھی شک نہیں ہوسکتا۔

اگر صرف اسی ایک قرآنی اصول پر مرزا کو پرکھا جائے تو بالیقین یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ مرزا قادیانی کذب افتراء کی گندگی میں ملوث ہے کیونکہ مرزا قادیانی کے کلام اور دعووں میں اختلاف اور متعارضات کا ایک بے پناہ ذخیرہ اور تعارض وتخالف کا ایک بے نظیر مجموعہ موجود ہے۔

تعارض کلام اور دعاوی کے متعلق مرزا قادیانی کے اپنے اقوال بھی ہیں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

کسی سچے اور عقل منداور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔

(ست بچن: روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 142)

جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔

(براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 275)

اس شخص کی حالت ایک مخبط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔ (حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 191)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی کہتا ہے:

اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دم اور ہر لحظہ بلافصل ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام: روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 93)

جب میں عربی میں یا اُردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔ (نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434)

۱۔ ہم اللہ تعالیٰ کے بغیر بلائے نہیں بولتے:

''جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں، وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے''۔ (ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 197)

۲۔ میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی روح بولتی ہے:

''اعلموا ان فضل اللّٰہ معی وان روح اللّٰہ ینطق فی نفسی''۔

ترجمہ: ''جان لو کہ اللہ کا فضل میرے ساتھ ہے اور اللہ کی روح میرے ساتھ بول رہی ہے''۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 176)

ان مذکورہ حوالوں سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں پہلی یہ کہ مدعی الہام کے کلام میں تناقض نہیں ہوسکتا اور جس کے کلام میں تناقض ہو وہ جھوٹا اور مکار ہے۔ دوسری بات یہ کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میرے ساتھ ہر وقت روح القدس کی قدسیت رہتی ہے اور میری تعلیم ساری باطنی طور پر ہے۔ اب ہم مرزا قادیانی کے اقوال قارئین کی نظر کرتے ہیں جس سے مرزا قادیانی کا جھوٹا ہونا خود اسی کے کلام سے اظہر من الشمس ہوگا اور قارئین فیصلہ کریں گے کہ مرزا قادیانی سراسر دروغ گو اور کذب وافتراء کا پلندہ تھا۔

مہدی ہونے کا دعویٰ:

یہ وہ ثبوت ہیں جو میرے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے پر کھلے کھلے دلالت کرتے ہیں۔

(تحفہ گولڑویہ: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 264)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہدی ہونے سے انکار:

میرا یہ دعویٰ نہیں کہ وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمۃ اور من عترتی وغیرہ ہے۔

(براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 356)

اہل سنت کا مذہب ہے کہ امام مہدی فوت ہو گئے ہیں اور آخری زمانہ میں انہیں کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا لیکن محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔

(ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 344)

۳۔ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت:

''خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا''۔

(کرامت الصادقین: روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 50)

قانون قدرت بدل جاتا ہے:

''وہ اپنے خاص بندوں کیلئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہے''۔ (چشمہ معرفت: روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 104)

۴۔ میرا نام غازی ہے:

''اس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے''۔

(نشان آسمانی: روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 375)

غازی نام رکھنا رسول کریم ﷺ کی نافرمانی ہے

''اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے، وہ اس رسول کریم ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے''۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 408 طبع جدید از مرزا قادیانی)

۵۔ اندھے کو اندھا کہنا بھی دل دکھانا ہے:

''اگر کوئی اندھے کو اندھا اندھا کر کے پکارے اور پھر کسی کے منع کرنے پر یہ کہے کہ میاں کیا میں جھوٹ بولتا ہوں تو اسے یہی کہا جائے گا کہ بے شک تو راست گو ہے مگر احمق یا شریر کہ جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راستی کے اظہار کی تجھے ضرورت ہی نہیں، اس کو واجب الاظہار سمجھتا ہے اور اپنے بھائی کے دل کو دکھاتا ہے''۔ (شحنۂ حق: روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 366)

اندھے کو اندھا کہنا درست ہے:

''2 مئی 1906ء کی ڈاک میں مجھے دہلی کے اندھے عیسائی احمد مسیح کا وہ اشتہار ملا تھا جس میں عیسائی مذکور نے اسلام اور عیسائیت کے درمیان آخری فیصلہ کرنے کے واسطے مجھے مباہلہ کے واسطے طلب کیا''۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 671 طبع جدید)

۶۔ سرسید احمد خان منکر تھا:

''میں نے سید احمد خان صاحب کا نام منکرین کی مد میں اس لیے لکھا ہے کہ ان کو خدا کے اُس الہام بلکہ وحی سے بھی انکار ہے جو خدا سے نازل ہوتی اور علم غیب کی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے''۔ (سراج منیر: روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 58)

سرسیّد.....دانا اور مردم شناس:

''سرسید احمد خاں صاحب کے۔سی۔ایس۔آئی نے جو اپنے آخری وقت میں یعنی موت سے تھوڑے دن پہلے میری نسبت ایک شہادت شائع کی ہے۔اس سے گورنمنٹ عالیہ سمجھ سکتی ہے کہ اس دانا اور مردم شناس شخص نے میرے طریق اور رویہ کو بہت پسند کیا ہے''۔

(کشف الغطاء: روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 189)

۷۔ سرسیّد.....فراڈیا اور دھوکے باز:

''ان کے وقت میں خدا نے یہ آسمانی سلسلہ پیدا کیا۔مگر انہوں نے اپنی دنیوی عزت کی وجہ سے اس سلسلہ کو ایک ذرہ عظمت کی نظر سے نہیں دیکھا بلکہ اپنے ایک خط میں کسی اپنے رُوآشنا کو لکھا کہ یہ شخص جو ایسا دعویٰ کرتا ہے، بالکل ہیچ ہے اور اس کی تمام کتابیں لغو، بے سود اور باطل ہیں اور اس کی تمام باتیں ناراستی سے بھری ہوئی ہیں۔حالانکہ سرسیّد صاحب اس بات سے بکلی محروم رہے کہ کبھی میرے کسی چھوٹے سے رسالہ کو بھی اوّل سے آخر تک دیکھیں۔وہ غصے کے وقت دنیوی رعونت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ایسے مدہوش تھے کہ ہر ایک کو اپنے پیروں کے نیچے کچلتے تھے اور یہ دکھلاتے تھے کہ گویا ان کو دنیوی حیثیت کی رُو سے ایسا عروج ہے کہ ان کا کوئی بھی ثانی نہیں۔ ہنسی اور ٹھٹھا کرنا اکثر ان کا شیوہ تھا۔ جب میں ایک دفعہ علی گڑھ میں گیا تو مجھ سے بھی اسی رعونت کی وجہ سے جس کا محکم پودہ ان کے دل میں مستحکم ہو چکا تھا ہنسی ٹھٹھا کیا اور یہ کہا کہ آؤ، میں مرید بنتا ہوں اور آپ مرشد بنیں اور حیدرآباد میں چلیں اور کچھ جھوٹی کرامات دکھائیں اور میں تعریف کرتا پھروں گا۔ تب ریاست اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے ایک لاکھ روپیہ دے دے گی۔ اس میں دو حصے میرے اور ایک حصہ آپ کا ہوا۔ گویا اس تقریر میں وہ ٹھگ جو سادھو کہلاتے ہیں مجھے قرار دیا۔ ایسا ہی اور کئی باتیں تھیں جن کا اب ان کی وفات کے بعد لکھنا بے فائدہ ہے''۔

(تریاق القلوب: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 467,468)

سرسیّد..... بہادر اور زیرک تھا

''سرسید احمد خاں بالقابہ کیسا بہادر اور زیرک اور ان کاموں میں فراست رکھنے والا آدمی تھا۔ انہوں نے آخری وقت میں بھی اس کتاب کا رد لکھنا بہت ضروری سمجھا اور میموریل بھیجنے کی طرف ہرگز التفات نہ کیا۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو آج وہ میری رائے کی ایسی ہی تائید کرتے جیسا کہ انہوں نے سلطان روم کے بارے میں صرف میری ہی رائے کی تائید کی تھی اور مخالفانہ رائیوں کو بہت ناپسند اور قابل اعتراض قرار دیا تھا۔ اب ہم اس بزرگ پولیٹیکل مصالح شناس کو کہاں سے پیدا کریں تا وہ بھی ہم سے مل کر اس انجمن کی شتاب کاری پر روئیں۔ سچ ہے ''قدر مرداں بعد از مُردن''۔

(البلاغ: روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 425)

۸۔ انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا:

''ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ انبیاء کو احتلام کیوں نہیں ہوتا؟ آپ نے فرمایا کہ چونکہ انبیاء سوتے جاگتے پاکیزہ خیالوں کے سوا کچھ نہیں رکھتے اور ناپاک خیالوں کو دل میں آنے نہیں دیتے، اس واسطے ان کو خواب میں بھی احتلام نہیں ہوتا''۔ (سیرت المہدی: حصہ اوّل صفحہ 143 نیا ایڈیشن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراحتلام ہوگیا.....

''ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کے خادم میاں حامد علی مرحوم کی روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت صاحب کو احتلام ہوا'' (سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 242)

۹۔ الہامی کتابوں میں تبدیلی نہیں ہوئی:

''یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف مبدّل ہیں۔ان کا بیان قابل اعتبار نہیں۔ایسی بات وہی کہے گا جو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے''۔ (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 83)

الہامی کتابیں تبدیل ہوچکی ہیں:

''ہر ایک شخص جانتا ہے کہ قرآن شریف نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ انجیل یا توریت سے صلح کرے گا بلکہ ان کتابوں کو محرف مبدّل اور ناقص اور ناتمام قرار دیا ہے''۔

(دافع البلاء: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 239)

میرا منکر کافر نہیں:

''میرا مذہب یہی ہے کہ میرے دعوے کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوسکتا''۔

(تریاق القلوب: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 432)

میرا منکر کافر ہے:

''اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا تعالیٰ کے نشانوں کو رد کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے وہ مومن کیونکر ہوسکتا ہے''۔ (حقیقۃ الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 168)

صلیب پر دو گھنٹے:

''حضرت مسیح.....قریباً دو گھنٹے صلیب پر رہے''۔ (مسیح ہندوستان: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 22)

صلیب پر چند منٹ:

''چند ہی منٹ گزرے کہ مسیح کو صلیب سے اتار لیا'' (ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 296)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ انگریزی نہیں آتی:

بعض انگریزی الہامات ہیں اور میں انگریزی نہیں جانتا۔ اس کوچہ سے بالکل ناواقف ہوں ایک فقرہ تک معلوم نہیں مگر خارق عادت طور پر مندرجہ ذیل الہامات ہوئے:

''آئی لو یو، آئی ایم وِد یو، آئی شیل ہیلپ یو، آئی کین ویٹ آئی وِل ڈو، وی کین ویٹ وی وِل ڈو صفحہ (480,481) گاڈ از کمنگ باقی ہز آرمی، صفحہ 884، ہی از وِد یو ٹو کل اینیمی، صفحہ 484، ڈی دیز شیل کم وین گاڈ شیل ہیلپ یو گلوری بی ٹو دس لارڈ، گارڈ میکر اوف ارتھ اینڈ ہون صفحہ 522، ووہ آل مین شڈ بی اینگری بٹ گاڈ از وِد یو ہی شیل ہیلپ یو، وارڈس آف گاڈ کین ناٹ ایکس چینج صفحہ 554، آئی لو یو، آئی شیل گو یو لارج پارٹی آف اسلام''۔

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 516)

انگریزی پڑھی تھی:

''اس زمانہ میں مولوی الٰہی بخش صاحب کی سعی سے چیف محرر مدارس تھے (اب اس عہدہ کا نام ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ہے) کچہری کے ملازم منشیوں کیلئے ایک مدرسہ قائم ہوا کہ رات کو کچہری کے ملازم منشی انگریزی پڑھا کریں۔ ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن پینشنر ہیں استاد مقرر ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں''۔ (سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 155)

۱۱۔ مسیح موعود ہونے کا اقرار:

''وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ کیا گیا ہے یہ عاجز (مرزا قادیانی) ہی ہے''۔ (ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 468)

مسیح موعود ہونے سے انکار:

''اس عاجز نے جو مثیل ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں میں نے یہ ہرگز دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں''۔ (ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 192)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ نبی اور رسول ہونے کا اقرار:

''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں''۔ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 127)

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231)

نبی اور رسول ہونے سے انکار:

''میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائکہ اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 255)

۱۳۔ حقیقی وتشریعی نبوت کا اقرار:

ماسوا اس کے یہ بھی سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لیے قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔

(اربعین نمبر 4: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 435)

چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔

(اربعین نمبر 4: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 435)

حقیقی وتشریعی نبوت سے انکار:

جس جس جگہ نبوت یا رسالت کا انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔

(ایک غلطی کا ازالہ: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 210)

۱۴۔ مرزا قادیانی کے علاوہ مسیح کی آمد کا اقرار:

اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آئے گا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح آسکتے ہیں۔ (ملخصاً ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد3 صفحہ 197)

مرزا قادیانی کے علاوہ مسیح کی آمد سے انکار:

پس میرے سوا اور دوسرے مسیح کے لیے میرے زمانے کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔

(خطبہ الہامیہ: روحانی خزائن جلد16 صفحہ 243)

۱۵۔ حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ورفع ونزول کا اقرار:

جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد1 صفحہ 593)

اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے۔

(براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد1 صفحہ 601)

ان کے علاوہ خزائن ج3 ص52، ج3 ص142 پر بھی مذکورہ عقیدے کا اقرار کیا ہے۔

حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ورفع ونزول کا انکار:

قرآن شریف میں تیس کے قریب ایسی شہادتیں ہیں جو مسیح ابن مریم کے فوت ہونے پر دلالت بیان کر رہی ہیں۔غرض یہ بات کہ مسیح جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اسی جسم کے ساتھ۔

۱۶۔ حضور ﷺ کی معراج جسمانی نہ تھی:

اس جگہ اگر کوئی یہ اعتراض کرے اگر جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت ﷺ کا معراج اس جسم کے ساتھ کیوں کر جائز ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہیے۔ (ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد3 صفحہ 126)

۱۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر 120 سال:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک سو بیس برس عمر پائی۔

(رازِ حقیقت: روحانی خزائن جلد14 صفحہ 154)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے برخلاف:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک سو پچیس سال کی عمر میں انتقال کیا۔

(تریاق القلوب: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 499)

۱۸۔ عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں:

جو سری نگر میں محلّہ خان یار میں یوز آصف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلا شک وشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ (رازِ حقیقت: روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 172)

اس کے برخلاف:

مسیح کی قبر بیت المقدس طرابلس یا بلاد شام میں ہے۔

(سر الخلافۃ: روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 296)

قارئین کرام! مرزا قادیانی نے چونکہ تدریجاً دعوے کیے تھے اور وقت کے ساتھ ساتھ پینترے بدلتا رہا تھا اس لیے اس کی کتابیں مجموعہ اضداد بن گئی ہیں اور مرزا قادیانی کے اپنے اقرار ملحوظ رکھیئے کہ سچیار کے کلام میں تضاد نہیں ہوتا جھوٹے کے کلام میں تضاد ضرور ہوتا ہے۔ مخبوط الحواس کے کلام میں تضاد ہوتا ہے مرزا قادیانی کے مزید تضادات کے لیے حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی کی کتاب ''قادیانیت کے دو چہرے'' کا مطالعہ مفید ہے۔

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کے جھوٹ

مرزا قادیانی کے دعاوی اتنے زیادہ ہیں کہ مرزائی امت تعیین دعویٰ میں آج تک پریشان ہے۔مشہور ترین دعوؤں میں سے نبی، مسیح موعود، مہدی معہود اور مجدد وقت ہونے کے ہیں۔لیکن اگر انصاف سے مرزا قادیانی کی ذات کو پرکھا جائے تو مرزائی امت مرزا قادیانی کو مسلمان تو کجا ایک سچا انسان بھی ثابت نہیں کرسکتی حالانکہ عیسائیوں، یہودیوں، پارسیوں اور ہندوؤں وغیرہ میں بھی باوجود ان کے کفر کے بہت سے لوگ ایسے ملیں گے جنہوں نے عمر بھر کبھی جھوٹ نہیں بولا ہوگا کیونکہ اس بات سے قطع نظر کرتے ہوئے کہ اسلام نے جھوٹ کی مذمت بیان کی ہے جھوٹ بولنا ایک معاشرتی اور اخلاقی عیب بھی ہے جسے ہر مذہب سے تعلق رکھنے والا برا جانتا ہے اور پھر زیادہ قابل مذمت وہ جھوٹ ہے جو اس وجہ سے بولا جائے کہ اس کے ذریعے دوسرے انسانوں کو دھوکہ دیا جائے چنانچہ مرزا قادیانی کے جھوٹ زیادہ تر اسی قبیل سے ہیں۔

جھوٹ بولنے والے کے بارے میں "لعنة الله علی الکاذبین" کا خدائی فیصلہ بھی موجود ہے اور رسول دو عالم فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی جھوٹ کے بارے میں حدیث پاک ہے:

"ایة المنافق ثلاثة اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان"

منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے گا جھوٹ بولے گا اور جب وعدہ کرے گا تو خلاف کرے گا اور جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے گا۔

چونکہ مرزائی قرآن وحدیث کے تشریح میں مرزا قادیانی کے اقوال کو اول درجہ دیتے ہیں اس لیے پہلے مرزا قادیانی کے جھوٹ کے متعلق اقوال پڑھ لیجئے:

قول نمبر۱: جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہوجائے تو دوسری باتوں میں بھی اس پر کوئی اعتبار نہیں رہتا۔ (چشمہ معرفت: روحانی خزائن جلد23 صفحہ 231)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قول نمبر۲: جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ (تحفہ گولڑویہ: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 56)

قول نمبر۳: جیسا کہ بت پوجنا شرک ہے جھوٹ بولنا بھی شرک ہے اور دونوں باتوں میں کچھ فرق نہیں

(الحکم ج 9 نمبر 13 صفحہ 5 مورخہ 17 اپریل 1905ء)

قول نمبر۴: جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں کوئی کام نہیں۔ (تحفہ گولڑویہ: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 56)

قول نمبر۵: جھوٹ کے مردار کو نہ چھوڑنا کتوں کا طریق ہے نہ کہ انسانوں کا۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 43)

قول نمبر۶: وہ کنجر جو ولدالزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔

قول نمبر۷: جھوٹ بولنا گوہ کھانے کے مترادف ہے۔ (حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215)

قول نمبر۸: سچ بات تو یہ ہے کہ جب انسان جھوٹ بولنا روا رکھ لیتا ہے تو حیا اور خدا کا خوف بھی کم ہو جاتا ہے۔ (تتمہ حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 573)

ان مذکورہ حوالہ جات کے بعد مرزا قادیانی کے وہ جھوٹ ملاحظہ کریں جو مرزا قادیانی کے زبان و قلم سے نکلے ہیں اور ہر جھوٹ پر مرزا قادیانی کے مذکورہ فتوؤں کو چسپاں کریں تاکہ مرزائیت کے طلسمی جال کا کوئی تار باقی نہ رہ جائے۔ اب آپ حضرات ایک ایک جھوٹ پڑھتے جائیں اور مرزا قادیانی کے فتاویٰ کے مطابق مرزا قادیانی کی حقیقت واضح کرتے جائیں۔

جھوٹ نمبر۱:

اے عزیزو تم نے وہ وقت پالیا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص (مرزا قادیانی) کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی۔

(اربعین نمبر 4: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 442)

مرزا قادیانی کا یہ صریح جھوٹ ہے کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں گزرا جس نے مرزا قادیانی کے وقت کی بشارت دی ہو اور نہ ہی کوئی نبی ایسا گزرا جس نے مرزا قادیانی کے دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا ہو، مرزائیوں کو ہمارا چیلنج ہے کہ قرآن و حدیث سے کسی ایک نبی کا بھی حوالہ پیش کر دیں جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے مرزا قادیانی کے دیکھنے کی خواہش کی ہو۔قادیانیوں تم خود مرزے کی تصویر دیکھ کر فیصلہ کرو کہ کیا ایسی شکل وصورت کو دیکھنے کی خواہش کی جاسکتی ہے؟

جھوٹ نمبر۲:

تفسیر ثنائی میں لکھا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قرآن میں ناقص تھا۔

(براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد21 صفحہ 410)

مرزا قادیانی کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خاص بغض تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی ایسی احادیث مروی ہیں جو مرزا قادیانی کے باطل دعوؤں کی دھجیاں بکھیر دیتی ہیں اس لیے مرزا قادیانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فہم پر اعتراض کر دیا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اپنے بغض کو چھپانے کیلئے تفسیر ثنائی پر جھوٹ باندھ دیا ہمارا مرزائیوں سے پرزور مطالبہ ہے کہ تفسیر ثنائی آج بھی موجود ہے ہمیں اس میں سے مذکورہ حوالہ نکال کر دیں اور نقد انعام پائیں۔

جھوٹ نمبر۳:

اولیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگادی ہے کہ وہ (مرزا قادیانی) چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا نیز پنجاب میں ہوگا۔

(اربعین نمبر2: روحانی خزائن جلد17 صفحہ 371)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی اپنی عبارات میں اولیاء کی بجائے انبیاء کا لفظ تھا جس پر لفظ قطعی بھی دلیل ہے کیونکہ انبیاء کے کشوف قطعی ہوتے ہیں اولیا کے نہیں اور بعد میں مرزائیوں نے انبیاء کی جگہ اولیاء کا لفظ کر دیا۔ بہرحال ہمارا اس تحریف شدہ عبارت پر اعتراض ہے کہ جن گذشتہ اولیاء کے کشوف نے مرزا قادیانی کے زمانہ پیدائش کو چودھویں صدی اور جائے پیدائش کو پنجاب مقرر کیا ہے ان میں سے زیادہ نہیں صرف تین اولیاء کے کشوف ثابت کر دو اگر نہیں تو کیوں جھوٹے کے پیچھے لگ کر دنیا و آخرت کی ذلت اٹھا رہے ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ نمبر۴:

بٹالوی صاحب کا رئیس المتکبرین ہونا صرف میرا ہی خیال نہیں بلکہ کثیر گروہ مسلمانوں کا اس پر شہادت دے رہا ہے۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام: روحانی خزائن جلد5 صفحہ 599)

مولانا حسین احمد بٹالوی ان لوگوں میں سے ہیں جو مرزائیت کے خلاف آہنی دیوار بنے رہے اور مرزا قادیانی کے دجل وفریب سے امت مسلمہ کو آگاہ کرتے رہے اس لیے مرزا قادیانی کو ضروری تھا کہ اُن کو اپنی عادت کے موافق برے القابات سے نوازتا لیکن جرأت دیدہ دلیری دیکھئے کہ مسلمانوں کے گروہ کثیر پر بھی یہی الزام لگا دیا حالانکہ پوری امت آج تک مولانا حسین احمد بٹالوی کی خدمات کی معترف ہونے کے ساتھ ساتھ اُن کا احترام بھی کرتی ہے لیکن مرزا قادیانی کو حقیقت سے کیا واسطہ بس جو کچھ دل میں آیا نوک قلم کر دیا۔

جھوٹ نمبر۵:

ہم نے کتاب براہین احمدیہ کو تین سو براہین قطعیہ عقلیہ پر مشتمل تالیف کیا ہے۔

(براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد1 صفحہ 66,67)

مرزا قادیانی کی یہ پانچ حصوں پر مشتمل ''براہین احمدیہ'' آج بھی مرزائی چھاپ رہے ہیں۔ ہم بھی اُن تین سو دلائل قطعیہ اور عقلیہ کی زیارت کرنا چاہتے ہیں۔ مرزائی ہمیں براہین احمدیہ سے صداقت اسلام پر دلائل دکھا دیں تاکہ اپنے خود ساختہ اور انگریز کاشتہ نبی کو جھوٹ کی گندگی سے پاک کر سکیں۔

جھوٹ نمبر۶:

مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ کاذب ہے۔ (تحفہ گولڑویہ: روحانی خزائن جلد17 صفحہ 45)

مولانا غلام دستگیر قصوری نے مرزا قادیانی کا عرصہ حیات تنگ کیا ہوا تھا اور مرزا قادیانی کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مباہلے کا چیلنج بھی دے رکھا تھا لیکن مرزا قادیانی کبھی مرد میدان نہیں بنا۔ مولانا غلام دستگیر قصوری نے مرزے کی زندگی میں کتاب بھی لکھی جس کا مرزا قادیانی جواب نہ دے سکا وہ کتاب آج احتساب قادیانیت کی جلد 10 میں شائع ہو چکی ہے۔ مرزائی امت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ مولانا کی اس کتاب سے بلکہ کسی بھی کتاب سے یہ بات نکال دکھائے جس میں مولانا نے مرزے کی موت کی خبر دی ہو اگر نہیں نکال سکتے اور یقیناً نہیں نکال سکتے تو مرزائیوں کو جان لینا چاہیے کہ یہ شخص ہرگز نبی نہیں بلکہ غبی ہے اور اپنی صداقت کو ثابت کرنے کیلئے دوسروں پر الزام لگانا اس کی فطرت ثانیہ ہے۔ (جن حضرات نے مرزا کی موت کی خبر دی ہے یا مرزا نے اُن کی موت کی دعا کی الحمدللہ ان تمام کی زندگی میں مرزا قادیانی واصل انجام بد ہوا ہے جیسے مولانا ثناءاللہ امرتسری رحمہ اللہ کے مقابلے میں)

جھوٹ نمبر ۷:

ہر ایک مباہلے میں میرے دشمنوں کو ہلاک کیا۔ (چشمہ معرفت: روحانی خزائن جلد 32 صفحہ 333)

کیا مرزائی امت ان ہلاک شدگان کی فہرست اسماء شائع کر سکتی ہے حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ مرزا قادیانی مولانا غلام دستگیر قصوری، پیر مہر علی شاہ صاحب کے سامنے کبھی بھی آنے کی ہمت نہ کر سکا اور اگر کسی مباہلہ کرنے کی ہمت بھی کی تو وہ مولانا عبدالحق صاحب غزنوی ہیں جنہوں نے 1893ء میں امرتسر کے مقام پر مرزا قادیانی سے مباہلہ کیا تھا جس کے نتیجے میں جھوٹا سچے کی زندگی میں مر گیا یعنی مرزا قادیانی 1908ء میں واصل جہنم ہو گیا جب کہ مولانا عبدالحق غزنوی صاحب اس کے بعد لمبے عرصے تک حیات رہے پھر واصل بحق ہوئے۔

جھوٹ نمبر ۸:

غرض یہ کہ تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا۔

(لیکچر سیالکوٹ: روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 209)

تمام نبیوں کی یہ متفق علیہ تعلیم کہ مسیح موعود ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا جن آسمانی کتابوں میں درج ہو، مرزائیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اُن حوالہ جات کی نشاندہی کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ نمبر۹:

خدا کی تمام کتابوں میں یہ خبر دی گئی تھی کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پھیلے گی اور حج روکا جائے اور ذوالسنین ستارہ نکلے گا اور ساتویں ہزار کے سر پر وہ موعود ظاہر ہوگا۔

(اعجاز احمدی: ضمیمہ نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 108)

مرزائی خدا کی تمام کتابوں سے اس مضمون کو ثابت کر کے اپنے مسیح موعود کے دامن سے کذب و دروغ کی نجاست کو دور کریں۔

جھوٹ نمبر۱۰:

اور یہ روایتیں (حضرت مسیح کے ایک سو پچیس برس زندہ رہنے اور دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کرنے کی) نہ صرف حدیث کی معتبر اور قدیم کتابوں میں لکھی ہیں۔ بلکہ تمام مسلمانوں کے فرقوں میں اس تواتر سے مشہور ہیں کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں۔

(مسیح ہندوستان میں: خزائن جلد 15 صفحہ 56)

ایسی روایتیں حدیث کی جن معتبر وقدیم کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں ان کے نام وعبارت کے اظہار کی ضرورت ہے اور یہ روایتیں جو تمام مسلمانوں کے فرقوں میں درجہ تواتر وشہرت حاصل کر چکی ہیں۔ ان کی شہرت وتواتر کو تمام اسلامی فرقوں کی کتب معتبرہ سے ثابت کرو ورنہ ''لعنۃ اللہ علی الکاذبین''

جھوٹ نمبر۱۱:

''اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں''۔

(تحفہ الندوہ: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 98)

قادیانی طبقہ قرآن مجید سے دکھادے کہ مرزا قادیانی کو کہاں ابن مریم کہا گیا ہے؟

جھوٹ نمبر۱۲:

''سلف صالحین میں سے بہت سے صاحب مکاشفات مسیح کے آنے کا وقت چودھویں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدی کا شروع سال بتلا گئے ہیں۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب کی بھی یہی رائے ہے''۔

(ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 188)

بالکل جھوٹ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ نے کہیں کسی کتاب میں ایسا نہیں لکھا۔ اگر لکھا ہے تو کوئی قادیانی دکھا کر انعام مقررہ وصول کرے۔ ورنہ توبہ کرے مرزا قادیانی کی مریدی سے۔

جھوٹ نمبر ۱۳:

''کتاب سوانح یوز آسف جس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ ہو گیا ہے اس میں صاف لکھا ہے کہ ایک نبی یوز آسف کے نام سے مشہور تھا اور اس کی کتاب کا نام انجیل تھا''۔

(تحفہ گولڑویہ: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 100)

اس مذکورہ ''سوانح یوز آسف'' نامی کتاب کا کوئی وجود نہیں مرزا قادیانی نے اپنی طرف سے فرضی نام لکھ کر جھوٹ بولا ہے۔

قارئین محرم! مرزا قادیانی کی کتابوں میں تقریباً پانچ صد جھوٹ موجود ہیں جن میں سے چند آپ کے سامنے پیش کیے ہیں جبکہ جھوٹ کے بارے میں مرزا قادیانی کا اپنا کہنا ہے کہ:

جھوٹ بولنے سے ولد الزنا کنجر بھی شرماتے ہیں۔

جھوٹ بولنا مشرک کرنے کی طرح ہے۔

جھوٹ بولنا گوہ کھانا ہے۔

جھوٹ کا مردار نہ چھوڑنا کتوں کا طریق ہے۔

نجانے پھر بھی مرزا قادیانی اس جھوٹ کی نجاست کی اس دلدل میں کیوں اترا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا اللہ تعالیٰ پر افتراء

قرآن مجید آسمانی کتابوں میں سب سے آخری کتاب ہے قرآن مجید کو دوسری آسمانی کتابوں پر جہاں اور بہت سی فضیلتیں حاصل ہیں وہاں یہ بھی ہے کہ قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ:

" انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون " (الحجر:9)

فرما کر خود اللہ نے اپنے ذمے لیا ہے۔قرآن مجید کے جیسے الفاظ محفوظ ہیں ویسے ہی الفاظ کے معنی اور مراد بھی محفوظ ہے اس لیے جب کبھی کسی نے قرآن مجید میں کسی بھی قسم کی تحریف کی کوشش کی تو علمائے اُمت نے اُس کو نہ صرف واضح کیا بلکہ اس تحریف کا مدلل جواب بھی دیا گیا شروع سے آج تک بہت سے بدبختوں نے تحریف قرآن کی ناپاک جسارت کی لیکن مرزا قادیانی نے تحریف قرآن میں ان تمام سابقہ محرفین کے کان کتر ڈالے ہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے نہ صرف جابجا قرآن پاک میں معنوی تحریف سے کام لیا ہے بلکہ بہت سی ایسی باتیں قرآن پاک کی طرف منسوب کی ہیں جن کا قرآن مجید میں نام ونشان تک نہیں ہے حالانکہ رحمت کائنات ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

" من تکلم فی القرآن برأیه فاصاب فقد اخطأ " (نسائی، ابوداؤد)

جو شخص قرآن کی تفسیر میں اپنی رائے سے کلام کرے اور (اتفاقاً) تفسیر صحیح بھی کر دے، تب بھی اس نے خطا کی۔لیکن مرزا قادیانی نے بہت سی جگہوں پر " یحرفون الکلم عن مواضعه " کے مصداق یہودیوں کے کان کترتے ہوئے قرآن مجید میں تحریف معنوی سے کام لیا اور بعض جگہوں پر غیر قرآن کو قرآن بناتے ہوئے اپنی نبوت کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

افتراء نمبر ا:

(الف)۔۔۔"سورۃ تحریم میں یہ صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 361)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ب)۔۔۔۔''اوراسی واقعہ کوسورہ تحریم میں بطور پیش گوئی کمال تصریح بیان کیا گیا کہ عیسیٰ ابن مریم اس امت میں اس طرح پیدا ہوگا کہ پہلے کوئی فرد اس امت کا مریم بنایا جائے گا اور پھر بعد اس کے اس مریم میں عیسیٰ علیہ السلام کی روح پھونک دی جائے گی۔ (کشتی نوح: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 49)

سورہ تحریم میں یہ مضمون نہ صریح طور پر اور نہ اشارہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے اور نہ بطور پیش گوئی کمال تصریح کے ساتھ اس کا ذکر ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی کا قرآن مجید پر یہ ایک دلیرانہ جھوٹ ہے اور لطف یہ کہ پہلے حوالے میں تو اس مضمون مذکور کا تعلق زمانہ ماضی سے کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ: ''بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے'' اور دوسرے حوالے میں زمانہ مستقبل سے متعلق کر کے کہتا ہے کہ ''بطور پیش گوئی یہ بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اس امت میں اس طرح پیدا ہوگا''۔ (نورالحق: روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 137)

دونوں عبارات متضاد ہیں تو ایک قرآن پر افتراء پھر دوسرا اس میں بھی تضاد تو کون عقل منداس بات کو قبول کر سکے گا۔

افتراء نمبر ۲:

''اے نادان کیا تو یونس علیہ السلام کے قصہ سے بھی بے خبر ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ تب بھی توبہ واستغفار سے اس کی قوم بچ گئی۔ حالانکہ اس کی قوم کی نسبت خدائے تعالیٰ کا قطعی وعدہ تھا کہ وہ ضرور چالیس دن کے اندر ہلاک ہوجائے گا۔ مگر کیا وہ اسی پیش گوئی کے مطابق چالیس دن کے اندر ہلاک ہوگئی''۔ (حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 194)

کس دلیری و بے باکی سے خداوند تعالیٰ پر یہ افتراء کیا گیا ہے کہ اس نے قوم یونس کو چالیس دن کے اندر ہلاک کرنے کا قطعی وعدہ کیا تھا مگر بایں ہمہ اس نے اس قوم کو ہلاک نہیں کیا اور اپنے قطعی وعدہ پر پانی پھیر دیا۔ مرزائیو! تمہارے پیغمبر نے جس جرأت سے اس اتہام سازی و کذب گوئی کا ارتکاب کیا ہے یہ صرف اسی کا حصہ تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افتراءنمبر۳:

''قرآن اور توریت سے ثابت ہے کہ آدم بطور توام پیدا ہوا تھا''

(تریاق القلوب: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 485)

کیا مرزائیت کے کسی لال میں یہ ہمت ہے کہ قرآن کریم کی کسی آیت سے آدم علیہ السلام کا توام (جوڑا) پیدا ہونا دکھلا کر اپنے مہا گرو کی دروغ گوئی کا قفل توڑ دے۔

افتراءنمبر۴:

" وقد جآء فی القرآن ذکر فضائلی، وذکر ظهوری عندفتن تشور "

اور میرے (مرزا قادیانی) فضائل کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے اور میرے ظہور کا ذکر بھی فتنوں کے زمانہ میں ہونا لکھا ہے''۔

(اعجاز احمدی: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 170)

یہ مرزا قادیانی کا قرآن مجید پر صریح افتراء ہے مرزائیوں سے پوچھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے فضائل وظہور کا ذکر قرآن کریم کی کس سورۃ وکس آیت میں ہے، ورنہ مفتری وکاذب پر خدا کی لعنت۔

افتراءنمبر۵:

''پس خدا تعالیٰ کی صفات قدیمہ کے لحاظ سے مخلوق کا وجود نوعی طور پر قدیم ماننا پڑتا ہے نہ شخصی طور پر یعنی مخلوق کی نوع قدیم سے چلی آتی ہے۔ایک نوع کے بعد دوسری نوع خدا پیدا کرتا چلا آیا ہے۔سو اسی طرح ہم ایمان رکھتے ہیں اور یہی قرآن کریم نے ہمیں سکھایا ہے''۔

(چشمہ معرفت: خزائن جلد 23 صفحہ 168)

مرزا قادیانی اور ان کی امت کا آریوں کی طرح یہ عقیدہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کے ساتھ عالم بھی قدیم ہے۔خیر جب وہ اسلام سے علیحدہ ہوگئے تو اب ان کو اختیار ہے کہ وہ آریوں کے ہم نوا ہو جائیں یا عیسائیوں کے لیکن یہ کہنا کہ قرآن کریم یہی سکھاتا ہے سراسر قرآن کریم پر کذب وافتراء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کے ثبوت سے مرزائیت عاجز ولاچار ہے۔

افتراء نمبر۶:

''خدا کا کلام انسانی نحو سے ہر ایک جگہ موافق نہیں ہوتا۔ ایسے الفاظ اور فقرات اور ضمائر جو انسانی نحو سے مخالف ہیں قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں''۔

(حاشیہ چشمہ معرفت: روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 331)

قرآن کریم میں کوئی جملہ اور کوئی ضمیر صرف ونحو بلاغت وفصاحت کے اصول کے خلاف نہیں ہے۔ ورنہ اہل عرب ایک منٹ کے لیے چین نہ لینے دیتے۔ باوجود اشتعال انگیز چیلنجوں کے ان کا خاموش رہنا بلکہ اس کی اعجازی کیفیت کا اعتراف کرنا کلام اللہ کا صرف ونحو کے موافق ہونے کی کھلی دلیل ہے اور مرزا قادیانی کے مجرمانہ افتراء کا بین ثبوت۔

افتراء نمبر۷:

''ہم نہایت کامل تحقیقات سے کہتے ہیں کہ ایسا افتراء کبھی کسی زمانہ میں چل نہیں سکا اور خدا کی پاک کتاب صاف گواہی دیتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے والے جلد ہلاک کئے گئے ہیں''۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 63)

قرآن کریم کی جن نصوص قطعیہ سے یہ مضمون صاف طور پر ثابت ہو رہا ہے۔ اس کی زیارت کے ہم منتظر ہیں اور خصوصاً مرزا قادیانی کا وہ نہایت کامل تحقیقات کی جانب بھی ہماری آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ اگر مرزائیت ان نصوص وکامل تحقیقات کو صاف بیان کرے تو بہت ممکن ہے کہ مرزا قادیانی کی ناصیہ کاذبہ سے اس دروغ کی سیاہی دھل جائے۔

افتراء نمبر۸:

اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن کریم پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ ''انا انزلناہ قریباً من القادیان'' تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ قادیان کا نام قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن کریم کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن کریم میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ، مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے مجھے دکھلایا گیا تھا۔ (ازالہ اوہام حاشیہ: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140)

دنیا پر یہ امر روشن ہے کہ قرآن کریم کا ایک ایک نقطہ اور ایک ایک حرف مسلمانوں کے سینوں وسفینوں میں منقوش ہے مگر بایں ہمہ مرزا قادیانی کا مجددانہ شان سے یہ کہنا کہ واقعی طور پر یہ الہامی عبارت "انا انزلناہ قریباً من القادیان" اور قادیان کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن کریم میں موجود ہے۔ ہم مرزائیوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قرآن کریم میں قادیان کا نام اور الہامی عبارت دکھلائیں اور مرزا قادیانی کا دعویٰ چونکہ نبوت کا تھا اور نبی کا کشف بھی وحی ہوتا ہے اس لئے اپنے نبی کی وحی کو کذب وافتراء سے پاک کرنے کی کوشش کریں۔

افتراء نمبر ۹:

قرآن کریم، احادیث اور پہلی کتابوں میں لکھا تھا کہ اس زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہو گی۔ جو آگ سے چلے گی۔۔۔۔ سو وہ سواری ریل ہے۔

(تذکرہ الشہادتین: روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 25)

مرزا قادیانی کا یہ بھی قرآن مجید پر افتراء خالص ہے قرآن مجید میں کہیں بھی چودھویں صدی میں کسی نئی سواری جو آگ سے چلتی ہو پیدا ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

افتراء نمبر ۱۰:

میں وہ شخص ہوں جس کے زمانہ میں تمام نبیوں کی خبر اور قرآن شریف کی خبر کے موافق اس ملک میں خارق عادت طور پر طاعون پھیل گئی اور میں وہ شخص ہوں جو حدیث صحیحہ کے مطابق اس زمانہ میں حج سے روکا گیا۔ (تذکرہ الشہادتین: روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 36,35)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں اگرچہ مرزا قادیانی نے تمام انبیاء سابقین پر بھی جھوٹ بولا ہے لیکن مرزائیوں سے صرف قرآن کے بارے میں مطالبہ ہے کہ ہمیں دکھائے کہاں قرآن میں مرزا قادیانی کے زمانے میں طاعون پھیلنے کا ذکر ہے۔ مرزائی جو آیت بتائیں اس کی تفسیر بھی صرف تین مفسرین کے اقوال میں دکھادیں۔

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افتراء علی الرسول

مرزا قادیانی کا حدیث رسول ﷺ پر صریح افتراء

مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں اپنے دعوؤں کی صداقت کے لیے احادیث متواترہ، احادیث صحیحہ، روایات صحیحہ، آثار نبویہ وغیرہ کے الفاظ نقل کیے ہیں اور یہ سب اس لیے تاکہ اس کے دعوے کی ساکھ برقرار رہے اور مرزائیت کے دام فریب میں پھنسے ہوؤں کے لیے سامان راحت مہیا ہو سکے اور وہ یقین کر لیں کہ مرزا قادیانی کی صداقت پر قرآن وحدیث بھی ناطق ہیں۔

مرزا قادیانی نے جن مضامین کو قرآن وحدیث کا نام دے کر بیان کیا ہے ان میں سے اکثر تو مرزا قادیانی کے کشت زار دماغ کی پیداوار اپنے خیالات ہیں جن کا احادیث کی کتب معتبرہ میں نام ونشان تک بھی نہیں اور بعض مضامین کو بیان کرتے ہوئے اس قدر قطع وبرید اور ردوبدل سے کام لیا ہے کہ سابقہ تمام محرفین سے سبقت لے گیا۔ پہلے زمانوں میں بھی ایسے بدبخت لوگ پائے جاتے تھے جو اپنے مطلب کے لیے حدیثیں تراشتے تھے آج بھی ایسے لوگوں کو واضعین حدیث کے برے لقب سے پکارا جاتا ہے مرزا قادیانی کو اگر ان واضعین حدیث کے سربرآوردہ بزرگوں میں سمجھا جائے تو حقیقت سے خالی نہ ہوگا اس لیے مرزا قادیانی کو حسب ارشاد نبی ﷺ:

"من کذب علی متعمدا فلیتبو ء مقعدہ من النار"

اس بشارت کا مستحق خاص سمجھنا ناجائز نہیں ہوگا۔

اب ہم مرزا قادیانی کے قرآن وحدیث پر بیسیوں افتراء میں سے چند نقل کرتے ہیں اور مرزائیوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر اپنے گرو گھنٹال کرشن اوتار کو سچا ثابت کر سکتے ہیں تو اس سعی لاحاصل میں مصروف ہوں اور ہماری طرف سے کسی قسم کی کوئی شرط نہیں سوائے اُن شرائط کہ جو مرزا قادیانی اپنے مخالفین سے جواب کا مطالبہ کرتے ہوئے لگاتا تھا وہ شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی شرط:

لفظ ''الوہیم'' سے صرف تین شخص ہی کیوں مراد لئے جاتے ہیں کیونکہ ''الوہیم'' جمع کا صیغہ ہے جو تین سے زائد سینکڑوں ہزاروں مراد ہوں گے۔ (انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 6)

لہٰذا اگر مرزا قادیانی احادیث، حدیثوں، یا کوئی اور جمع کا لفظ کہے گا تو ہمارا مطالبہ بھی سینکڑوں حدیثوں کا ہونا چاہیے لیکن ہم مرزائیوں سے صرف تین حدیثوں کا مطالبہ کریں گے کیونکہ عربی میں جمع سے کم سے کم تین افراد مراد ہوتے ہیں۔

دوسری شرط:

کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے ثابت نہیں۔ (حقیقت الوحی: روحانی خزائن ج22 ص47)

تیسری شرط:

جو حدیث امام بخاری کی شرط کے مخالف ہو وہ قبول کے لائق نہیں۔

(تحفہ گولڑویہ: روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 120,119)

اور مجھے کوئی ایک ہی حدیث دکھلاؤ کہ جو صحیح ہو اور تواتر کی حد تک پہنچی ہو۔

(ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 388)

ان مذکورہ عبارات میں مرزا قادیانی نے حدیث کے قبول کرنے کے لیے صحیح، مرفوع، متصل، امام بخاری کی شرائط کے موافق اور حد تواتر کو پہنچی ہونے کی شرائط لگائی ہیں اس لیے ہمارا بھی مرزائی امت سے مطالبہ ہے کہ مندرجہ ذیل عبارات میں رسول خدا ﷺ پر مرزا قادیانی کی جانب سے جو افتراء ہوا ہے قادیانی اسے مرزا قادیانی کی شرائط کے موافق سچ ثابت کر کے دکھائیں اگر نہیں تو حدیث رسول: ''من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار'' کے مطابق مرزا قادیانی کا فیصلہ کریں۔

افتراء نمبر ا:

حدیثوں میں صاف طور پر یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود کی تکفیر ہوگی اور علمائے وقت اس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کوکافرٹھرائیں گےاورکہیں گے یہ مسیح ہےاس نےتوہمارے دین کی بیخ کنی کردی ہے۔

(تحفہ گولڑویہ:روحانی خزائن جلد17صفحہ213)

افتراءنمبر۲:

لیکن ضرورتھا کہ قرآن کریم اوراحادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا وہ اس کوکافرقرار دیں گےاوراس کےقتل کے لیےفتویٰ دیئے جائیں گےاوراس کی سخت توہین کی جائے گی اوراس کودائرہ اسلام سے خارج اوردین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ (اربعین نمبر3:روحانی خزائن جلد17،صفحہ404)

قارئین کرام! قرآن پاک کےتیس پاروں میں سے کسی ایک آیت اور ذخیرہ احادیث میں سے کسی ایک بھی حدیث میں ایسا بیان نہیں ہے۔احادیث میں مہدی ومسیح کے دور کےمکمل واقعات وحالات ذکر کیے گئے ہیں جن میں اس بات کا ذکر ہے کہ ظہورمہدی کے وقت دنیا بھر سے علماءمہدی علیہ الرضوان کے ہاتھ بیعت کرنے کے لیےاُن کوتلاش کرتے ہوں گےاورمہدی ومسیح کے زمانے میں مسلمانوں میں باہمی اتفاق واتحاد کا تو کیا کہنا، جانورتک ایک دوسرے کے شر سے محفوظ ہوں گے۔اصل بات یہ ہے کہ جب علماء نے مرزا قادیانی کے کفرکوظاہرکیا تا کہ لوگ دھوکے سے بچ سکیں،تومرزا قادیانی نے ناموافق حالات کودیکھتے ہوئے جھٹ حدیث بلکہ حدیثیں گھڑلی کہ مہدی پرکفرکافتویٰ لگنے کےمتعلق حدیثوں میں بھی آیا ہے۔مرزا قادیانی شایدساری دنیا کواپنے دام فریب میں پھنسا ہوا خیال کرتا تھا کہ جوزبان وقلم سے نکال دیا ساری امت فوراً قبول کرے گی خیر مرزا قادیانی کا یہ صریح افتراء ہےاس لیے لعنة الله علی الکاذبین پڑھ کرمرزا قادیانی کی روح کو ایصال ثواب کیجئے۔

افتراءنمبر۳:

ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود(مرزا قادیانی)صدی کے سر پرآئے گا اور چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔ (براہین احمدیہ:روحانی خزائن جلد21صفحہ359)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی مرزا قادیانی کا آں حضرت ﷺ پر صریح افتراء ہے۔ احادیث تو دور کوئی ایک حدیث بھی ایسی نہیں جس میں آپ ﷺ نے مسیح موعود کا وقت نزول چودھویں صدی بیان فرمایا ہو چودھویں صدی کا ان کو مجدد ٹھہرایا ہو۔ مرزا قادیانی نے محض اظہار تقدس اور اپنے جھوٹے دعوے کو سچا ثابت کرنے کے لیے آپ ﷺ پر افتراء کیا ہے۔

افتراء نمبر۴:

میرا یہ بیان ہے کہ میرے تمام دعاوی قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور اولیاء گذشتہ کی پیش گوئیوں سے ثابت ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام: روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 356)

یہ قرآن وحدیث اور اولیاء گذشتہ پر بہتان عظیم ہے کیونکہ مرزا قادیانی کے دعاوی تو بہت ہیں (مرزا قادیانی کے دعوائے کتاب ھذا میں قادیانی دعاوی کے تحت لکھے جا چکے ہیں لیکن مشہور دعاوی یہ ہیں:

ا۔ غیر تشریعی نبوت، ظلی و بروزی نبوت، مسیح موعود، مہدی معہود، مجدد وقت، ملہم من اللہ کے دعوے ہیں۔ مرزے کے یہ سارے دعوے قرآن پاک کی کن آیات، کون سی احادیث اور کن اولیاء اللہ کے کشوف سے ثابت ہے، یہ دکھانا مرزائیوں کی ذمہ داری ہے تا کہ مرزا قادیانی کو قہر ذلت سے نکال سکیں۔

افتراء نمبر۵:

اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے۔ (مسیح ہندوستان میں: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 55)

لیکن پھر بھی جب ہم حدیثوں پر نظر ڈالتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کافی حصہ اس قسم کی حدیثوں کا موجود ہے جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک سو بیس برس کی عمر لکھی ہے۔

(تحفہ گولڑویہ: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 295)

مرزا قادیانی نے پہلی عبارت میں احادیث کو معتبر روایتوں سے لکھا کہ مسیح کی عمر ایک سو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پچیس (125) برس ہوئی اور دوسری عبارت میں احادیث کے حوالے سے 120 برس عمر لکھی ہے۔ دونوں باتیں درست نہیں ہوسکتیں کیونکہ دونوں میں تضاد ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے محض افتراء علی الرسول سے کام لیا ہے کیونکہ رسول کریم ﷺ کے کلام میں تناقض ہرگز نہیں ہوسکتا ہے۔

بہرحال ہم مرزائیوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مذکورہ دونوں مضامین پر مشتمل زیادہ نہیں صرف تین تین احادیث ہمیں دکھائیں، تین اسلئے کہ مرزا قادیانی کا قاعدہ ہے کہ جمع کے لفظ میں کم از کم تین افراد کا پایا جانا ضروری ہے اور احادیث بھی صحیح مرفوع متصل، امام بخاری کی شرائط کے موافق حدتواتر کو پہنچی ہونی چاہیے، ہماری یہ دوسری شرط بھی مرزا قادیانی کے قاعدے کے موافق ہے۔

افتراء نمبر ۶:

قرآن کریم اور احادیث اور پہلی کتابوں میں لکھا تھا کہ اس زمانہ (مرزا قادیانی کے زمانے) میں نئی سواری پیدا ہوگی جو آگ سے چلے گی۔ سو وہ سواری ریل ہے۔

(تذکرۃ الشہادتین: روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 25)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے تین جھوٹ بولے ہیں:

۱۔ قرآن مجید پر ۲۔ احادیث نبویہ ﷺ ۳۔ پہلی کتابوں پر

ہم دنیائے مرزائیت کو دعوت دیتے ہیں کہ اپنے گرو کو سچا ثابت کرنے کے لیے اس بات کو سچ ثابت کرے ورنہ مرزا قادیانی کے قول جھوٹ بولنا گوہ کھانا ہے، کے مطابق اعلان کردے کہ مرزا قادیانی نے جھوٹ بول کر گوہ کھایا ہے۔

افتراء نمبر ۷:

اس پیش گوئی (عبداللہ آتھم والی) کی نسبت تو رسول اللہ ﷺ نے بھی خبر دی تھی اور مکذبین پر تعریف کی تھی۔ (ایام الصلح: روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 418)

یہ بھی بالکل صریح جھوٹ اور رسول اللہ ﷺ پر الزام ہے مرزائی امت مل کر بھی اس حدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو جملہ کتب حدیث میں نہیں دکھا سکتی، اصل بات یہ ہے کہ عبداللہ آتھم پادری کی موت کے بارے میں مرزا قادیانی نے پیش گوئی کی تھی لیکن وہ مقررہ مدت میں نہ مرا تو اس پر ہر طرف سے اعتراضات ہونے لگے، اُن اعتراضات اور ذلت سے بچنے کا راستہ یہ اختیار کیا کہ بکواس کر دی کہ اس پیشگوئی کے بارے میں تو حضورﷺ نے بھی خبر دی ہے، گویا اپنی پیشگوئی پورا نہ ہونے کا الزام حضورﷺ پر لگا دیا تا کہ کم از کم مسلمان تو خاموش ہوں اور ان کی طرف سے تو ذلت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

افتراء نمبر۸:

احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا ہوگا۔

(حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 209)

مرزائیوں کو ہمارا چیلنج ہے کہ ہمیں وہ احادیث دکھائیں جن میں مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چھٹے ہزار میں پیدا ہونے کا ثبوت ملتا ہو حالانکہ احادیث مبارکہ میں تو زمانے کی نشاندہی سے ہٹ کر مطلقاً حضرت مسیح علیہ السلام کی نزول کی خبریں اور علامات ذکر کی گئی ہیں نہ کہ پیدائش کی۔

افتراء نمبر۹:

پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔ (ضرورۃ الامام: روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 475)

یہ سب مرزا قادیانی کی گپ اور دماغی افتراء ہے مرزائیوں کو چاہیے کہ جن نبیوں کی کتابوں اور جن احادیث نبویہ میں یہ مضمون لکھا ہوا ہے ان میں سے صرف تین کتابوں اور تین حدیثوں کا ہمیں بھی پتہ بتا دیں ورنہ جھوٹے کا ذلیل ہونا امر مسلم ہے۔

افتراء نمبر۱۰:

حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت ملک میں طاعون بھی پھوٹے گی۔

(ایام الصلح: روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 347 حاشیہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی صاف افتراء ہے کسی حدیث میں بھی آپ ﷺ نے وقت مسیح علیہ السلام میں طاعون کی پیش گوئی نہیں فرمائی۔ مرزا قادیانی کے زمانے میں طاعون پڑا تھا اس لیے مرزا قادیانی نے اس وبا کو بھی اپنی صداقت کا معیار بنالیا۔

تبصرہ:

مرزا قادیانی نے اپنے ان من گھڑت الہامات، پیشگوئیوں اور دعوؤں کو سچا ثابت کرنے کے لئے سرکار دو جہاں ﷺ پر سینکڑوں افتراء باندھے ہیں اور احادیث کے نام پر ایسی ایسی باتیں لکھی ہیں جن کا کتب احادیث میں کوئی وجود نہیں ہے۔ زمانہ ماضی میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے تھے جو احادیث گھڑا کرتے تھے حضرات محدثین نے انہیں واضعین حدیث جیسا برا لقب دیا ہے لیکن اس برے فن میں مرزا قادیانی بالیقین ان سب پر سبقت لے گیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مبالغے

انبیاءعلیہم السلام کا کلام جیسے کذب وافتراء سے پاک ہوتا ہے ایسے ہی مبالغہ کی آمیزش سے بھی بالکل پاک ہوتا ہے کیونکہ مبالغہ کرنا یہ افسانہ گوشاعروں کی تحریروں میں پایا جاتا ہے جب کے مرزا قادیانی کے کلام میں کثرت سے مبالغہ پایا جاتا ہے چنانچہ مرزا قادیانی مبالغہ گوئی میں اپنی شقاوت کا ثبوت دیتے ہوئے لکھتا ہے:

مثال اول:

دیکھو زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک ساعت میں کروڑ ہا انسان مرجاتے ہیں اور کروڑ ہا اس کے ارادہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ (کشتی نوح: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 41)

مرزا قادیانی نے اس تحریر میں اللہ تعالیٰ کی صفت اہلاک کا جس انتہائی مبالغہ آرائی سے اظہار کیا ہے اس کی نظر افسانہ گوشاعروں کی تحریروں میں بھی شاذ و نادر نظر آئے گی اور اگر مرزا قادیانی کے اس مبالغے کو حقیقت پر مبنی کر لیا جائے تو یقیناً چند ہی گھنٹوں میں ساری کائنات سے انسان ختم ہو جائیں اور نئے پیدا ہونے والے کروڑ ہا بچے بھی بھوک و پیاس سے جان دے بیٹھیں اور پوری روئے زمین پر ایک بھی انسان چلتا پھرتا نظر نہ آئے۔

مثال دوم:

مرزا قادیانی نے اپنی زندگی میں مختلف مقاصد کے حصول کے لیے جو اشتہارات شائع کیے اُن کی کل تعداد 261 ہے جن کو مرزا قادیانی کے مرید منشی قاسم علی نے ''تبلیغ رسالت'' کے نام سے دس جلدوں میں شائع کیا ہے اور اب ''مجموعہ اشتہارات'' کے نام سے تین جلدوں میں شائع ہوتے ہیں مرزا قادیانی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے جس مبالغہ آرائی سے کام لیا وہ قابل دید وشنید ہے لکھتا ہے:

میں نے چالیس کتابیں تالیف کی ہیں اور ساٹھ ہزار کے قریب اپنے دعویٰ کے ثبوت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعلق اشتہارات شائع کئے ہیں وہ سب میری طرف سے بطور چھوٹے چھوٹے رسالوں کے ہیں۔
(اربعین نمبر 4 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 418)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے انتہائی مبالغے سے کام لیا ہے، مرزائیوں سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ ساٹھ ہزار اشتہار ہمیں بھی دکھائے جائیں اور قرآن وحدیث میں جھوٹ کی وعید شدید سے مرزا قادیانی کو بچائیں۔

اعتراض:

مرزائی جماعت اس کا جواب دیتے ہوئے کہتی ہے کہ ساٹھ ہزار سے مراد ہے کہ کل 261 اشتہارات ساٹھ ہزار کی تعداد میں چھپے ہیں۔

جواب:

مرزائیوں کا یہ جواب انتہائی کمزور ہے مرزا قادیانی نے ساٹھ ہزار اشتہارات کو اپنی چالیس کتابوں کے مقابلے میں ذکر کیا ہے۔ اگر کل اشتہارات کی تعداد مقصود ہے تو پھر کتابوں کی تعداد بھی تو چالیس نہیں بلکہ کم از کم بیس ہزار بنتی ہے کیونکہ ایک ہی کتاب کم از کم 5 سو یا ہزار کی تعداد میں چھپتی ہے۔

مثال سوم:

مرزا قادیانی مرزائی امت کی حوصلہ افزائی کیلئے جو کام کرتا تھا اُن میں سے ایک مرزائی ہونے والوں کی تعداد میں مبالغہ کرنا بھی تھا چنانچہ لکھتا ہے:

خدا نے میری جماعت سے پنجاب اور ہندوستان کے شہروں کو بھر دیا۔ چند سال میں ایک لاکھ سے بھی زیادہ اشخاص نے میری بیعت کی۔ (تحفہ الندوہ: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 101)

اسی طرح ریویو بابت ماہ ستمبر 1902ء کے ص 240 میں یوں قول مرزا مسطور ہے۔

اب تک میرے ہاتھ پر ایک لاکھ کے قریب انسان بدی سے توبہ کر چکے ہیں۔

اس تحریر کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد مارچ 1906ء میں لکھتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے ہاتھ پر چار لاکھ کے قریب لوگوں نے معاصی سے توبہ کی۔

(تجلیات الٰہی: روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 397)

اس کے بعد مئی 1907ء میں لکھا ہے:

میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں جو بفضلہٖ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ سکتا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 582)

اس بات میں کس قدر مبالغہ ہے کہ ستمبر 1902 میں تعداد ایک لاکھ اور تین سال پانچ ماہ اور گیارہ دن بعد مارچ 1906ء میں تعداد 4 لاکھ سے متجاوز ہوگئی، مطلب یہ ہوا کہ ان ساڑھے تین سالوں میں مرزا قادیانی صبح 6 بجے سے رات 6 بجے تک ہر تین منٹ کے وقفے سے حال احوال پوچھ کر دس شرائط بیعت کے ساتھ بیعت کرتا تھا۔ جو یقیناً حالات و واقعات کے خلاف ہے اور نہ ہی مرزا قادیانی کی صحت اتنا کام کرنے کی اسے اجازت دیتی ہے کیونکہ خود لکھتا ہے معمولی کام کرنے سے تھکن بہت ہو جاتی ہے درد سر شروع ہو جاتا ہے چکر آنے لگتے ہیں۔

چور پکڑا گیا:

مرزا قادیانی کی ساری گپ کا بھانڈا اس وقت پھوٹا جب سرکاری مردم شماری ہوئی چنانچہ مرزا محمود (خلیفہ قادیان کو بھی لاچار ہو کر اصلی تعداد تسلیم کرنا پڑی حالانکہ مرزا محمود کا دعویٰ بھی پانچ لاکھ تھا) چنانچہ ملاحظہ ہو:

جس وقت ہماری تعداد آج کی تعداد سے بہت کم یعنی سرکاری مردم شماری کی رو سے اٹھارہ سو تھی اس وقت اخبار بدر کے خریداروں کی تعداد 1400 تھی اس وقت سرکاری مردم شماری 56 ہزار ہے اور اگر پہلی نسبت کا لحاظ رکھا جائے تو ہمارے اخبار کے صرف پنجاب میں 4000 سے زائد خریدار ہونے چاہیے۔ (الفضل 5 اگست 1934ء)

1931ء کی مردم شماری کے مطابق:

ہماری جماعت مردم شماری کی رو سے پنجاب میں 56 ہزار ہے گو یہ بالکل غلط ہے مگر فرض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرلو کہ یہ تعداد درست ہے اور فرض کرلو کہ باقی تمام ہندوستان میں ہماری جماعت کے بیس ہزار افراد رہتے ہیں تب بھی یہ پچھتر چھہتر ہزار آدمی بن جاتے ہیں۔ (الفضل 21 جون 1934ء)

مثال چہارم:

اب تک کئی لاکھ انسان قادیان آچکے ہیں اور اگر خطوط بھی شامل کئے جائیں تو شاید یہ اندازہ کروڑ تک پہنچ جائے گا۔ (براہین احمدیہ: حصہ پنجم: روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 75)

مرزا قادیانی نے 1880ء سے براہین احمدیہ کا اعلان کر کے اپنی نئی مذہبی زندگی کا اعلان کیا اور 1908ء میں موت آگئی گویا کل 27 سال ملے۔ مرزا قادیانی کی تحریک کو آہستہ آہستہ ترقی ملنا شروع ہوئی ابتداء میں چند سال کام خاصہ ہلکا رہا لیکن اگر کل 27 سال برابر مان لیے جائیں تب بھی مرزا قادیانی کے بیان کے مطابق روزانہ ایک ہزار سے زائد خطوں اور مہمانوں کی آمد بنتی ہے اور اگر غیر مساوی مانے جائیں تو آخری سالوں میں کئی ہزار خطوں اور مہمانوں کی روزانہ قادیان آمد بنتی ہے۔

اللہ تعالیٰ جن مبارک ہستیوں کو نبوت کے عظیم منصب سے سرفراز فرماتے رہے اُن کے ہاتھ پر غیر عادت کے طور پر بعض امور کا ظہور فرماتے ہیں تا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی صداقت ظاہر ہو سکے ان امور کو معجزات کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا لیکن مرزا قادیانی کے ہاتھ پر کوئی معجزہ ظاہر نہ ہو سکا اس لیے معجزے کا انکار کر دیا اور نبی کریم ﷺ کے معجزات میں بھی تاویل کاری کی ملمع سازی کی لیکن اس سب کے باوجود یہ بات ہر مسلمان جانتا تھا کہ انبیاء کرام کے معجزات اور اولیاء کو کرامات عطا ہوتی ہیں۔ اس لیے باوجود معجزات کے انکار کرنے کے اپنے معجزات کا ذکر انتہائی مبالغے سے کرتے ہوئے لکھتا ہے:

مثال پنجم:

میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صدہا نشان ظاہر ہوئے۔

(روحانی خزائن: تذکرہ الشہادتین ص 134)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن چند ہی منٹ کے بعد اسی کتاب کے اسی صفحہ پر صرف دوتین سطر کے بعد یہ صد ہانشان دولاکھ تک پہنچ گئے اور چند صفحات آگے چل کر یہی نشانات دس لاکھ تک پہنچ گئے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

ان چند سطروں میں جو پیش گوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں۔

(براہین احمدیہ: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 172)

ہمارا مرزائیوں سے مطالبہ ہے کہ وہ مرزا قادیانی کے دس لاکھ معجزات کو کسی کتابی صورت میں شائع کریں تاکہ دنیا سیراب ہو سکے اگر نہیں تو ہم مرزا قادیانی کے دس لاکھ معجزات کو جو حقیقت سمجھتے ہیں وہ سن لیجئے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

ایک بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات یا دن کو پیشاب آتا ہے۔ (اربعین: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 471,470)

اب اگر آپ دس لاکھ معجزات کو مرزا قادیانی کی تبلیغی زندگی پر تقسیم کریں تو روزانہ سو معجزات بنتے ہیں اور پیشاب بھی روزانہ سو مرتبہ آتا ہے، گویا ایک مرتبہ پیشاب کرنا ایک معجزہ سو مرتبہ پیشاب کرنا، سو معجزات اور ہزار مرتبہ پیشاب کرنا ہزار معجزات لاکھ مرتبہ پیشاب کرنا لاکھ معجزات اور دس لاکھ دفعہ پیشاب کرنا دس لاکھ معجزات بنتے ہیں۔ مرزائیوں کو ان معجزات سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

مثال ششم:

یہ بات ایک واقعی حقیقت ہے کہ اسلام کی ابتداء سے آج تک اسلام اور کفر کی آپس میں جنگ رہی ہے اور جہاں اسلام کی حقانیت پر کتابیں لکھی گئیں، وہاں اسلام پر الزامات اور تکذیب کے ارادے سے بھی کئی کتابیں لکھی گئیں ہیں لیکن مرزا قادیانی نے اس میں بھی بڑے مبالغہ آمیز کذب سے کام لیا ہے چنانچہ لکھتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی تکذیب اور رد میں اس تیرھویں صدی میں بیس کروڑ کے قریب کتاب اور رسالے تالیف ہو چکے ہیں۔ (تحفہ گولڑویہ: روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 266)

کیا اب تک اسلام کے رد میں دس کروڑ کے قریب کتابیں نہیں لکھی گئی۔

(ایام الصلح: روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 325)

ہمارا مرزائی جماعت سے مطالبہ ہے کہ بیس کروڑ کتابیں اور رسالے جو عیسائیوں نے شائع کیے اُن کا ہمیں بھی ثبوت دیں۔

مثال ہفتم:

انگریز کی برصغیر آمد کے بعد عیسائی پادریوں کی بہت بڑی تعداد بھی برصغیر آ گئی اور جگہ جگہ عیسائیت کا پرچار کرنے لگی اور کہیں کہیں سے کسی مسلمان کے مرتد ہو کر عیسائی ہو جانے کی آوازیں بھی آنے لگی لیکن الحمدللہ علماء کرام نے بروقت عیسائیت کی تردید کی اور جگہ جگہ مناظروں کے ذریعے عیسائیوں پادریوں کو شکست سے دوچار کیا۔ لیکن مرزا قادیانی عیسائیت کی تبلیغ کو پراثر بنانے کے لیے جس مبالغہ آمیز کذب کا مظاہرہ کیا وہ اس کی عیسائیت نوازی پر دلیل ہے، ملاحظہ ہو:

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا۔ یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں۔ (تحفہ گولڑویہ: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 94)

چونکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور میں ہی احادیث کا مصداق ہوں، اور عیسائیوں کا رفع ونزول کا عقیدہ اس صدی کا نہیں بلکہ رسول دو عالم ﷺ کے زمانے میں بھی عیسائیوں کا یہی عقیدہ تھا اگر یہ اس قدر جھوٹا اور اسلام کیلئے نقصان دہ تھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیوں قسم کھا کر نزول عیسیٰ علیہ السلام کو بیان کیا ہے اور کیوں عیسائیوں کے عقیدہ کا رد نہیں فرمایا اور مرزائی دکھائیں کہ کہاں اس عقیدے کی وجہ سے لاکھوں مسلمان عیسائی ہوئے۔

مثال ہشتم:

مرزا قادیانی اپنے پڑدادا کی کرامت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راقم نے مرزا گل محمد مرحوم کے بعض خارق عادت ان سکھوں کے منہ سے جن کے باپ دادا مخالف گروہ میں شامل ہو کر لڑتے تھے اکثر آدمیوں کا بیان سنا ہے کہ بسا اوقات مرزا گل محمد مرحوم صرف اکیلے ہزار آدمی کے مقابلہ پر میدان جنگ میں نکل کر ان پر اکیلے فتح پا لیتے تھے اور کسی کی مجال نہیں ہوتی تھی کہ ان کے نزدیک آ سکے اور ہر چند جان توڑ کر دشمن کا لشکر کوشش کرتا تھا کہ توپوں اور بندوقوں کی گولیوں سے ان کو مار دیں مگر کوئی گولی یا گولہ ان پر کارگر نہیں ہوتا تھا۔ تھوڑا آگے لکھتا ہے اس زمانہ میں قادیان میں وہ نور اسلام چمک رہا تھا کہ اردگرد کے مسلمان اس قصبہ کو مکہ کہتے ہیں۔

(ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 164)

قارئین کرام! مرزا قادیانی نے اپنے دادا کے ذکر میں کس مبالغے سے کام لیا ہے کہ ہزاروں جوان، توپیں، بندوقیں مرزا قادیانی کے دادا کے مقابل پر ہوتی لیکن بال بیکا نہ ہو پاتا۔ یہ بات ممکن ہے کہ توپوں کے گولے بستیوں کی بستیاں تباہ کر دیں لیکن مرزا قادیانی کے عجیب الخصلت دادا کے سامنے بندوقوں کی گولیاں تو دور توپوں کے گولے بھی بے کار ہیں۔ مرزائیوں سے ہمارا سوال ہے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کا رفع الی السماء تو ممکن نہیں لیکن مرزا قادیانی کے دادا کی کرامات جس طرح کی بھی ہوں ممکن ہیں۔ اسی طرح مرزائی یہ بھی بتائیں کہ مرزا قادیانی کے دادا صاحب اگر اتنے بڑے ولی تھے اور قادیان میں نور اسلام اس قدر تھا تو یہ کسی تاریخ دان کے قلم سے کیوں بیان نہ ہو سکا۔ مرزائیوں کے ماننے کے لیے تو یہی بات کافی ہے مسیح موعود نے یا خلیفہ یا کسی مربی نے کہا ہے لیکن ہمیں صرف دلائل اور ثبوت سے ہی قائل کیا جا سکتا ہے۔

مثال نہم:

مرزا قادیانی انگریز کی خدمات میں مبالغے سے کام لیتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

”میری عمر کا اکثر حصہ سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت اور جہاد کی ممانعت اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ (تریاق القلوب: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 155)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی نے جو چھوٹے بڑے رسالے تالیف کئے اُن کی تعداد اسی سے کچھ زائد ہے جن کو جماعت مرزائیہ روحانی خزائن کے نام سے 23 جلدوں میں چھاپتی ہے کتابوں کے حجم کو بڑھانے کے لیے ہر جلد کے شروع میں لمبی چوڑی فہرست دی گئی ہے جو بعض جلدوں میں سو صفحات سے بھی تجاوز کرتی ہے۔ اگر ان کتابوں کو کسی الماری میں رکھا جائے تو یقیناً ایک ایک الماری بھی نہ بھر سکے گی جبکہ مرزا قادیانی نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر یہاں بھی خوب مبالغے سے کام لیا ہے۔

دسواں مبالغہ:

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

بالفعل لنڈن میں خنزیر کا گوشت فروخت کرنے کے لئے ہزار دکان موجود ہے اور بذریعہ معتبر خبروں کے ثابت ہوا کہ کہ صرف یہی ہزار دوکان نہیں بلکہ پچیس ہزار اور خنزیر ہر روز لنڈن میں سے مفصلات کے لوگوں کیلئے باہر بھیجا جاتا ہے۔ (ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 123)

قارئین کرام! یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ عیسائی قوم میں حد سے زیادہ بگاڑ ہے اور بہت سے حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر چکے ہیں، عیسائی خنزیر کا استعمال کرتے ہیں لیکن مرزا قادیانی نے اس بارے میں بھی انتہائی مبالغہ آمیز جھوٹ بولا ہے۔ مرزا قادیانی کی یہ کتاب 1891ء کی ہے ہم مرزائیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اس دور ہی نہیں بلکہ جب لنڈن کی آبادی بیسیوں گناہ بڑھ چکی ہے اور خنزیر بھی مزید عام ہو گیا ہے مرزا کا اس جھوٹ کو سچ ثابت کر کے دکھائیں۔

مرزا قادیانی کی علمی صلاحیت اور معلومات کی وسعت

مرزا قادیانی کی علمی استعداد کے متعلق ''قادیانی مناظرے'' کے تحت کچھ لکھا گیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کوئی علمی شخص نہ تھا حالانکہ دعویٰ امام الزمان اور نجانے کیا ہونے کا تھا لیکن دین اسلام کی وہ بنیادی معلومات جو تھوڑا سا دینی مطالعہ رکھنے والا شخص بھی رکھتا ہے مرزا قادیانی ان سے بالکل کورا تھا اور عربی علوم میں بھی انتہائی کمزور تھا حالانکہ مرزا قادیانی کا امام الزمان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارے میں جوفرمان ہے وہ ملاحظہ فرمائیں:

امام الزمان کومخالفوں اور عام سائلوں کے مقابل پر اس قدر الہام کی ضرورت نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے کیونکہ شریعت پر ہر قسم کے اعتراض ہوتے ہیں۔

(ضرورۃ الامام: روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 480)

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے مرزا قادیانی کی باتیں ملاحظہ کیجئے:

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھنا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔ (نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434)

دوسری جگہ لکھتا ہے کہ:

ترجمہ: اس نے (اللہ تعالیٰ) مجھے پاکیزہ اور صاف علوم دینے اور خالص اور اعلیٰ درجہ کے معارف دیئے اور مجھے وہ کچھ سکھایا گیا جو اس زمانہ میں کسی اور کو نہ سکھایا۔

(انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 75)

ایک جگہ دعویٰ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے خطا پر قائم نہیں رہنے دیتا اور مجھے ہر ایک خطا سے محفوظ رکھتا ہے۔ (نور الحق خزائن جلد 8 صفحہ 272)

طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 483)

عربی زبان میں باوجود میری کمی کوشش اور کوتاہی جستجو کے جو مجھے کمال حاصل ہے وہ میرے رب کی طرف سے ایک کھلا نشان ہے۔ (انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 234)

غرض یہ کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں چار بجا دعوے کیے ہیں کہ اسے اُردو عربی تحریر کا ملک عطا کیا گیا ہے اور اسے عربی زبان پر غیر معمولی اعجاز حاصل ہے اور خدا تعالیٰ کے قدرت کے ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لحظ اس کے ساتھ ہے جو اسے پلک جھپکنے کی دیر بھی غلطی پر نہیں رکھتی۔

☆ تاریخ کو دیکھو آنحضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔ (پیغام صلح: روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 465)

تاریخ اسلام سے اس قدر ناواقفیت، عام طور پر تقریباً سب لوگ جانتے ہیں کہ احادیث کے مطابق حضرت نبی پاک ﷺ کے والد آپ کی ولادت سے قبل ہی انتقال فرما گئے تھے۔

☆ تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کے گھر گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے۔ (پیغام صلح: روحانی خزائن جلد 23 ص 299)

یہاں بھی مرزا قادیانی کی تاریخ سب سے جدا رہی کیونکہ آپ ﷺ کی کل اولاد بھی گیارہ نہ تھی۔ آپ ﷺ کے گھر میں ایک قول کے مطابق تین اور دوسرے قول کے مطابق چار لڑکے پیدا ہوئے تھے۔

☆ کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوکر چائے کی پیالی لایا جب قریب آیا تو غفلت سے وہ پیالی آپ کے سر پر گر پڑی آپ نے تکلیف محسوس کر کے ذرا تیز نظر سے غلام کی طرف دیکھا۔

ماشاءاللہ معلومات کی وسعت اور واقعات کی صحت پر داد دینا چاہیے بھلا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عرب میں چائے کا رواج کہاں تھا اور مرزا قادیانی نے یہ بات جو لکھی ہے کہ کہتے ہیں ''کون کہتے ہیں'' اس کی خبر خود مرزا قادیانی کو نہیں۔

☆ یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر میرے اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں اور پھر بعد اس کے 14 جون 1899ء کو پیدا ہوا اور جیسا وہ چوتھا لڑکا تھا اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر اور ہفتے کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چہار شنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا۔
(تریاق القلوب: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 217,218)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مناسبت قائم کرنے کی کیسی بہترین کوشش ہے کہ صفر جو اسلامی مہینوں میں سے دوسرا مہینہ ہے اسے چوتھا مہینہ لکھا اور چہارشنبہ (بدھ) جو ہفتہ کے دنوں میں پانچواں دن ہے اسے بھی چوتھا دن لکھا ہے یہ سب مرزا قادیانی کے مراقی ہونے کے کرشمے ہیں۔

☆ امام محمد اسماعیل صاحب جو اپنی صحیح بخاری میں آنے والا مسیح کی نسبت صرف اس قدر حدیث بیان کر کے چپ کر گئے کہ " امامکم منکم "اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دراصل حضرت اسماعیل بخاری صاحب کا یہ مذہب تھا کہ وہ ہرگز اس بات کے قائل نہ تھے کہ سچ میں مسیح ابن مریم آسمان سے اتر آئے گا۔ (ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 153)

بخاری شریف کے بارے میں حضرات علمائے کرام کا قول اصح الکتب بعد کتاب اللہ مشہور ہے مرزا نے امام بخاری کا نام محمد اسمعیل لکھا ہے حالانکہ امام بخاری کا نام محمد تھا اور اسماعیل تو ان کے والد کا نام ہے۔ مرزائیوں کی عقل پر ماتم ہے کہ جس شخص کو امام بخاری کا نام تک نہیں معلوم، مرزائی امت اُسے نبی اور رسول بلکہ اس کی آمد کو تمام رسولوں کی آمد کے قائم مقام مانتی ہے۔

اہل علم جانتے ہیں کہ مشہور محدث ابن حجر عسقلانی (852ھ) اور معروف عالم حافظ ابن حجر مکی (976ھ) دونوں شافعی المذہب تھے لیکن مرزا قادیانی نے اپنی ایک وحی ذکر کی اور کہا کہ وہ حنفی تھے لکھتا ہے:

☆ فتاویٰ ابن حجر جو حنفیوں کی ایک نہایت معتبر کتاب ہے۔ (ایام الصلح صفحہ 88)

اسلامی اصطلاح میں میاں بیوی کی رضامندی سے مہر کی واپسی کے بدلے علیحدگی کرنے کا نام خلع ہے لیکن مرزا قادیانی لکھتا ہے:

☆ جب عورت بذریعہ حاکم طلاق لیتی ہے تو اسلامی اصطلاح میں اس کا نام صلح ہے۔

(چشم معرفت: روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 288)

سب جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی چار صاحبزادیاں ہوئیں تھیں۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

لیکن مرزا قادیانی نے آنحضرت ﷺ کی گیارہ صاحبزادیاں بتائی ہیں۔لکھتا ہے کہ:

☆ آپ ﷺ کے ہاں گیارہ لڑکیاں ہوئیں لیکن آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہیں ہوتا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 372)

مرزا قادیانی کی علمی بددیانتی

کسی کو نبوت ورسالت کا منصب عطا کرنا یہ خدا تعالیٰ کی رضا مندی کی نشانی ہے جب کہ خیانت کرنا نفاق کی علامت ہے۔خیانت خواہ مالی ہو یا علمی یا کسی اور قبیل سے خیانت کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

" ان اللّٰہ لا یحب الخائنین " (انفال:57)

''کہ اللہ تعالیٰ خیانت داروں کو پسند نہیں کرتا''

اور نبی کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ (آل عمران161)

اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:

والمعنی وما صح له ذلك یعنی ان النبوة ینافی الغلول (تفسیر مدارک149)

جب کہ مرزا قادیانی خیانت جیسے قبیح فعل میں نہ صرف مالی طور پر مبتلا تھا بلکہ نقل مذہب میں بھی خیانت سے کام لیتا ہے حالانکہ خود مرزا قادیانی لکھتا ہے.....''غلط بیانی اور بہتان طرازی نہایت ہی شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے''۔ (آریہ دھرم: روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 13)

لیکن اس کے باوجود مرزا قادیانی نے بہت سی جگہ اس برے اور شریر کام کو کیا ہے پیش خدمت ہے چند مثالیں

پہلی مثال:

یعنی وہ لوگ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ دنیا میں واپس لاتے ہیں ان کا یہ عقیدہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ بدستور اپنی نبوت کے ساتھ دنیا میں آئیں گے اور برابر 45 برس تک ان پر جبرائیل علیہ السلام وحی نبوت لے کر نازل ہوتا رہے گا۔ (تحفہ گولڑویہ: روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 174)

یہاں مرزا قادیانی نے مسلمانوں کے اس عقیدہ کو نقل کرنے میں خیانت کی ہے مسلمانوں کا عقیدہ اس بارے میں صرف اس قدر ہے کہ اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد بھی نبی رہیں گے اور خود بھی شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی شریعت محمدیہ کی تعمیل دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیثیت آپ ﷺ کی خلیفہ کی سی ہوگی چنانچہ اسلامی عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے:

" انه خليفة فی امتی من بعدی "

دوسری مثال:

''مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے''۔

(حقیقت الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406)

نوٹ! حضرت مجدد صاحب رحمہ اللہ کی عبارت مذکورہ میں مرزا قادیانی نے جس خیانت مجرمانہ جرأت سے کام لیا ہے اس پر قیامت تک علمی دنیا لعنت ونفرت کا وظیفہ پڑھ کر مرزا قادیانی کی روح کو ایصال ثواب کرے گی۔ کیا کوئی قادیانی جرأت کرسکتا ہے کہ متذکرہ عبارت مکتوبات امام ربانی میں دکھلا کر اپنے پیشوا کو خائنوں وکذابوں کی قطار سے علیحدہ کردے۔

تیسری مثال

''اسی وجہ سے سلف صالحین میں سے بہت سے صاحب مکاشفات مسیح کے آنے کے وقت چودھویں صدی کا شروع سال بتلا گئے ہیں۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کی بھی یہی رائے ہے۔۔۔ ہاں تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے''۔ (ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 189)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک کراماتی جھوٹ بلکہ انوکھا اتہام ہے جو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ کی جانب منسوب کر کے ان کی رائے بلکہ ایک اجماعی عقیدہ کہا گیا ہے۔ مرزائیت کے خواجہ تاشوں میں اگر کچھ ہمت اور ایمانی صداقت موجود ہے تو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم رحمہ اللہ کی یہ رائے ان کی کتاب سے اور اجماعی عقیدہ کی اسلامی معتبر کتاب سے دکھا کر اپنے گرو کو راست باز ثابت کریں گے اور اس کی پیشانی سے اس سیاہ داغ کو دور کریں گے۔

چوتھی مثال:

''ایسا ہی احادیث میں بھی فرق بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبہ کا رہنے والا ہوگا جس کا نام کدعہ یا کدیہ ہوگا۔ اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدعہ دراصل قادیان کے لفظ کا مخفف ہے''۔ (کتاب البریہ: روحانی خزائن جلد 13 ص 261,260)

اوّل تو حدیث ہی موضوع ہے (دیکھو میزان الاعتدال جلد 2 ص 160) دوسرے مغالطہ دہی دوروغگوئی کی بدترین مثال اور کم علمی و جہالت کی مکروہ تصویر ہے۔ اس لئے کہ اس موضوع و ضعیف روایت میں ''نہ کدعہ''، ''نہ قدہ'' اور ''نہ کدیہ'' بلکہ لفظ ''کرعہ'' ہے۔ لیکن مرزا قادیانی نے نہایت چالاکی کے ساتھ کرعہ کے لفظ کو کدعہ سے بدل دیا۔

پانچویں مثال:

''اور اس میں ایک اور عظمت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی بھی اس کے پورا ہونے سے پوری ہوگئی۔ کیونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ عیسائیوں اور اہل اسلام میں آخری زمانہ میں ایک جھگڑا ہوگا۔ عیسائی کہیں گے کہ ہم حق پر ہیں اور مسلمان کہیں گے کہ حق ہم میں ظاہر ہوا اس وقت عیسائیوں کے لئے شیطان آواز دے گا کہ حق آل عیسیٰ کے ساتھ ہے اور مسلمانوں کے لئے آسمان سے آواز آئے گی کہ حق آل محمد کے ساتھ ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ پیش گوئی آنحضرت ﷺ کی آتھم کے قصہ سے متعلق ہے''۔ (انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 288,287)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں بھی مرزا قادیانی نے انتہائی دجل سے کام لیا ہے کیونکہ اس مضمون کی کوئی روایت نہیں ہے البتہ عیسائیوں اور مسلمانوں کی جنگ کے بارے میں احادیث میں آیا ہے لیکن مرزا قادیانی نے اُن روایات میں قطع برید کر کے اپنی صداقت کی دلیل بنانے کی کوشش کی ہے لیکن مرزا قادیانی کی اس خیانت پر رہتی دنیا تک اہل حق مرزا قادیانی پر لعنت بھیجتے رہیں گے۔

چھٹی مثال:

''اگر حدیث کے بیان پر اعتماد ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی۔ '' هذا خليفة الله المهدى '' اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو '' اصح الكتب بعد كتاب الله '' ہے۔

(شہادت القرآن: روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 337)

بخاری شریف دنیا میں ایک کثیر مقدار میں تقریباً ہر جگہ میسر ہے، ہمارا مرزائیوں سے مطالبہ ہے کہ مرزا قادیانی نے بخاری شریف پر الزام لگا کر جس بددیانتی کا ارتکاب کیا ہے مرزائی اس کا بدنما داغ مرزا قادیانی کے چہرے سے صاف کریں۔

ساتویں مثال:

''یہ وہ حدیث ہے (نواس بن سمعان کی) جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے''۔

(ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 209,210)

مرزا قادیانی کا امام بخاری پر یہ اتہام ہے کہ امام موصوف نے اس حدیث کو ضعیف سمجھ کر چھوڑ دیا ہے کیوں کہ امام بخاری نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ میں اس کو ضعیف سمجھ کر چھوڑ رہا ہوں ورنہ مرزائیت کا یہ مذہبی فریضہ ہے کہ مرزا قادیانی کو اس امر میں سچا ثابت کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں مثال:

اس پیش گوئی (نکاح محمد بیگم) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے اس سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ "یتزوج ویولد" یعنی مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ یتزوج سے مراد وہ تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ اس سیاہ دل منکروں کو ان شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی"۔ (انجام آتھم: روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337)

دنیا جانتی ہے کہ حضرت رسول ﷺ نے یہ پیش گوئی مرزا قادیانی کے محمدی بیگم سے نکاح کی تصدیق کے لئے ہرگز نہیں فرمائی تھی بلکہ درحقیقت یہ پیش گوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی کا اس سے اپنا نکاح مراد لینا سراسر افتراء و کذب ہوا۔ دوسرے یہ کہ جب مرزا قادیانی کا نکاح باوجود سعی بسیار محمدی بیگم سے نہیں ہوا اور مرزا قادیانی داغ مفارقت و حسرت وارمان لئے ہوئے پیوند زمین ہوگیا تو اس سے (معاذ اللہ) یہ لازم آتا ہے کہ حضرت صادق مصدوق ﷺ کی پیش گوئی جھوٹ نکلی۔ جو آنحضرت ﷺ پر مرزا قادیانی کا ایک ناپاک اتہام وافتراء ہے۔ جس کی سزا علاوہ روسیاہی وخواری کے نار جہنم بھی ہے۔

نویں مثال:

"آنحضرت ﷺ نے صاف طور پر فرما دیا تھا کہ میری وفات کے بعد میری بیبیوں میں سے پہلے وہ مجھ سے ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے چنانچہ آنحضرت ﷺ کے روبرو ہی بیبیوں نے باہم ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے۔ چونکہ آنحضرت ﷺ کو بھی اس پیش گوئی کی اصل حقیقت سے خبر نہ تھی اس لئے منع نہ کیا کہ یہ خیال تمہارا غلط ہے"۔ (ازالہ اوہام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 307)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب آنحضرت ﷺ کی بیبیوں نے آپ کے روبرو ہاتھ ناپنے شروع کئے تھے۔تو آپ کو اس غلطی پر متنبہ نہیں کیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ فوت ہو گئے''۔(ازالہ اوہام:روحانی خزائن جلد 3 ص 471)

مرزا قادیانی کا یہ بھی سراسر کذب وافتراء ہے کہ آنحضرت ﷺ کے روبرو بیبیوں نے ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے تھے اور آپ ﷺ نے دیکھ کر بھی منع نہیں فرمایا کیونکہ حدیث نبوی میں نہ یہ الفاظ ہیں اور نہ آپ ﷺ کی یہ رائے تھی بلکہ یہ صرف نبوت کے بہروپ بدلنے والے مرزا قادیانی کے دماغ کی مجددانہ پیداوار ہے اور یہ خیانت مرزا قادیانی نے اس وجہ سے کی کہ مرزا قادیانی کی ہر پیشگوئی غلط نکلتی تھی اس پر مرزا قادیانی پیش گوئی میں تاویل کرنے کی کوشش کرتا تھا اور اس کی دلیل میں مرزا قادیانی نے حضور ﷺ پر یہ افتراء کیا اور الفاظ حدیث میں خیانت سے کام لیا اور نیز یہ کہنا کہ آپ ﷺ (معاذ اللہ) اس غلطی پر تاحیات قائم رہے اور آپ ﷺ کو متنبہ نہیں کیا گیا۔ یہ ایک ایسا گستاخانہ حملہ وشرمناک افتراء ہے جس سے انسان حدود ایمان واسلام سے خارج ہو جاتا ہے کیونکہ خود مرزا لکھتا ہے:''یہ تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ پیغمبر سے اگرچہ اجتہادی غلطی ہو سکتی ہے مگر اس غلطی پر وہ قائم نہیں رہ سکتا''۔ (اعجاز احمدی صفحہ 64،خزائن جلد 19،صفحہ 133)

دسویں مثال

''کہ وہ صلیب کو توڑے گا اور خنزیروں کو قتل کرے گا اب جائے تعجب ہے کہ صلیب کو توڑنے سے اس کا کون سا فائدہ ہے اور اگر اس نے مثلاً دس بیس لاکھ صلیب توڑ دی تو کیا عیسائی لوگ جن کو صلیب پرستی کی دھن لگی ہوئی ہے اور صلیبیں بنوا نہیں سکتے اور دوسرا فقرہ جو کہا گیا ہے کہ خنزیروں کو قتل کرے گا یہ بھی اگر حقیقت پر محمول ہے تو عجیب فقرہ ہے کہ حضرت مسیح کا زمین پر اترنے کے بعد عمدہ کام یہی ہوگا کہ وہ خنزیروں کا شکار کھیلتے پھریں گے اور بہت سے کتے ساتھ ہوں گے۔

(ازالہ اوہام:روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 123)

یہاں بھی مرزا قادیانی نے مسلمانوں کے مسلمہ عقیدہ کو خیانت سے کام لیتے ہوئے غلط نقل کیا ہے۔اصل بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے بارے میں حدیث شریف ہے جس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے اوصاف کو بیان کرتے ہوئے نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عیسائیوں کی صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔ اس حدیث شریف کی وضاحت اور تشریح بہت سے محدثین نے کی ہے کہ صلیب کو توڑنے سے مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تثلیث کی عقیدہ کو ختم کر کے توحید کو عام کردیں گے اور قتل خنزیر سے مراد یہ ہے کہ خنزیر کا کھانا بند ہو جائے گا کیونکہ آپ کے نزول کے بعد خنزیر کھانے والی قوم اسلام میں داخل ہو جائے گی اس لئے خنزیر کا کھانا بند ہو جائے گا لیکن مرزا قادیانی جو فنافی الرسول ہونے کا مدعی ہے کیسے بے باک ہو کر سرکار دو جہاں ﷺ کے اس فرمان عالی شان کا مذاق اڑا رہا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی پیش گوئیاں

کسی بھی مدعی نبوت اور اس کے مامور من اللہ ہونے کو جانچنے کی آسان راہ اس کی پیش گوئیاں ہیں اور پھر خاص کردہ پیش گوئیاں جو اس نے اپنے صادق ہونے کے باب میں تحدی (چیلنج) سے لوگوں کے سامنے پیش کی ہوں۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جو بھی سچا مدعی نبوت ہوگا اس کی ہر پیش گوئی پوری ہوگی اگر کوئی مدعی نبوت اور مامور آسمانی ہونے کا دعویٰ کرے لیکن اس کی بعض پیش گوئیاں پوری ہوں اور بعض پوری نہ ہوں، بلکہ ساری پیش گوئیاں بھی سچی ثابت ہو جائیں تب بھی وہ شخص ہرگز سچا نہیں ہوسکتا، پس سچے مدعی نبوت کے لیے ضروری ہے کہ اس کی ہر ہر پیش گوئی سچی ثابت ہو۔

قرآن مجید میں بھی انبیاء علیہم السلام کی پیش گوئیوں کی بابت آیت میں ذکر ہے:

" فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُوانْتِقَام "

(ابراہیم:47)

ترجمہ: سومت خیال کر کہ اللہ اپنے رسولوں کو دیئے گئے وعدے کا خلاف کرے گا، بیشک اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام: روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 651)

مرزا قادیانی نے بھی اپنے صدق و کذب کا معیار اپنی پیش گوئیوں کو ٹھہرایا ہے چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

بداخلاق لوگوں کو واضح ہو کے ہمارا صدق و کذب جانچنے کے لیے ہماری پیش گوئیوں سے بڑھ کر اور محل امتحان نہیں ہوسکتا۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام: روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 288)

اور دوسری جگہ لکھتا ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر ثابت ہو کہ میری سو پیش گوئی میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں۔ (اربعین نمبر 4: روحانی خزائن ج 17 ص 461)

مرزا قادیانی کے اس قول کے مطابق اگر مرزا قادیانی کی ایک بھی پیش گوئی جھوٹی نکلی تو وہ مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کے لیے کافی ہے۔ لیکن قارئین کی معلومات کیلئے عرض کرتے جائیں کہ مرزائی امت مرزا قادیانی کی سو پیش گوئیوں (جو تحدی کے طور پر پیش کیں) میں سے صرف ایک بھی سچی ثابت نہیں کر سکتے ہیں۔

ہم یہاں مرزا قادیانی کی چند پیش گوئیوں کا ذکر کرتے ہیں جن کی تفصیل سے قارئین کو معلوم ہوگا کہ مرزا قادیانی کی یہ پیش گوئیاں ہرگز ہرگز پوری نہیں ہوئیں اور مرزا قادیانی بقول اپنے کاذب ہے:

پہلی پیش گوئی

پنڈت لیکھرام کی موت کی پیشگوئی

مرزا قادیانی نے کہا پنڈت لیکھرام خرق عادت طور پر مرے گا

مرزا قادیانی اور آریہ پنڈت لیکھرام کے درمیان معرکہ آرائی اور بدزبانی کے قصوں نے پورے ملک میں بہت شہرت پائی تھی۔ یہ دونوں ایک دوسرے کو جی بھر کر برا بھلا کہتے تھے اور بدزبانیاں تو ان کے دن رات کا معمول بن چکا تھا۔ پنڈت لیکھرام سے تو توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ اپنی زبان پر قابو رکھے گا اور شریفانہ گفتگو اختیار کرے گا مگر مرزا قادیانی جواب ترکی بہ ترکی دینے میں پنڈت سے کچھ کم نہ تھا۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ ایک شخص جو اپنے آپ کو خدا کا ترجمان اور اس کا نبی کہتا ہے اسے اس قسم کی زبان استعمال کرتے ہوئے ذرا بھی حیا نہیں آرہی ہے؟ مرزا قادیانی نے آریہ قوم کے خلاف جو زبان استعمال کی ہے ہم اسے کسی دوسرے وقت بیان کریں گے سردست اس کی ایک تحریر دیکھیں اور فیصلہ کریں کہ مرزا قادیانی بدکلامی میں کس نیچی سطح تک گر چکا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

آریوں کا پرمیشر ناف سے دس انگل نیچے ہے سمجھنے والے سمجھ جائیں۔

(چشمہ معرفت: روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 114)

کیا یہ انداز کلام کسی مامور من اللہ مدعی کا ہوسکتا ہے؟ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی تہذیب وشرافت سے کس قدر دور تھا۔

مرزا قادیانی اور پنڈت لیکھرام کے مابین زبانی اور تحریری مباحثہ ہوا جب اس سے کوئی بات نتیجہ خیز نہ ہوئی تو مرزا قادیانی نے ایک دن پنڈت لیکھرام سے کہا کہ اگر تم کہو تو میں تمہیں قضاء قدر کا معاملہ بتا سکتا ہوں جو تمہارے ساتھ ہونے والا ہے پنڈت نے کہا بتا دو۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے پنڈت لیکھرام کے بارے میں ایک پیشگوئی کر دی اور کہا کہ:

خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو 20 فروری 1893ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں مبتلا ہو جائے گا سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت نہ رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کیلئے تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے۔

(تریاق القلوب: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 381,382)

مرزا قادیانی کی اس تحریر کو پھر سے ایک مرتبہ بغور ملاحظہ کیجئے۔ مرزا قادیانی نے پنڈت لیکھرام کی موت کی پیشگوئی کن الفاظ میں کی ہے؟ کہ پنڈت پر ایسا عذاب نازل ہوگا جو نرالا اور خارق عادت ہوگا یعنی ایسا عذاب جس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہیں ہوگا اس عذاب کو دیکھتے ہی لوگ پکار اٹھیں گے کہ یہ خدائی پکڑ ہے اور یہ انسان کے بس سے باہر ہے۔ مرزا قادیانی کے نزدیک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خرق عادت کسے کہتے ہیں اسے بھی ملاحظہ کیجئے۔

جس امر کی کوئی نظیر نہ پائی جائے اسی کو دوسرے لفظوں میں خارق عادت کہتے ہیں۔

(روحانی خزائن: سرمہ چشمہ آریہ صفحہ 17)

مرزا قادیانی نے ایک اور جگہ لکھا:

خارق عادت اسی کو تو کہتے ہیں کہ جس کی نظیر دنیا میں نہ پائی جائے۔

(حقیقۃ الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 204)

اس بات کو کچھ عرصہ گزرا تھا کہ پنڈت لیکھرام کو کسی نے چھری سے وار کر کے قتل کر دیا۔ مرزا قادیانی کو جب یہ خبر پہنچی کہ پنڈت لیکھرام خرق عادت کے طور پر عذاب میں مبتلا نہیں ہوا بلکہ اسے کسی نے چھری سے قتل کر دیا ہے تو اس کی ساری امیدوں پر پانی پھر گیا بجائے اس کے کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کر لیتا اور پیشگوئی کے غلط ہونے کا اقرار کرتا جھٹ سے اپنی پیشگوئی میں یہ سوچ کر تحریف کر ڈالی کہ پرانے جھگڑے کسے یاد رہتے ہیں۔

آئینہ کمالات اسلام (سن تالیف 1892,93ء) مرزا قادیانی نے اپنی پہلی پیش گوئی درج کی ہے۔ مگر جب مرزا قادیانی نے نزول المسیح (سن تالیف 1902ء) لکھی تو اس میں پنڈت لیکھرام کی میت کی تصویر شائع کی اور اس کے حاشیہ میں اب یہ پیشگوئی اس طرح پیش کی:

میں نے اس کی پیش گوئی کی تھی کہ چھ برس تک چھری سے مارا جائے گا۔

(نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 553)

مرزا قادیانی نے تریاق القلوب میں لکھا:

یہ پیشگوئی نہ ایک خارق عادت امر پر بلکہ کئی خارق عادت امور پر مشتمل تھی کیونکہ پیشگوئی میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ لیکھرام جوانی کی حالت میں ہی مرے گا اور بذریعہ قتل کے مرے گا۔

(روحانی خزائن: تریاق القلوب صفحہ 275)

مرزا قادیانی کا یہ جھوٹ بھی دیکھیں جو اس نے فروری 1903ء کو لکھا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدانے دنیا میں اشتہار دیا کہ لیکھرام بوجہ اپنی بدزبانیوں کے چھ برس تک کسی کے ہاتھ سے مارا جائے گا۔ (نسیم دعوت: روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 464)۔ مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 495)

مرزا قادیانی کی کتاب حقیقۃ الوحی (مطبوعہ 1907ء) میں لکھا یہ جھوٹ بھی ملاحظہ کریں۔

آئینہ کمالات اسلام جس میں قبل از وقوع خبر دی گئی تھی کہ لیکھرام قتل کے ذریعہ سے چھ سال کے اندر اس دنیا سے کوچ کر جائے گا۔ (حقیقۃ الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 294)

آپ ہی فیصلہ کریں کہ مرزا قادیانی نے آئینہ کمالات اسلام میں جو پیشگوئی نقل کی ہے کیا اس پیشگوئی کے الفاظ یہی ہیں جو اس نے نزول المسیح اور تریاق القلوب نسیم دعوت اور حقیقۃ الوحی نامی کتابوں اور اشتہار میں لکھے ہیں۔ اگر الفاظ وہی ہوتے تو کسی کو اعتراض کی گنجائش نہیں لیکن کیا کیا جائے۔ نہ الفاظ وہ ہیں اور نہ ہی پنڈت لیکھرام کی موت خرق عادت طور پر ہوئی مگر افسوس کہ مرزا قادیانی اتنی بڑی تحریف پر بھی ذرا نہیں شرمایا اور اسے دن دھاڑے جھوٹ بولتے اور لکھتے ہوئے ذرا حیا نہیں آئی۔ سچ ہے.....

بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن

چھری سے قتل ہونا تاریخ کا کوئی نرالا اور انوکھا واقعہ نہیں ہے اس قسم کے واقعات ہر جگہ ظہور میں آتے ہیں اس کو کسی نے بھی نرالا خرق عادت نہیں کہا۔ اس میں انسانی ہاتھ کام کرتے ہیں اور جو ہاتھ اس میں ملوث ہوتے ہیں ان کی گردنیں بھی پھرنا پی جاتی ہیں اور اس پر پھر پھانسیاں لگتی ہیں۔ مرزا قادیانی کی پیشگوئی کے الفاظ اس بات کے پوری طرح گواہ ہیں کہ اس نے پنڈت کو ایسے عذاب میں مبتلا ہونے کی پیشگوئی کی تھی جو خرق عادت کے طور پر تھی لیکن یہ پیشگوئی ہرگز پوری نہ ہوئی اور مرزا قادیانی اپنی اس پیشگوئی میں بھی غلط نکلا تو اس نے اپنی اس پیشگوئی کو صحیح ثابت کرنے کے لیے اپنے ہی الفاظ میں طرح طرح کی تحریف کی تاکہ اس کی بات پوری ہو جائے۔ مرزا قادیانی نے 5 مارچ 1897ء کو ایک اشتہار دیا تو اس میں یہ الفاظ لکھ دیئے:

لیکھرام کی موت کسی بیماری سے نہیں ہوگی بلکہ خدا ایسے کو اس پر مسلط کرے گا جس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنکھوں سے خون ٹپکتا ہوگا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد2 صفحہ 348)

مرزا قادیانی نے جب جولائی اگست 1899ء میں تریاق القلوب لکھی تو اس میں یہ الفاظ شامل کر دیئے یہ موت کسی بیماری سے نہیں ہوگی بلکہ ایک ضرور ہیبت ناک نشان کے ساتھ یعنی زخم کیساتھ اس کا وقوعہ ہوگا۔ (تریاق القلوب: روحانی خزائن جلد15 صفحہ 388)

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

آسمان پر قرار پا چکا ہے کہ لیکھرام ایک دردناک عذاب کے ساتھ قتل کیا جائے گا۔

(ایضاً ص267)

مرزا قادیانی کو اپنے الفاظ میں بار بار تبدیلی کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس لئے کہ اس کی پیشگوئی غلط ہوگئی تھی اور اب وہ تحریف کر کے بات کو صحیح بنانا چاہتا تھا اور پیشگوئی کو حالات کے مطابق ڈھالنا چاہتا تھا مگر افسوس کہ اس میں بھی وہ ناکام رہا اور اس کا جھوٹ کھل کر سامنے آ گیا۔ مرزا قادیانی کی اس پیشگوئی کے جھوٹا ہونے پر مرزا قادیانی کے یہ الفاظ ہم اسی کی نذر کئے دیتے ہیں کسی انسان کا اپنی پیشگوئیوں میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام: روحانی خزائن جلد5 صفحہ 651)

نوٹ:

پنڈت لیکھرام کو کس نے قتل کیا یہ معلوم نہ ہو سکا انگریزوں کا دور تھا وہی اس راز سے پردہ اٹھا سکتے ہیں تاہم مرزا قادیانی کی تحریرات اس بارے میں کچھ کم دلچسپی سے خالی نہیں ہیں۔

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ لیکھرام کو ایک فرشتے نے قتل کر دیا تھا اور قتل سے پہلے فرشتے نے مرزا قادیانی سے آ کر پوچھا کہ وہ اس وقت کہاں ہوگا۔ مرزا قادیانی کے الفاظ یہ ہیں:

خونی فرشتہ جو میرے اوپر ظاہر ہوا اور اس نے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے۔

(حقیقۃ الوحی: روحانی خزائن جلد22 صفحہ 301)

ایک شخص قومی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھڑا ہو گیا میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت کا شخص ہے.....اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے؟ (تریاق القلوب: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 394)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس خونی فرشتہ کو معلوم نہ تھا کہ اس وقت لیکھرام کہاں پر ہے؟ کیا خدا نے اسے نہیں بتایا تھا کہ لیکھرام فلاں جگہ پر ملے گا؟ آخر اس خونی کو مرزا قادیانی سے پوچھنے کی ضرورت کیوں ہوئی۔ اس قسم کی باتیں وہی پوچھتے ہیں جس نے انہیں اس کام کیلئے تیار کیا ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیم کے پاس خدا کے فرشتے آئے اور پھر آپ سے رخصت ہو کر قوم لوط کی بستی الٹنے چلے گئے ان میں سے کسی نے بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نہیں پوچھا کہ قوم لوط کی بستی کس جانب ہے؟ کیوں؟ اس لیے کہ یہ انسان نہیں فرشتے تھے اور فرشتے اس قسم کے سوالات نہیں کیا کرتے ہاں البتہ انسان پوچھا کرتے ہیں۔

بدر کے میدان میں خدا کے ہزاروں فرشتے اترے اور بعض صحابہ کرام نے انہیں دیکھا بھی کہ وہ خدا کے دشمنوں کا کام تمام کر رہے ہیں مگر آپ ہی بتائیں کیا انہوں نے حضور ﷺ یا کسی صحابی سے پوچھا کہ فلاں فلاں خدا کا دشمن اسوقت کہاں ہے کہ میں اس کا کام تمام کروں؟

مگر مرزا قادیانی کے پاس آنے والا فرشتہ اتنا جاہل تھا کہ اس نے پوچھا اس وقت لیکھرام کہاں ہوگا تاکہ میں جا کر قتل کر دوں۔ بعض لوگ اس خونی فرشتے کا نام مٹھن لال بتاتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے اس فرشتے کا ذکر اس کی مقدس کتاب تذکرہ کے ص 556 پر ملتا ہے۔

پنڈت لیکھرام کے حامیوں کا کہنا تھا کہ یہ قتل مرزا قادیانی کے اشارے پر کیا گیا ہے انہوں نے اس کی رپورٹ بھی لکھوائی تاکہ اس پر کاروائی کی جائے۔ انگریزوں کا دور تھا اور یہ انکا خود کاشتہ پودا۔ حالات کی نزاکت کے پیش نظر مرزا قادیانی کے گھر کی 18 اپریل 97ء کو تلاشی بھی لی گئی تھی۔ (دیکھئے مجموعہ اشتہارات ج 2 ص 381) لیکن انگریزوں سے اس بات کی امید باندھنی کہ وہ اپنے خود کاشتہ پودے پر ہاتھ ڈالے سوائے نادانی کے اور کیا ہے؟

ہم اس وقت صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو اپنے جس پیشگوئی کے پورا ہونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر بڑا ناز تھا اور جسے وہ ہمیشہ اپنی سچائی کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے نہیں شرماتا وہ پیشگوئی کبھی پوری نہیں ہوئی۔ نہ پنڈت ایسے عذاب کا شکار ہوا جسے خرق عادت سمجھا جائے اور نہ ایسی موت پائی جو سب سے نرالی اور انوکھی سمجھی جائے۔ اسلئے مرزا قادیانی کی پیشگوئی کو بار بار ذکر کرنا کھلی ڈھٹائی ہے اور ایک جھوٹ کو سچ بتانا قادیانیوں کا ہمیشہ طریق رہا ہے۔ فاعتبرو یاولی الابصار

دوسری پیش گوئی

ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی کی موت کی قادیانی پیش گوئی

قدرت خدا کی کہ مرزا قادیانی پہلے آنجہانی ہوگیا

مرزا قادیانی نے جب اسلام کی خدمت کے عنوان سے اپنے آپ کو متعارف کرایا اور اس کے لئے لمبے چوڑے دعوے کئے تو بہت سے عوام وخواص اس کے دھوکے میں آ گئے اور انہوں نے اسے ایک مسلمان عالم کی حیثیت سے نہ صرف قبول کرلیا بلکہ اس کے لئے اپنا جان و مال بھی پیش کرنا شروع کر دیا تھا جن کے پاس رسائل و اخبار تھے انہوں نے دل کھول کر مرزا قادیانی کی تعریف و توصیف کی اور عوام کو اس سے وابستہ ہونے کی تلقین و تاکید کی انہی لوگوں میں پٹیالہ کے معروف شخص ڈاکٹر عبدالحکیم خان بھی تھے جو مرزا قادیانی کے دھوکہ کا شکار ہو گئے اور اپنے رسالہ الذکر الحکیم میں مرزا قادیانی کی تعریف و توصیف میں عرصہ دراز تک لگے رہے اور لوگوں کو قائل کر کے مرزا قادیانی کے حلقہ بیعت میں لانا اپنی سعادت سمجھا اور خود بھی اس کے حلقہ میں آ شامل ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں:

> پہلے پہل جب میں الذکر الحکیم نمبر 1۔1891ء میں مرزا کی تائید میں شروع کیا تو مجھے خواب میں یہ ارشادات ہوئے تھے:
>
> " قل الحمد اللّٰہ رب العالمین لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ "
>
> ان الہامات میں صاف ارشاد تھا کہ اس خدا کی حمد کر جو رب العالمین ہے اللہ کے سوائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی اور معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور کسی شخص کی حمد کی ضرورت نہیں نہ کسی اور رسالت کی ضرورت ہے مرزا کی تائید میں لکھنا گویا کہ خدا کی حمد اور توحید اور مصطفیٰ ﷺ کی رسالت سے علیحدہ ہونا تھا مگر المسیح الدجال کے اندھیروں نے مجھے کچھ دیکھنے نہ دیا پھر جب مرزا کے بارے میں استخارہ کیا تو خواب میں ارشاد ہوا:

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ۔ (پارہ1:سورۃ البقرہ)

مگر مرزا پرستی کے نشہ میں میں نے یہ سمجھا کہ یہ مخالف علماء کی طرف اشارہ ہے حالانکہ اگر مخالفوں کی طرف اشارہ ہوتا تو یکذبون (ذال کی شد کیساتھ) چاہیے تھا نہ کہ یکذبون تاہم چونکہ مرزا کی طرف سے تردد ہوا اور دل نے چاہا کہ مرزا کی تردید میں کچھ معلوم ہو تو پھر خواب میں معلوم ہوا نا قة اللّٰه وسقیها میں نے اس آیت کو مرزا کے حق میں اچھے معنوں میں لیا اور یہ نہ سوچا کہ اول تو تمنا کی وجہ سے القائے شیطانی ہے دوم اگر اس کو رحمانی مانا جائے تو اس کے صحیح معنی یہ ہیں کہ مرزا انسانیت سے دور اور ایک حریص اونٹنی کے مشابہ ہے اس کا مشن محض یہی ہے کہ اس کو چندے دیتے رہو ایک خواب میں دیکھا کہ مرزا قادیانی ایک لحیم شحیم جرنل کی صورت میں ایک تیز سوار گھوڑے پر سوار تیزی سے دوڑ رہا ہے اور میں ایک پیپل کے درخت کے نیچے کھڑا ہوں اس کی ظاہر التعبیر یہ ہے کہ پیپل کا درخت اسلام ہے مرزا کو اس سے کچھ تعلق نہیں اور چندوں سے موٹا تازہ ہو کر اپنے نفس کے رستہ پر سوار چلا جا رہا ہے تمام خوابات متذکرہ الذکر الحکیم نمبر ا میں درج ہیں جو 1891ء میں چھپا تھا۔ (صفحہ 49)

ڈاکٹر صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ جب وہ مرزا قادیانی کی تعریف میں کوئی بات لکھتے تو انہیں خواب میں کچھ اشارات ملتے تھے لیکن چونکہ مرزا قادیانی کا نشہ ان پر سوار تھا اسلئے انہوں نے ان اشارات پر زیادہ توجہ نہ کی حتی کہ پھر بات بڑی وضاحت کے ساتھ سامنے آتی گئی اور انہیں یہ سمجھنے میں پھر کوئی دشواری نہ ہوئی کہ مرزا قادیانی کا اسلام کی خدمت کا دعویٰ بے حقیقت ہے اور اصل مقصد دولت و شہرت حاصل کرنا اور لوگوں کو انگریز کے قدموں میں لانا ہے تو انہوں نے مرزا قادیانی سے اپنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رشتہ منقطع کر دیا مرزا قادیانی نے اس اندیشہ کے پیش نظر کہ کہیں سارے راز کھل نہ جائیں ڈاکٹر عبد الحکیم پر مختلف الزامات عائد کئے جس کا ڈاکٹر صاحب موصوف نے دلیری سے مقابلہ کیا اور اپنے رسائل میں اس کے جوابات دیئے اور مرزا قادیانی کی تردید میں مختلف رسائل تحریر کئے اور سابقہ زندگی کی تلافی کیلئے اپنے آپ کو مرزا قادیانی کی مخالفت اور اس کے عقائد کی تردید کیلئے وقف کر دیا۔

ڈاکٹر صاحب جب مرزا قادیانی کے حلقہ بیعت میں آئے تو دیکھا کہ قادیانیوں کو توحید سے کوئی لگاؤ نہیں ہے تو انہوں نے توحید کے موضوع پر کچھ لیکچر دیئے پھر کیا ہوا اسے ڈاکٹر صاحب سے سنئے۔ موصوف لکھتے ہیں:

جب اکیلے خدا کا ذکر کیا جائے تب ان لوگوں کے دل میں جو آخرت کو نہیں مانتے گھبرا جاتے ہیں اور جونہی غیر خدا (مرزا وغیرہ) کا ذکر شروع ہو تو وہ ہشاش بشاش ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ میری علیحدگی کی ہوئی جب میں نے شروع میں مرزائیوں کا بگڑا مذاق دیکھا اور توحید و تمجید باری تعالیٰ پر لیکچر دینے شروع کئے تو وہ بگڑے اور گھبرائے اور آخر کار فضل ایزدی سے مجھے اس مشرک جماعت سے نجات ملی۔ (صفحہ 13)

مرزا قادیانی نے تسلیم کیا ہے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان نے اس کی بیعت کی تھی اور برابر بیس برس تک میرے مریدوں میں میری جماعت میں داخل رہا (چشمہ معرفت ص 337) اور چند دنوں سے مجھ سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام کذاب مکار شیطان دجال شریر اور حرام خور رکھا ہے اور مجھے خائن اور شکم پرست اور نفس پرست اور مفسد اور خدا پر افتراء کرنے والا قرار دیا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 557)

ڈاکٹر عبد الحکیم خان کا کہنا ہے کہ مرزا قادیانی کا فتنہ دجالی فتنہ سے کچھ کم نہیں ہے اور انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ فتنہ ان کے ہاتھ سے پاش پاش ہو کر رہے گا اور مرزا قادیانی کا دجل و فریب کا پردہ چاک ہو کر رہے گا چنانچہ موصوف جب میدان مقابلہ میں نکل آئے تو مرزا قادیانی کے کاروبار پر اچھا خاصا اثر پڑنے لگا اور مرزا قادیانی کے معتقدین ڈاکٹر صاحب کے گرد جمع ہونے لگے۔ مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی نے جب اپنی کشتی ڈوبتی دیکھی تو ڈاکٹر صاحب پر الزام تراشی کا سلسلہ شروع کر دیا اور ان کے بارے میں یہ کہا گیا کہ ڈاکٹر صاحب نے نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے اسلئے وہ مرتد اور واجب القتل ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے کہ مرزا صاحب اور ان کی جماعت نے قادیانی اخبار ریویو آف ریلجن کے دسمبر 1906ء کے شمارہ میں:

میری نسبت شائع کیا کہ ایک جھوٹا نبی پٹیالہ میں ظاہر ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے۔

(صفحہ 12 وص 46)

مرزا قادیانی نے ڈاکٹر صاحب پر یہ الزام کس لئے عائد کیا؟ اس لئے کہ مرزا قادیانی کے بارے میں کہی گئی باتیں قابل اعتبار نہ رہیں اور عوام میں اس کو پذیرائی نہ مل سکے پہلے ہی کہ دیا جائے کہ یہ تو مرتد ہے اور اس کا یہ عقیدہ ہے۔ آج بھی قادیانی علماء اسی طرح کے پروپیگنڈا کے ذریعہ قادیانی عوام کو حق بات کو قبول کرنے سے روکے ہوئے ہیں اور چھوٹتے ہی علماء اسلام کے بارے میں غلط پروپیگنڈہ کر دیتے ہیں تا کہ کوئی قادیانی علماء اسلام کے پاس نہ جائے اور یوں وہ ہمیشہ مرزا قادیانی کے خاندان کا غلام بنا رہے۔

جو قادیانی اپنے لیڈر کی یہ بات نہیں مانتے اور علماء اسلام سے مل کر اپنے سوالات اور اشکالات کا جواب حاصل کرتے ہیں تو آخر کار وہ حق کی راہ پا لیتے ہیں۔ ہم قادیانی عوام سے درخواست کریں گے کہ وہ علماء اسلام سے ملیں انہیں وہاں اپنے اشکالات کا تسلی بخش جواب مل جائے گا پھر وہ خود فیصلہ کریں گے کہ حق کا راستہ کدھر ہے اور کونسا راستہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے مرزا قادیانی کے اس الزام کی کھلی تردید کی اور بتایا کہ یہ سب مرزا قادیانی کا اپنا اختراع اور اسکی جماعت کا جھوٹ ہے۔ مرزا قادیانی جب اپنے اس حربے میں بھی ناکام ہو گیا تو پھر اس نے حسب معمول ڈاکٹر صاحب کی موت کی پیش گوئی کر دی اور کہا کہ اسے خدا نے خبر دے دی ہے کہ وہ ہلاک کیا جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

''میری نسبت 30 مئی 1906ء کو شائع کیا کہ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار ترے آگے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔جس کے معنی الفاظ کے لحاظ سے فوری موت کے سوائے اور کچھ نہیں ہو سکتے۔

(رسالہ مذکورہ صفحہ 24)

مرزا قادیانی نے 16 اگست 1906ء کو یہ پیشگوئی پھر شائع بھی کر دی تھی۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 560)

ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے مرزا قادیانی کو اسی کی زبان میں اس کا جواب دیا۔ڈاکٹر صاحب نے 12 جولائی 1906ء کو اپنا الہام لکھا:

مرزا مسرف ہے کذاب ہے اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا اور اس کی میعاد تین سال بتلائی گئی۔ (روحانی خزائن مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 559)

پھر ڈاکٹر صاحب نے یکم جولائی 1906ء کو مرزا قادیانی کے بارے میں یہ الہام شائع کیا:

آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ (ایضاً صفحہ 53)

مرزا قادیانی نے تسلیم کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنا یہ الہام شائع کیا ہے اور کہا ہے کہ صرف جولائی 1907ء سے چودہ مہینہ تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 591)

اس کا حاصل یہ ہے کہ مرزا قادیانی اگست 1908ء سے پہلے پہلے مر جائے گا۔اگر مرزا اس مدت میں مرا نہیں تو ڈاکٹر صاحب کی پیش گوئی غلط ہوگی اور اگر مرزا قادیانی اگست 1908ء سے پہلے مرجاتا ہے تو ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی درست ہوگی۔مرزا قادیانی کو جب اس بات کی خبر پہنچی تو اس نے کہا کہ دیکھنا کون پہلے مرتا ہے۔مرزا قادیانی نے 5 نومبر 1907ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور کہا کہ" خدا نے اسے اردو میں بتایا ہے کہ تیری عمر بڑھے گی اور دشمن کی بات پوری نہ ہوگی"(اردو میں شائد اس لئے یہ وحی آئی کہ بات بالکل صاف صاف رہے کوئی بات پیچیدہ نہ رہے)۔ناقل

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(خدا نے) آخر میں اردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر بڑھادوں گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی 1907ء سے چودہ مہینہ تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیش گوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھادوں گا تا کہ معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 591)

پھر مرزا قادیانی نے اپنی کتاب جو اس کی موت سے صرف چند دن پہلے شائع ہوئی تھی اس میں مزید وضاحت کے ساتھ اسے پیش کیا اور کہا کہ خدا نے بتایا ہے کہ خدا کی نظر میں جو سچا ہے خدا اس کی مدد کرے گا میں چونکہ اس کا نبی ہوں اسلئے میری مدد کی جائے گی اور ڈاکٹر صاحب ہلاک ہو کر عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔ یقین نہ آئے تو مرزا قادیانی کی اپنی تحریر دیکھیں۔ اس نے لکھا:

کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہو کر ہلاک ہوئے اور ان کا نام و نشان نہ رہا ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور ڈاکٹر ہے ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی 14 اگست 1908ء تک ہلاک ہو جاؤں گا اور یہ اس کی سچائی کیلئے ایک نشان ہوگا.... مگر خدا نے اس کی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ (یعنی ڈاکٹر مذکور کو) خود عذاب میں مبتلا کیا جائے اور خدا اس کو ہلاک کرے گا..... یہ بات سچ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا۔

(چشمہ معرفت: روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 337)

مرزا قادیانی نے اس میں تسلیم کیا ہے کہ خدا نے اسے بتایا ہے کہ ڈاکٹر صاحب پہلے مرے گا اور مرزا کی عمر بڑھے گی۔ یہ مرزا قادیانی کی کسی موت کے بارے میں شاید آخری پیشگوئی ہے مگر افسوس کہ وہ بھی غلط نکلی اور خدا نے اس کی کوئی مدد نہ کی۔ ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی کے مطابق مرزا قادیانی کو اگست 1908ء سے پہلے مرنا تھا اور ہوا بھی ایسا ہی۔ مرزا قادیانی کی وفات 26 مئی 1908ء ہے جبکہ ڈاکٹر صاحب مرزا قادیانی کی وفات کے بعد دس سال سے زائد عرصہ حیات رہے اور 1919ء میں ان کی وفات ہوئی۔ اب آپ ہی بتائیں مرزا قادیانی اپنی بات میں سچا ہوا یا جھوٹا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے خدا نے اس کو جھوٹی خبر دی تھی یا سچی؟ خدا نے مرزا قادیانی کی مدد کی یا اس کے دشمن کی بات پوری کی؟ مرزا قادیانی اگر اپنی بات میں سچا ہوتا تو اس کی بات ضرور پوری ہوتی۔ اس کی بات کو پورا نہ ہونا اس کے کاذب ہونے کا کھلا نشان ہے۔ مرزا قادیانی کا یہ بیان قابلِ اعتراض ہے کیونکہ ممکن نہیں ہے کہ صادق کی پیشگوئی جھوٹی نکلے۔ (تریاق القلوب صفحہ 330)

لاہور کے پیر بخش پوسٹ ماسٹر نے اپنی کتاب تردید نبوت قادیانی میں مرزا قادیانی کی کذب بیانوں اور اس کی جھوٹی پیشگوئیوں کی فہرست میں اس واقعہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسے بھی یہاں بطور ریکارڈ نقل کر دیا جائے۔ موصوف نمبر 8 میں لکھتے ہیں ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے کہا:

مرزا مسرف کذاب ہے اور عیار ہے صادق کے سامنے شریفنا ہوگا۔ الہام 12 جولائی 1906ء.....ناظرین یہ الہام سچ نکلا کہ مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء کو عبدالحکیم کی موجودگی میں فوت ہوگئے جب ایک جز الہام کی خدا نے سچی کر دی یعنی مرزا صاحب کو موت دی اور ڈاکٹر صاحب نہ مرا تو ثابت ہوا کہ عبدالحکیم جو مرزا صاحب کو کاذب کہتا تھا صادق ہے اور مرزا قادیانی ضرور کاذب تھے اللہ تعالیٰ کے غالب ہاتھ نے فیصلہ سچے جھوٹے کا کیا حالانکہ مرزا قادیانی نے بھی اپنا الہام شائع کیا تھا کہ میں صادق ہوں میرے سامنے عبدالحکیم خان فوت ہوگا مگر خدا نے اپنے فضل سے دنیا کو اطلاع دے دی کہ کاذب پہلے فوت ہوا یعنی مرزا قادیانی ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے مقابلہ میں پہلے فوت ہوگئے لیکن انہوں نے معیار صداقت یہی رکھا تھا کہ اگر عبدالحکیم خان میرے مقابلہ میں زندہ رہا اور میں پہلے مر گیا تو کاذب ہوں گا پس اب مرزا قادیانی کے کاذب ہونے میں اس کا اپنا کلام ہی کافی ہے۔ (تردید نبوت قادیانی صفحہ 130 مطبوعہ کریمی پریس لاہور جنوری 1925ء بار دوم)

(نوٹ: بابو پیر بخش کی کتاب تردید نبوت قادیانی احتساب قادیانیت کی گیارہویں جلد میں چھپ چکی ہے)

قادیانی سربراہ مرزا مسرور سے تو ہمیں کوئی توقع نہیں کہ وہ ان حقائق کو اپنی عوام کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سامنے لانے کی ہمت کرے گا تاہم قادیانی عوام کو چاہیے کہ ان حقائق پر تھوڑی دیر غور کریں اور پھر انصاف سے بتائیں کہ مرزا قادیانی کے ہاتھ میں ہاتھ دینا کوئی عقل مندی ہے؟ اور کچھ دنیا پانے کی محبت میں ہمیشہ کے لیے آخرت کا سودا کر دینا بے وقوفی نہیں تو اور کیا ہے، فاعتبرو ایا اولی الابصار

تیسری پیش گوئی

مرزا قادیانی کے مرید کے گھر بیٹے کی پیشگوئی

مرزا قادیانی کا یہ عالم کباب کبھی وجود میں نہ آیا

مرزا قادیانی کی یہ عادت تھی کہ جب اسے کسی بات کے کچھ آثار نظر آتے تو وہ فوراً ایک پیشگوئی کر دیتا اور کہتا کہ اسے خدا نے اس طرح بتا دیا ہے اب آسمان و زمین ٹل جائیں گے مگر خدا کی بات ہرگز ہرگز نہیں ٹلے گی۔

حالانکہ وہ ہمیشہ اپنی پیشگوئیوں میں غلط ثابت ہوتا رہا اسی قسم کی ایک اور پیشگوئی اور اس کا غلط ہونا ملاحظہ کیجئے۔ قادیان میں میاں منظور محمد ایک جانی پہچانی شخصیت تھے جو پورے قادیان میں عام طور پر پیر جی کے نام سے معروف تھے۔ ان کے مرزا قادیانی کے ساتھ بھی اچھے تعلقات تھے۔ مرزا قادیانی کو کسی ذریعہ سے معلوم ہوا کہ میاں صاحب کی اہلیہ حاملہ ہیں مرزا قادیانی نے کہا کہ اس نے اس سلسلہ میں 19 فروری 1906ء کو ایک خواب دیکھا ہے اسے خدا تعالیٰ نے الہام بھی کیا ہے۔ اور نبی کا خواب اور الہام دونوں وحی ہوتے ہیں، مرزا قادیانی نے کیا دیکھا اسے خود اس کی زبانی پڑھیے:

دیکھا ہے کہ منظور کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اور وہ دریافت کرتے ہیں کہ لڑکے کا نام رکھا جاوے تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی اور یہ معلوم ہوا کہ بشیر الدولہ۔ ممکن ہے کہ بشیر الدولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو کہ ایسا لڑکا میاں منظور محمد کے گھر پیدا ہوگا جس کا پیدا ہونا موجب خوشحالی اور دولت مندی ہو جاوے اور یہ بھی قرین قیاس ہے کہ وہ لڑکا خود اقبال مند اور صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دولت ہولیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ کب اور کس وقت یہ لڑکا پیدا ہوگا؟ (تذکرہ صفحہ 591 طبع دوم)

پھر 7 جون 1906ء کو مرزا قادیانی پر وحی آئی کہ پیدا ہونے والے لڑکے کا نام ایک نہیں دو ہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنے اخبار الحکم کے 10 جون 1906ء اور اخبار بدر قادیان کے 14 جون میں اپنی یہ وحی شائع کی۔

بذریعہ الہام معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے دو نام ہوں گے۔

(۱) بشیر الدولہ (۲) عالم کباب

بشیر الدولہ سے یہ مراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کیلئے بشارت دینے والا ہوگا اس کے پیدا ہونے کے بعد یا اس کے ہوش سنبھالنے کے بعد زلزلہ عظمیہ کی پیش گوئی اور دوسری پیشگوئیاں ظہور میں آئیں گی اور گروہ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کرے گا اور عظیم الشان فتح ظہور میں آئے گی۔

عالم کباب سے مراد یہ ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک وہ اپنی بھلائی برائی شناخت کرے دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا اس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالم کباب رکھا گیا غرض وہ لڑکا ہماری دولت اور اقبال مندی کی ترقی کیلئے ایک نشان ہوگا بشیر الدولہ کہلائے گا اور مخالفوں کیلئے قیامت کا نمونہ ہوگا عالم کباب کے نام سے موسوم ہوگا۔

(تذکرہ صفحہ 615)

پھر مرزا قادیانی پر 19 جون 1906ء کو وحی آئی کہ تیری اقبال مندی کا نشان لے کر آنے والے بچے کا نام دو نہیں بلکہ نو ہونگے۔ مرزا قادیانی نے اپنے اخبار بدر قادیان کی 21 جون کی اشاعت میں یہ وحی شائع کر دی:

میاں منظور محمد صاحب کے اس بیٹے کا نام جو بطور نشان ہوگا بذریعہ الہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے:

(۱) کلمۃ العزیز (۲) کلمۃ اللہ خان (۳) ورڈ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴) بشیرالدولہ (۵) شادی خان (۶) عالم کباب

(۷) ناصرالدین (۸) فاتح الدین (۹) ھذا یوم مبارک....

(تذکرہ صفحہ 620)

مرزا قادیانی کے ان الہامات سے پتہ چلتا ہے کہ میاں منظور محمد کے گھر پیدا ہونے والا لڑکا اس لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل تھا کہ اس سے نہ صرف مرزا قادیانی کے نشانات کا ظہور اور ان کی دولت کا عروج وابستہ تھا بلکہ وہ مرزا قادیانی کے مخالفین کی تباہی و بربادی کا سامان بھی تھا مگر ہوا کیا؟ پیر منظور کے ہاں بجائے لڑکے کے لڑکی ہوگئی۔ مرزا قادیانی نے بھی لکھا ہے:

پیر منظور محمد کے گھر 17 جولائی 1906ء میں بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی۔

(حقیقۃ الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 103 تذکرہ صفحہ 651 حاشیہ)

مرزا قادیانی کو جب معلوم ہوا کہ اس کی پیشگوئی غلط نکلی ہے اور لڑکے کی بجائے لڑکی ہوئی تو بجائے اس کے کہ وہ اپنی غلط بیانی کا اعتراف کر لیتا اور اپنی اس پیشگوئی کا غلط ہونا تسلیم کر لیتا اس نے کہا کہ کچھ دنوں پہلے خدا سے میری بات چیت ہوگئی تھی اور میں نے خدا سے کہا کہ اس نمونہ قیامت کو کچھ دیر کیلئے ٹال دے ابھی اسے نہ بھیج اسلئے خدا نے اس مسئلہ کو مؤخر کر دیا ورنہ تو وہ نو ناموں والا لڑکا ضرور پیدا ہو جاتا۔ مرزا غلام احمد کی یہ تاویل ملاحظہ کیجئے۔

''میں نے دعا کی اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے.....خدا نے قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے اور یہ وحی الٰہی چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں شائع ہو چکی ہے چونکہ زلزلہ نمونہ قیامت آنے میں تاخیر ہوگئی اسلئے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی.....یہ دعا کی قبولیت کا نشان پیدا ہو جاتا تو ہر ایک زلزلہ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامن گیر ہوتا کہ شاید وہ وقت آ گیا''۔ (حقیقۃ الوحی: روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 103)

مرزا قادیانی کی اس تحریر پر غور کیجئے:

(الف) اللہ نے بتایا تھا کہ نو ناموں والا لڑکا پیدا ہوگا مگر میں نے یہ دعا کی اور وہ لڑکا تاخیر میں چلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا۔

(ب) میں نے لڑکی کی پیدائش سے چار ماہ پہلے یہ وحی شائع کر دی۔

(ج) لڑکا چونکہ زلزلہ نمونہ قیامت تھا وہ آتا تو کائنات میں تباہی مچ جاتی اسلئے ابھی اس کا نہ آنا ہی بہتر تھا، مرزا قادیانی کی یہ کتاب 15 مئی 1907ء کو شائع ہوئی ہے جبکہ لڑکی 17 جولائی 1906ء کو پیدا ہو چکی تھی۔

(۲) مرزا صاحب کا یہ کہنا بھی صحیح نہیں ہے کہ اس نے لڑکی کی پیدائش سے چار ماہ پہلے بتا دیا تھا کہ لڑکے کا آنا مؤخر ہو گیا ہے۔

لڑکی کی تاریخ پیدائش 17 جولائی 1906ء ہے۔اس حساب کی رو سے مرزا قادیانی نے مارچ 17 تاریخ کو یہ بات بتا دی تھی۔سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مرزا قادیانی کو یہ بات معلوم تھی کہ لڑکے کا آنا مؤخر ہو چکا ہے تو پھر اس نے 7 جون 1906ء کو یہ کیوں کہا کہ اب اس لڑکے کے دو نام ہونگے اور پھر 19 جون کو اس لڑکے کے نو نام کیوں بتلائے اس وقت ہی صاف کیوں نہ کہہ دیا کہ خدا نے لڑکے کا آنا مؤخر کر دیا ہے اب لڑکی ہوگی؟ اب شادی اور کباب سب کو بھول جاؤ۔

(۳) مرزا قادیانی نے میاں منظور کے بچے کی ولادت سے صرف یہی نہیں کہا تھا کہ وہ دنیا کیلئے تباہی کا باعث ہوگا بلکہ ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ وہ مرزا قادیانی کیلئے ایک نشان بھی ہوگا اور اس کی دولت مندی اور اقبال مندی کیلئے بشارت دینے والا ہوگا۔عجیب بات ہے کہ مرزا قادیانی کی ترقی اور اقبال مندی اور اس کی سچائی کا نشان بھی تاخیر میں چلا گیا اور مرزا قادیانی کی زندگی میں وہ نشان آیا اور نہ اس نے کسی اقبال مندی کی کوئی بشارت سنائی۔

کچھ عرصہ بعد میاں منظور کی بیوی فوت ہوگئی اور اس عالم کباب اور شادی خان کے دنیا میں آنے کے جس قدر امکانات ہو سکتے تھے سب ختم ہو گئے۔ان حالات میں قادیانیوں کو تسلیم کرنا پڑا کہ مرزا قادیانی کی یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی اور اسے متشابہات میں سے بتا دیا۔بابو منظور الٰہی قادیانی لکھتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ پیشگوئی کب اور کس رنگ میں پوری ہوگی گو حضرت اقدس نے اس کو وقوعہ محمدی بیگم ذریعہ سے فرمایا تھا مگر چونکہ وہ فوت ہو چکی ہے اسلئے اب تخصیص نام نہ رہی بہرصورت یہ پیشگوئی متشابہات میں سے ہے۔ (البشریٰ جلد 2 صفحہ 116)

سو مرزا قادیانی کی یہ پیشگوئی بھی غلط ثابت ہوئی اور میاں منظور کے گھر لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی۔

افسوس کہ مرزا قادیانی نے اپنے جھوٹ کو بچانے کے لئے پھر غلط بیانیاں کیں۔ جو پھر بھی اس کے کام نہ آسکیں۔ قادیانیوں کو چاہیے کہ مرزا قادیانی کی اس تحریر کو پڑھیں اور اس سے عبرت حاصل کریں:

جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو اس کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔

(آئینہ کمالات: روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 323)

مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا تھا اسلئے اس کی پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔ فاعتبروا یاولی البصار

چوتھی پیش گوئی

مرزا قادیانی کی موت کی جگہ کی پیشگوئی

مرزا قادیانی کی موت لاہور میں ہوئی اور قبر قادیان میں بنی

قرآن کریم میں ہے کہ ہر جی کو موت کا مزہ چکھنا ہے لیکن اسے یہ پتہ نہیں کہ یہ مزہ کب کہاں اور کس جگہ چکھنا ہے ہاں! اگر اللہ تعالیٰ کسی کو پیشگی اس کی اطلاع کر دے اور وہ اسے لوگوں سے بیان کرتا پھرے تو لوگ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس کی یہ بات واقع کے مطابق نکلی یا نہیں اگر وہ بات خلاف واقعہ نکلی تو یہ اس کے جھوٹا ہونے کا کھلا نشان ہوتا ہے اسی طرح کسی شخص کا اس بات کی خواہش کرنا کہ اس کی موت مکۃ المکرّمہ یا مدینۃ المنورہ میں آئے اور اسے جنت المعلی یا جنت البقیع جیسے مقدس مقام میں دفن ہونے کی سعادت نصیب ہو بڑی نیک خواہش ہے کوئی بری خواہش نہیں۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواہش کی تکمیل کیلئے خلوص دل سے دعا بھی جائز ہے ممنوع نہیں ہے۔لیکن دعویٰ اور تحدی کے ساتھ یہ کہنا کہ میری موت مکہ، مدینہ میں ہوگی یہ وہی کہہ سکتا ہے جسے خدا نے پہلے سے بتا دیا ہو اور وہ خدا کے وعدے پر دوسروں کے آگے بطور پیشگوئی کے اپنی اس سعادت کا اظہار کرسکتا ہے۔اگر یہ بات واقعہ کے مطابق نکل آئے تو یہ خدا کی بات سمجھی جائے گی اور اگر یہ بات واقعہ کے مطابق نہ نکلے تو کسی کو یہ فیصلہ میں کوئی مشکل نہ ہونی چاہیے کہ اس قسم کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا تھا جس نے اپنی بات کو خدا کے ذمہ لگایا اور وہ افتراءعلی اللہ کا مجرم بنا۔

اللہ تعالیٰ کے جتنے پیغمبر بھی آئے ان میں سے کسی ایک نے بھی یہ نہیں کہا کہ میری موت فلاں دن اور فلاں فلاں جگہ پر ہوگی اور یہ ان کی نبوت کی سچائی کا نشان ہوگا۔آپ ہی سوچیں کہ اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبر اگر اس طرح کی پیشگوئی کریں اور خدا تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق وہ اسی وقت اور اسی جگہ سے سفر آخرت پر چل دیں تو ان کے منکرین کو اس سے کیا فائدہ ہوگا۔اگر وہ ایمان بھی لائیں گے تو پیغمبر کے ہاتھ پر نہیں۔اسلئے پیغمبر ہمیشہ ان حقائق کو سامنے لاتے ہیں جن سے ان کی زندگی میں سچائی کا بول بالا ہو جائے اور منکرین کو مجال انکار باقی نہ رہے۔

مرزا قادیانی مامور من اللہ ہونے کا مدعی تھا اس نے ایک مرتبہ یہ پیشگوئی کردی کہ ''اس کی موت دنیا کے مقدس ترین مقام مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں ہوگی'' گویا خدا نے اسے یہ تو بتایا کہ وہ ایشیا میں نہیں مرے گا لیکن یہ نہیں بتایا کہ وہ مکہ مکرمہ میں فوت ہوگا یا مدینہ منورہ میں ہوگا یا کہہ کر بات گول مول رکھی۔سمجھ میں نہیں آتا کہ مرزا قادیانی کے ساتھ بار بار یہ مذاق کون کر رہا تھا اور اسے کوئی بات بھی قطعی نہیں بتاتا تھا؟ مرزا قادیانی نے اپنی موت کے تقریباً ڈھائی سال قبل (14 جنوری 1906ء) میں بتایا کہ اسے خدا نے کہا ہے کہ اس کی قبر عجم کے کسی علاقے میں نہیں ہوگی مکہ یا مدینہ میں ہوگی اس کا یہ اعلان قادیانی آرگن بدر ج2 نمبر 193 جنوری 1906ء اور الحکم ج10 نمبر 2-24 جنوری 1906ء کے صفحہ اول پر شائع ہوا۔قادیانیوں کی مقدس کتاب تذکرہ میں بھی اس کا تذکرہ موجود ہے مرزا قادیانی نے علی الاعلان کہا کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ (تذکرہ صفحہ 584 طبع دوم)

صاف صاف اردو زبان میں کی جانے والی پیشگوئی قادیانی عوام کیلئے مقام عبرت ہے وہ خود بتائیں غلام احمد کہاں فوت ہوا؟ کیا اس کی یہ پیشگوئی درست ثابت ہوئی؟ کیا وہ لاہور میں بمرض ہیضہ فوت نہیں ہوا؟ اور کیا اسے قادیان میں دفنایا نہیں گیا؟ اب آپ ہی بتائیں کہ کیا مرزا قادیانی کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی؟ مرزا قادیانی کو مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کی زندگی بھر زیارت نہ ہوسکی۔ نہ دعویٰ نبوت سے پہلے اس پاک سرزمین پر اس کے ناپاک قدم پڑے اور نہ دعویٰ نبوت کے بعد اسے کبھی ہمت ہوئی کہ ارض حرم کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی دیکھے۔ اگر کسی نے اس سے حج کیلئے نہ جانے پر اعتراض کیا بھی تو اس نے طرح طرح کی تاویل کر کے اپنی جان بچالی۔ کبھی کہا گیا کہ مرزا قادیانی پر حج فرض نہ تھا کیونکہ اس کی صحت درست نہ تھی ہمیشہ بیمار رہتے تھے۔ (الفضل قادیان 10 ستمبر 1929ء)

کبھی کہا گیا کہ حجاز کا حاکم آپ کا مخالف تھا اور وہاں آپ کی جان کو خطرہ تھا اسلئے جا نہ سکے۔ (ایضاً)

کبھی کہا گیا کہ ان کے پاس اتنے پیسے نہ تھے کہ حج کیلئے جاتے۔

(سیرۃ المہدی جلد 3 صفحہ 119)

کبھی کہا گیا کہ حج کا راستہ مخدوش تھا (ایضاً) کبھی کہا گیا کہ میں اس وقت خنزیروں کو قتل کر رہا ہوں بہت سے خنزیر قتل ہو چکے ہیں اور سخت جان خنزیر ابھی باقی ہیں اس سے فارغ ہو جاؤں تو پھر جاؤں گا۔ (ملفوظات احمدیہ جلد 5 صفحہ 264)

حاصل یہ کہ مرزا قادیانی کو نہ حج کی توفیق ملی نہ کبھی حرمین شریفین کی زیارت کا موقع ملا۔ چہ جائیکہ مرزا قادیانی کو اس مقدس مقام میں دفن ہونے کی سعادت ملتی۔

قادیانی مبلغین مرزا قادیانی کی اس پیشگوئی کے غلط ہونے کے جواب میں یہ کہتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے کہ مرزا قادیانی کی اس پیشگوئی سے مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب کو موت سے پہلے مکی فتح ملے گی اور لوگوں کے دل ان کی طرف جھک پڑیں گے۔ آپ ہی بتائیں کہ کیا یہ عذر کسی درجے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بھی قبول کیا جاسکتا ہے۔نہیں۔مرزا قادیانی کوموت سے پہلے جن اذیتوں اور ذلتوں سے گذرنا پڑااس سے کوئی پڑھا لکھا قادیانی ناواقف نہیں ہوگا۔مرزا قادیانی کوقبل ازموت خارجی اور داخلی طور پر رسوائیاں ملتی رہیں اور لوگوں میں اس کے خلاف نفرت بڑھتی رہی اور مخالفین خود قادیان آ کر اس کو شکست سے دوچار کرتے رہے اور وہ اپنی ہی جماعت کے سامنے دن رات ذلیل ہوتا رہا۔

آنحضرت ﷺ کی مکی فتح اسلام کا ایک تاریخی اور انقلابی موڑ ہے جبکہ مرزا قادیانی مرتے مرتے بھی ذلت وحسرت کی عبرتناک تصویر بن گیا تھا اور اس کی ذلت ناک زندگی اس کے مخالفین فتح کے نعرے لگا رہے تھے۔آپ ہی سوچیں کیا مکی فتح اسے کہتے ہیں؟ مرزا قادیانی کے خدا نے صاف لفظوں میں ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ مکی فتح کی بشارت۔یہ کیوں کہا کہ تو مکہ میں مرے گا یا مدینہ میں۔کسی نے دشمن کے مقابلے میں مرنے کو بھی فتح کو نام دیا ہے؟

مرزا قادیانی کی لاہور میں موت اور قادیان میں اس کی قبر اس کے جھوٹا ہونے کی ایک ایسی ناقابل تردید شہادت ہے جو ہمیشہ قادیانیوں کو ذلت ورسوائی سے دوچار کرتی رہے گی۔ہاں جو قادیانی ان واقعات سے عبرت حاصل کرلیں تو ان کیلئے سیدھے راستہ کا پالینا کوئی مشکل نہیں ہے۔

فاعتبروا یاولی الابصار

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچویں پیش گوئی

مرزا قادیانی کی 1922ء میں مرنے کی پیشگوئی

جبکہ مرزا قادیانی کی موت 16 مئی 1908ء میں ہوئی ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا علامات قیامت میں سے ہونا اور آپ کا قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور یہ بات بھی حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد اس دنیا میں چالیس پینتالیس سال کے قریب قیام کریں گے اس کے بعد انتقال ہوگا۔

مرزا قادیانی نے جب یہ دعویٰ کیا کہ وہ وہی مسیح موعود ہے جس کی خبر حدیث میں دی گئی ہے تو لازماً یہ سوال پیدا ہوا کہ مرزا قادیانی مسیح موعود کے دعویٰ کے بعد کتنا عرصہ زندہ رہا۔ جب مسیح موعود کے بارے میں یہ خبر دی جا چکی تھی کہ انہوں نے چالیس برس زمین میں اپنا کام کرنا ہے تو کیا مرزا قادیانی نے دعویٰ مسیحیت کے بعد چالیس سال کی مزید زندگی پائی تھی؟ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیرالدین تسلیم کرتا ہے کہ مسیح موعود چالس سال زمین پر رہیں گے اس نے لکھا:

حدیث ہے.....عیسیٰ بن مریم چالیس سال تک رہیں گے اور پھر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔ (روحانی خزائن: حقیقۃ النبوۃ صفحہ 192)

مرزا قادیانی نے شاہ نعمت اللہ ولی کے ایک شعر کی تشریح کرتے ہوئے لکھا:

اس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے گا چالیس برس تک زندگی کرے گا اب واضح رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کیلئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسی برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے جن میں سے دس برس کامل گذر بھی گئے۔ (نشان آسمانی: روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 374)

مرزا قادیانی کی اس تحریر میں درج ذیل امور غور طلب ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) مدعی مسیحیت اپنے دعویٰ کے بعد چالیس برس تک زندگی پائے گا۔

(۲) مرزا قادیانی نے یہ دعویٰ چالس سال کی عمر میں کیا ہے۔

(۳) مرزا قادیانی کو اسی سال عمر کی بشارت دی گئی ہے۔

(۴) مذکورہ تحریر کے وقت مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت کو دس برس ہو چکے ہیں۔

مرزا قادیانی کی پہلی بات اسلئے غلط ہے کہ اس نے مسیح موعود کے دعویٰ کے بعد چالیس سال نہیں پائے۔ مرزا قادیانی نے 1891ء میں مسیحیت کا دعویٰ کیا اور 1908ء میں مرگیا۔ یہ اٹھارہ سال ہیں چالیس نہیں۔ اگر کسی قادیانی کو اس میں شک ہے تو وہ مرزا مسرور سے دریافت کر کے ہمیں مطلع کرے۔

(۲) مرزا قادیانی کے دعویٰ کے مطابق اس نے اسی سال کی عمر پانی تھی مگر اس نے 69 سال کی عمر پائی اور مرگیا، اسلئے اس کی یہ پیش گوئی بھی غلط ثابت ہوئی۔

(۳) مرزا قادیانی نے اپنی جس کتاب (یعنی نشان آسمانی) میں مذکورہ دعویٰ کیا ہے وہ کتاب مئی 1892ء کی لکھی ہوئی کتاب ہے جو جون 1892ء میں شائع ہوئی۔ (دیکھئے کتاب مذکور صفحہ اسرورق)

مرزا قادیانی کے بیان کے مطابق اس کتاب کی تحریر کے وقت اس کے دعویٰ مسیح موعود کو دس برس بیت چکے تھے اس کا معنی سوائے اس کے اور کیا ہے کہ مرزا قادیانی نے ابھی تیس سال اور زمین پر قیام کر کے فوت ہونا تھا۔ اب آپ 1892ء میں اور تیس سال کا عدد جمع کریں تو یہ 1922ء میں بنتے۔ گویا مرزا قادیانی کو ابھی اس زمین پر 1922ء تک قیام کرنا تھا۔ مگر افسوس کہ مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء کو اس زمین کے نیچے دبایا گیا اور اپنی مدت قیام سے 14 سال پہلے مرگیا۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی کی یہ پیشگوئی کہ میں مسیح موعود ہوں اور اپنے دعویٰ کے بعد چالیس سال اور زندہ رہوں گا جھوٹا دعویٰ تھا اور اس کی یہ پیشگوئی بھی جھوٹی نکلی چنانچہ وہ ناکامی اور بدنامی کا داغ لے کر دنیا سے گیا۔ فاعتبروا یاولی الابصار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھٹی پیش گوئی

عبدالکریم قادیانی کی صحت کی پیشگوئی

مرزا قادیانی کے امام کی صحت کی پیشگوئی پوری نہ ہوئی اور وہ عبرتناک موت مرگیا

مرزا قادیانی کی دکان نبوت کو چمکانے میں جن لوگوں کا سب سے زیادہ ہاتھ رہا ہے ان میں سیالکوٹ کا عبدالکریم بھی ہے۔ یہ ابتداء میں سرسید کا دلدادہ تھا۔ (سیرۃ المہدی جلد 1 صفحہ 141) اور طبیعت نیچریت کی طرف مائل تھی۔ (سلسلہ احمدیہ صفحہ 149 از مرزا بشیر احمد مطبوعہ قادیان)

قادیانیوں کے ہاں یہ مرزا قادیانی کا دایاں فرشتہ سمجھا جاتا ہے۔ (الفضل 4 جولائی 1924ء)

اور مرزا قادیانی کا امام بھی رہ چکا ہے اور مرزا قادیانی کی تائید وحمایت میں اس نے کئی خطبے دیئے اور بیسیوں مضامین لکھ کر شائع کئے اور ہر وقت اسلام کے متفق علیہ عقائد کو مذاق کا نشانہ بنانا اس کا معمول بن چکا تھا جب کہ مرزا قادیانی پر قرآن کی آیتیں چسپاں کرنا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آیا اور خدا نے اس پر ایسی بیماری مسلط کی مرزا قادیانی کا یہ عاشق مرزا قادیانی کو پکارتا رہ گیا لیکن مرزا قادیانی کو اس کے قریب آنے کی ہمت نہ ہوسکی اور وہ بہانہ بنا کر اس سے دور بھاگتا رہا۔ مرزا قادیانی کے قریبی دوست محمد علی اس کی عبرتناک مرض الموت اس طرح بتاتا ہے کہ:

21 اگست 1905ء میں عبدالکریم کے گردن کے نیچے چھوٹی سی پھنسی نمودار ہوئی جو مرض کی ابتداء تھی پندرہ بیس دن کے بعد 11 اکتوبر کو انتقال کر گئے اس لمبی مرض کے اثناء میں کئی دفعہ صحت کا رنگ آیا پھر مرض کا عود ہوا اور آخر ذات الجنب کے حملہ سے جس میں 106 درجہ کا بخار ہوگیا جان سپرد خدا کی۔ (الحکم 17 اکتوبر 1905ء)

جب عبدالکریم بیمار ہوا اور بیماری حد سے بڑھنے لگی تو مرزا قادیانی نے اپنے امام کی صحت کیلئے دعا کی اور سوگیا۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ انہیں خواب آیا کہ نورالدین ایک کپڑا اوڑھے رو رہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔پھر مرزا قادیانی نے اس خواب کی تعبیر میں کہا:

ہمارا تجربہ ہے کہ خواب کہ اندر رونا اچھا ہوتا ہے اور میری رائے میں طبیب کا رونا عبد الکریم کی صحت کی بشارت ہے۔ (الحکم 13 اگست 1905ء)

پیش نظر رہے کہ یہ بات بطور رائے کے نہیں بطور وحی کے ہے کیونکہ مرزا قادیانی کے بقول انبیاء کی رائے بھی وحی ہوتی ہے۔ (دیکھئے ریویو جلد 2 صفحہ 71)

پھر مرزا قادیانی کوئی خواب آتے رہے اور مرزا قادیانی عبدالکریم کی صحت کی پیشگوئی کرتا رہا جب قادیانی لوگ عبدالکریم کی بیماری پر پریشان ہوتے تو مرزا قادیانی پیشگوئی سناتا کہ ''فکر کی بات نہیں ہے خدا نے بتادیا ہے کہ عبدالکریم آج تو اللہ تعالیٰ نے خود عبدالکریم کو دکھا کر صاف طور پر بشارت دی ہے اس رویا کو سن کر جب ڈاکٹر صاحب پٹی کھولنے گئے تو خدا کی قدرت کے عجیب تماشے کا مشاہدہ کرتے ہیں وہ یہ کہ سارے زخم پر انگور آ گیا ہے''۔ (الحکم 10 ستمبر 1905ء)

اس شمارے کے ص 12 پر عبدالکریم کی صحت کے بارے میں متوحش الہامات لکھے ہیں اور پھر لکھا ہے کہ قضاء قدر تو ایسی ہی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل ورحم سے رد بلاء کر دیا یعنی عبدالکریم کی صحت کے بارے میں موت کا فیصلہ ہو چکا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہوگا خدا نے رد بلاء کا یہ الہام 4 ستمبر 1905ء کو کیا یعنی اب بلا ٹل گئی ہے اور اسے صحت مل جائے گی مگر افسوس کہ مرزا قادیانی کہ خدا نے مرزا قادیانی کو غلط اطلاع دی۔عبدالکریم کو صحت ملنے کی بجائے بیماری بڑھتی گئی طاعون نے اسے چاروں طرف گھیر لیا تھا اس کا چین وسکون لٹ چکا تھا مرزا بشیر احمد کا کہنا ہے کہ ڈاکٹروں نے اس کا بدن چیر پھاڑ کر رکھ دیا تھا اور وہ اس کے درد سے چیختا رہتا تھا۔ (دیکھئے سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ 271)

مرزا قادیانی نے اس کے لئے پورے قادیان کی برف جمع کی تھی تا کہ اسے کچھ سکون ملے لیکن وہ آگ میں جل رہا تھا۔اس نے بارہا مرزا قادیانی کو آواز دی کہ وہ اسے ایک مرتبہ آ کر دیکھ جائے اور اس کی بیمار پرسی کرے لیکن مرزا قادیانی کو اس کو قریب جانے کی ہمت نہ ہوئی اسے خوف تھا کہ کہیں یہ بیماری خود اس پر حملہ نہ کر دے۔مرزا قادیانی سے جب بھی کوئی کہتا کہ اپنے امام کی بیمار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پرسی کیلئے ہوآئیں تو وہ جواب دیتا کہ مجھ میں اسے دیکھنے کی ہمت نہیں ہے۔ڈیڑھ دوماہ اسی چیخ وپکار میں گزرے لیکن ایک مرتبہ بھی مرزا قادیانی اپنے امام کی بیمار پرسی کیلئے نہ آیا یہاں تک کہ اسے موت آ گئی اور مرزا قادیانی نے دوردور سے اس کی آخری رسومات ادا کیں۔

مرزا قادیانی نے اپنے امام کی صحت کی پیشگوئی کی لیکن اسے صحت نہ ملی جو قادیانی یہ کہتے نہیں تھکتے کہ مرزا قادیانی نے اس کی موت کی خبر بھی تو دی تھی وہ یہ نہیں سوچتے کہ مرزا قادیانی نے اپنے ان الہامات میں نہ کسی کی تعیین کی تھی اور نہ اسے یقینی بنایا تھا لیکن عبدالکریم کی صحت کی پیشگوئی کرتے وقت صراحت سے اس کا نام لیا تھا اسلئے یہ کہنا کہ مجہول الہامات کا مصداق عبدالکریم تھا جھوٹ ہے اور یہ سوائے مغالطہ کے اور کچھ نہیں ہے۔

ساتویں پیش گوئی

مرزا قادیانی کو ایک بیوہ عورت ملنے کی پیشگوئی جو اس کے نصیب میں کبھی نہ آسکی

اسلام نے چار شادیوں کی اجازت دی ہے۔لیکن اس میں کوئی قید نہیں لگائی کہ یہ شادی کنواری عورت سے ہو یا بیوہ سے؟ایک مسلمان کو اس کی آزادی دی گئی ہے کہ اپنے لئے کنواری یا بیوہ میں سے جس سے چاہے نکاح کرے۔مرزا قادیانی کو شادی کا بہت شوق تھا بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی نظر خاندان کی ایک بچی محمدی بیگم پر پڑی تو اس کے پیچھے پڑ گیا اور کہا کہ یہ اسکی آسمانی بیوی ہے کہ خدا نے اس کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا دیا ہے۔جب اس لڑکی کی شادی دوسری جگہ کر دی گئی تو مرزا قادیانی نے اس کے بیوہ ہونے کی پیشگوئی کی اور قادیانیوں کو تسلی دی کہ فکر نہ کرو وہ بہت جلد بیوہ ہو کر میری خدمت میں پیش کر دی جائے گی۔آسمان وزمین ٹل جائیں گے مگر خدا کی بات پوری ہو کر رہے گی۔

ایک مرتبہ مرزا قادیانی کسی تقریب سے واپس آ رہا تھا قریب مولانا حسین بٹالوی مرحوم کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھر تھا مرزا قادیانی ان سے ملنے کیلئے ان کے گھر چلا گیا۔ باتوں باتوں میں مولانا مرحوم نے پوچھا کہ آج کل کوئی الہام آپ کو ہوا ہے؟ مرزا قادیانی نے ان کو یہ الہام سنایا جس کو وہ کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ:

بکرو ثیّب جس کے یہ معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا ایک باکرہ ہوگی اور دوسری بیوہ چنانچہ یہ الہام جو باکرہ (کنواری) کے متعلق تھا پورا ہوگیا اور اس وقت بفضلہٖ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کا انتظار ہے۔

(تریاق القلوب: روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 201)

مرزا قادیانی کا خیال تھا کہ شاید محمدی بیگم کا شوہر فوت ہوجائے تو محمدی بیگم اس کے نکاح میں آجائے گی پھر لوگوں کو بتایا جائے گا کہ مرزا قادیانی کو بیوہ عورت کے ملنے کی یہ بشارت پوری ہوگئی۔ مگر افسوس نہ محمدی بیگم کا شوہر فوت ہوا نہ محترمہ بیوہ خاتون کو مرزا قادیانی کی بیوی بننے کا شرف حاصل ہوا۔ مرزا قادیانی بیوہ کا انتظار کرتے کرتے قادیان کے قبرستان میں پہنچا دیا گیا۔

اب آپ ہی بتائیں کہ مرزا قادیانی کو اس کے خدا نے کیا یہ غلط بات نہیں بتائی کہ اسے ایک بیوہ عورت ملے گی؟ اگر یہ بات واقعی خدا نے بتائی تھی تو خدا کی یہ بات غلط نکلی اور اگر مرزا قادیانی کا خدا پر افتراء تھا اور یقیناً تھا تو پھر ایک مفتری کے پیچھے چلنا کیا کسی عقلمند اور شریف آدمی کا کام ہوسکتا ہے؟

قادیانیوں نے مرزا قادیانی کی اس غلط بات سے عبرت حاصل کرنے کی بجائے اس کی غلط تاویلیں کیں تاکہ قادیانی شہزادوں کے عیش وعشرت میں کوئی فرق نہ آئے۔ قادیانیوں نے مرزا قادیانی کے اس ناکام الہام کی جو تاویل کی ہے اسے دیکھئے۔ قادیانی مناظر جلال الدین شمس لکھتا ہے:

خاکسار کی رائے میں یہ الہام الٰہی اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت ام المؤمنین نصرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاں بیگم کی ذات میں ہی پورا ہوا ہے جو بکر یعنی کنواری آئیں اور ثیب بیوہ رہ گئیں۔

(تذکرہ صفحہ 39 حاشیہ)

اسے کہتے ہیں بڑے میاں بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ۔ جلال الدین شمس کہنا چاہتا ہے کہ مرزا قادیانی مر گیا تو بیوہ ہوگئی۔ اگر جلال الدین کی اس تاویل کو مان لیں تو نتیجتاً یہ بات نکلے گی کہ جس آدمی کی بیوی مر جائے تو وہ کنواری آئی اور بیوہ رہ گئی یعنی ہر آدمی کی اس طرح دو بیویاں ہوں جائیں گے یہ تاویل تو جادو کی ڈبیہ ہے مگر افسوس کہ مرزا قادیانی کا یہ الہام کسی طرح بھی شمس صاحب کی تاویل کو قبول نہیں کرتا کیونکہ مرزا قادیانی نے کنواری بیوی کے بیان کے بعد کھل کر کہا ہے کہ:

''بیوہ کے الہام کا انتظار ہے''۔ (تریاق القلوب: روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 201)

یعنی میں ایک بیوہ عورت کے ساتھ شادی ہونے کا منتظر ہوں کہ کب وہ پیشگوئی پوری ہو۔ اب مرزا قادیانی تو ایک بیوہ کا منتظر ہو اور اس کے ناخلف یہ کہیں کہ ان کا الہام مکمل ہوگیا قادیانی بتائیں کہ کس کی بات درست ہے؟ خدا کے الہام کے معنی مرزا قادیانی نے سمجھا ہے یا مرزا قادیانی کے اس ناخلف نے؟ قادیانیوں کا نبی کہہ رہا ہے کہ میرا الہام پورا نہیں ہوا مگر اس کا مرید کہتا ہے کہ حضرت آپ غلط کہتے ہیں الہام تو پورا ہو چکا ہے افسوس کہ مرزا قادیانی کا یہ نالائق مرید مرزا قادیانی کا یہ ارشاد نہ دیکھ سکا کہ:

ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنی نہیں سمجھ سکتا اور نہ کسی کا حق ہے کہ جو اسکے مخالف کہے۔

(حقیقت الوحی: روحانی خزائن، جلد 22 صفحہ 438)

جب مرزا قادیانی اپنے الہام کی خود ہی تشریح کر چکا ہے تو پھر اس نالائق مرید کا حق نہ تھا کہ وہ اس کی تاویل کرتا اور اسے مرزا قادیانی کی تشریح کے مخالف قرار دیتا۔

جامعہ عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد (دکن) کے پروفیسر جناب الیاس برنی صاحب اس قادیانی تاویل پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ تاویل قادیانی تاویلات کا اچھا نمونہ ہے یعنی مرزا قادیانی کی بیوی بیوہ ہوگئیں تو گویا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا بیوہ سے نکاح ہوگیا اور اس طرح پیشگوئی پوری ہوگئی مرزا قادیانی کی اکثر پیش گوئیاں اسی انداز سے پوری ہوئیں اور اسی طرح کی تاویلات قادیانی جماعت کا ایمانی سرمایہ ہیں۔

(قادیانی مذہب صفحہ 465)

سو مرزا قادیانی نے ایک بیوہ عورت کے ساتھ شادی کرنے کا جو خواب دیکھا تھا اور پھر اسے الہام الٰہی قرار دیا تھا وہ آخر تک پورا نہ ہوا اور اس طرح مرزا قادیانی کی یہ پیشگوئی بھی جھوٹی نکلی۔ چنانچہ مرزا کی بات مرزا پر لوٹتی ہے کہ:

''جو شخص اپنے دعوے میں کاذب ہو اس کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی''۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 323,322: روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 323,322)

قادیانی مسلمانوں کے ذہنوں میں مہدی اور مسیح کے مسائل کیوں ڈالتے ہیں، محض اس لئے کہ مسلم عوام مرزا قادیانی کی اس قسم کی باتوں پر غور نہ کریں نہ ان کو زیر بحث لائیں اور مرزا قادیانی کے ان تھوک جھوٹوں پر وہ پردہ پڑا رہے۔ اردو خوان طبقے پر قادیانیت کو جاننے اور سمجھنے کے لئے اس سے بہتر کوئی راہ نہیں کہ مرزا کی ان پیش گوئیوں پر غور کریں کیا مہدی اور مسیح سے ان جھوٹوں کی توقع کی جاسکتی ہے؟

مرزا قادیانی کی بہادری

انبیاء علیہم السلام جس طرح خود حق کی اتباع کرنے میں کسی طاقت سے نہیں ڈرتے ایسے ہی حق کا اعلان کرنے میں کسی طاقت سے نہیں ڈرتے چنانچہ قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام کے اس وصف کے بارے میں اعلان ہے:

الذین یبلغون رسالات اللّٰہ ویخشونہ ولا یخشون احدا الا اللّٰہ۔

(الاحزاب:۳۹)

ترجمہ: وہ (انبیاء) پہنچاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیغام کو اور وہ نہیں ڈرتے اللہ کے علاوہ کسی سے بھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم موت سے نہیں ڈرتے:

مرزا قادیانی اپنے بہادر ہونے کے سلسلہ میں لکھتا ہے:

''اور ہم ایسے نہیں ہیں کہ کوئی موت ہمیں خدا کی راہ سے ہٹا دے اور اگر چہ خدا کی راہ میں ہم مجروع ہو جائیں یا ذبح کیے جائیں''۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم (ضمیمہ) صفحہ 153 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 321)

بزدلی ایمان کی کمزوری ہے:

''ہم خدا کے مرسلین اور مامورین کبھی بزدل نہیں ہوا کرتے، بلکہ سچے مومن بھی بزدل نہیں ہوتے۔ بزدلی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 286 طبع جدید)

مرزا قادیانی کا ایک الہام ہے:

'' انی لا یخاف لدیّ المرسلون''۔

''میرے قرب میں میرے رسول کسی دشمن سے نہیں ڈرا کرتے''۔

(حقیقت الوحی صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 75)

متعدد انبیاء کی اسی جرأت و بہادری کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے جو حق کا اعلان کرتے رہے اور کسی بھی قسم کی طاقت کے آگے نہیں جھکے اور نہ ہی حق کی دعوت دینے میں کسی طاقت کی کوئی بات مانی چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نمرود کے آگے حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے آگے اور سرکارِ دو جہاں ﷺ اہل مکہ کے سامنے اپنی دعوت چلاتے رہے اور ذرہ برابر بھی پائے استقلال میں فرق نہ آنے دیا۔

لیکن اس کے برعکس کل انبیاء کا مظہر اتم اور رسول پاک ﷺ کا ظل اور بروز (نعوذ باللہ) ہونے کا دعویدار مرزا قادیانی انبیاء کی اس صفت سے بالکل خالی تھا، مرزا قادیانی کی ساری عمر سرکار انگریز کے خوف سے اس کی رضا جوئی حاصل کرنے میں گزری، مولوی محمد حسین بٹالوی جن کی مخالفت کو دیکھتے ہوئے مرزا قادیانی نے انہیں خوب وعیدیں سنائیں، مولانا کے مقدمہ میں قید و بند کے ڈر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بعض الہامات کے ظاہر نہ کرنے کا انگریز کی عدالت میں عہد کیا۔ مولانا ثناءاللہ صاحب نے اس اقرار نامہ کے چند دفعات اپنی کتاب ''الہامات مرزا'' کے ص 84 پر نقل کئے ہیں۔ چند دفعات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ میں (مرزا قادیانی) ایسی پیشن گوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا جس کے یہ معنی ہوں یا ایسے معنی خیال کئے جاسکیں کہ کسی شخص کو ذلت پہنچے گی یا وہ سورد عتاب الٰہی ہوگا۔

۲۔ میں خدا کے پاس ایسی اپیل کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے وہ سورد عتاب الٰہی ہے۔

۳۔ میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا جس کا منشاء ہو یا جو ایسا منشاء رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص ذلت اٹھائے گا یا سورد عتاب الٰہی ہوگا۔

(روحانی خزائن: الہامات مرزا صفحہ 84)

انگریزی عدالت میں:

مرزا قادیانی نے عدالتی حکم کی تعمیل کرتے ہوئے 26 فروری 1899ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس کا عنوان تھا۔ ''اپنے مریدوں کی اطلاع کیلئے''۔ اس اشتہار میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

اپنے مریدوں کی اطلاع کے لئے:

جو پنجاب اور ہندوستان اور دوسرے ممالک میں رہتے ہیں اور نیز دوسروں کے لئے اعلان جو کہ ایک مقدمہ زیر دفعہ 107 ضابطہ فوجداری مجھ پر اور مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعت السنہ پر عدالت جے۔ ایم ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور میں دائر تھا۔ بتاریخ 24 فروری 1899ء بروز جمعہ اس طرح پر اس کا فیصلہ ہوا کہ فریقین سے اس مضمون کے نوٹسوں پر دستخط کرائے گئے کہ آئندہ کوئی فریق اپنے کسی مخالف کی نسبت موت وغیرہ دل کے آزار مضمون کی پیشگوئی نہ کرے۔ کوئی کسی کو کافر، دجال، مفتری اور کذاب نہ کہے۔ کوئی کسی کو مباہلہ کے لیے نہ بلاوے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 299 طبع جدید از مرزا قادیانی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ہم تو ایک عرصہ گزر گیا کہ اپنے طور پر یہ عہد شائع بھی کر چکے کہ آئندہ کسی مخالف کے حق میں موت وغیرہ کی پیشگوئی نہیں کریں گے''۔

مزید گورنمنٹ کے خوف سے لکھتا ہے:

ہر ایک ایسی پیش گوئی سے اجتناب ہوگا جو امن عامہ اور اغراض گورنمنٹ کے مخالف ہوں۔ (اربعین نمبر:1 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 343)

مرزا قادیانی کا عبداللہ آتھم نامی عیسائی سے پندرہ روز تک مناظرہ ہوتا رہا درمیان میں کسی دن عبداللہ آتھم پادری بیماری کی وجہ سے نہ آسکا تو ڈاکٹر مارٹن کلارک نے آتھم کی جگہ مناظرہ کیا اس مناظرے کا نتیجہ کیا رہا اس کی مکمل تفصیل ''عبداللہ آتھم کی پیش گوئی'' کے تحت گزر چکی جس کا خلاصہ یہ کہ مرزا قادیانی وہ مناظرہ ہار گیا لیکن عبداللہ آتھم کے مرنے کی پیشگوئی کر دی اور چونکہ ڈاکٹر مارٹن کلارک بھی مناظرے میں شامل تھا اس لیے اس کے خلاف بھی پیشگوئی گھڑ ڈالی مارٹن کلارک کی طرف سے مرزا قادیانی پر زیر دفعہ 107 ضابطہ فوجداری اگست 1897ء میں خوب زور وشور سے فوجداری مقدمہ چلا اس مقدمے کا فیصلہ کافی عبرت آموز ہے جس میں مرزا قادیانی کو اس طرح کی پیش گوئی کرنے سے روک دیا گیا اور آئندہ ایسا کرنے پر قانونی کاروائی کرنے کی دھمکی بھی دی گئی۔ اس پر انبیاء کے مظہر اتم ہونے کے دعویدار مرزا قادیانی نے ''بلغ ما انزل الیك من ربك'' میں کتنا عمل کیا اور اس دھمکی کا کس قدر اثر قبول کیا مندرجہ ذیل ہے:

مرزا قادیانی نے ستمبر 1897ء میں ایک اشتہار شائع کیا جس میں اس بات کا اعلان کیا کہ آئندہ میری طرف سے بحکم ڈپٹی کمشنر کبھی بھی سخت اور فتنہ انگیز الفاظ کسی کے متعلق استعمال نہ کیے جائیں گے اور تمام جماعت کو نصیحت کی کہ وہ بھی اس بات کا خاص خیال رکھے۔ اسی اشتہار کے آخر میں لکھتا ہے:

اور یاد رہے کہ یہ اشتہار مخالفین کے لیے بھی بطور نوٹس ہے چونکہ ہم نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے سامنے یہ عہد کر لیا ہے کہ آئندہ ہم سخت الفاظ سے کام نہ لیں گے۔ اس لیے حفظ امن کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقاصد کی تکمیل کے لیے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے تمام مخالف بھی اس عہد کے کاربند ہوں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 470)

مرزا قادیانی نے اسی مقدمہ میں جو بیان عدالت میں دیا اس میں یہ بھی لکھا کہ:

اور ہم تو ایک عرصہ گزر گیا کہ اپنے طور پر یہ عہد شائع بھی کر چکے کہ آئندہ کسی مخالف کے حق میں موت وغیرہ پیشگوئی نہیں کریں گے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 300 طبع جدید)

لیکن جب علماء نے اس توبہ نامے پر گرفت کی اور مرزا قادیانی پر اعتراضات ہونے لگے کہ یہ کیسا ملہم من اللہ اور مامور من اللہ ہے جو حکومت کے خوف سے خدائی پیش گوئیوں کا اعلان نہ کرنے کا عہد کیا بیٹھا تو مرزا قادیانی نے اس کے جواب میں لکھا:

بعض ہمارے مخالف جن کو افتراء اور جھوٹ بولنے کی عادت ہے لوگوں کے پاس کہتے ہیں کہ صاحب ڈپٹی کمشنر نے آئندہ پیش گوئیاں کرنے سے منع کر دیا ہے۔ خاص کر ڈرانے والی پیش گوئیوں اور عذاب کی پیش گوئیوں سے سخت ممانعت کی ہے، سو واضح رہے کہ باتیں سراسر جھوٹی ہیں ہم کو کوئی ممانعت نہیں ہوئی اور عذابی پیشگوئیوں میں جس طریق کو ہم نے اختیار کیا ہے یعنی رضا مندی لینے کے بعد پیش گوئی کرنا اس طریق پر عدالت اور قانون کا کوئی اعتراض نہیں۔

(کتاب البریہ: روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 10)

میں نے مسٹر ڈوئی کے سامنے لکھ دیا تھا کہ آئندہ کسی کی نسبت موت کا الہام شائع نہیں کروں گا جب تک وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اجازت نہ لے لیوے۔

(مرزا قادیانی کا حلفیہ بیان گورداسپور عدالت میں منقول از منظور الٰہی ص 245)

قارئین کرام! انبیاء کرام علیہم السلام جو بھی پیش گوئی کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے جو کہ نبی کی صداقت پر دلیل ہوتی ہے اور پیش گوئی کو پہنچا دینا اور بیان کر دینا نبی کے فرائض منصبیہ میں داخل ہے لیکن قادیانی ایک کافر کے کہنے پر اللہ کے حکم کی کھلی نافرمانی کر رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا عظیم کارنامہ ''براہین احمدیہ''

مرزا قادیانی کے نام نہاد علمی کارناموں میں سے ایک مرزا قادیانی کی کتاب ''براہین احمدیہ'' ہے۔ جب مرزا قادیانی نے نمائندہ اسلام کی حیثیت سے خود کو متعارف کروایا تو اعلان کیا کہ میں حقانیت اسلام پر ایک کتاب لکھنے والا ہوں جس میں تین سو دلائل حقانیت اسلام پر ہوں گے اور ان میں سے کسی ایک دلیل کا بھی رد ممکن نہیں ہو سکے گا۔ اور یہ کتاب پچاس ضخیم جلدوں پر مشتمل ہوگی لیکن افسوس مرزا قادیانی ان میں سے کسی بات کو بھی پورا نہ کر سکا اگرچہ کتاب تو لکھی لیکن کل کتاب 562 صفحات پر مشتمل ہے اور مرزا قادیانی نے اس کی تالیف و تدوین میں بھی کئی سال لگا دیئے پھر بعد میں پنڈت لیکھرام نے ''تکذیب براہین'' کے نام سے اس کا جواب بھی دیا لیکن مرزا قادیانی کو جواب الجواب دینے کی ساری زندگی توفیق نہ ہوئی۔ اس کتاب کا مختصر تعارف یہ ہے کہ یہ کتاب پانچ حصوں پر مشتمل ہے۔ 1880ء میں پہلے دو حصے شائع ہوئے۔ 1882ء میں تیسرا حصہ طبع ہوا اور 1884ء میں چوتھا حصہ گویا کتاب کے پہلے چار حصوں پر جو 562 صفحوں پر مشتمل ہے چھ سال سے زائد عرصہ لگا۔ حالانکہ اس کتاب کے پہلے حصے میں کوئی علمی مضمون نہیں ہے بلکہ دس ہزار روپیہ کا انعامی اشتہار ہے جسے صفحات اور حصص کی تعداد بڑھانے کے لیے پہلا حصہ قرار دے دیا۔

علماء سے علمی اعانت

براہین احمدیہ میں مرزا قادیانی کا شاید ہی کوئی ذاتی مضمون ہو۔ مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ میں جو کچھ زیب رقم کیا وہ یا تو علماء سلف کی کتابوں سے نقل کیا ہے یا علمائے معاصرین کی تحقیقات کو شامل کیا ہے۔ علمی مواد کی فراہمی کے سلسلہ میں مرزا قادیانی نے ہندوستان کے علماء و مشاہیر کو خطوط لکھے اور ان سے درخواست کی کہ حقانیت اسلام کے متعلق مضامین بھیج کر قلمی امداد فرمائیں۔ جن علماء سے مرزا قادیانی نے مواد حاصل کیا اُن میں مولوی چراغ علی صاحب بھی ہیں جو علوم عقلیہ میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ مرزا قادیانی نے خط و کتابت کے ذریعے براہین کی تالیف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ان سے مدد کی درخواست کی جس پر انہوں نے اپنی بیش بہا علمی تحقیقات قلم بند کر کے مرزا قادیانی کے پاس بھیج دیں۔ مرزا قادیانی نے انہیں براہین میں شامل کر لیا لیکن مولانا مرحوم کا حوالہ نہ دیا کیونکہ اس سے مولانا کی علمی عظمت اور مرزا قادیانی کی علمی بے مائیگی کا اظہار ہوتا تھا۔ مولانا چراغ علی مرحوم کے کاغذات میں کئی خطوط مرزا قادیانی کے ملے ہیں جن میں مرزا قادیانی نے علمی امداد کی درخواست کی تھی جس کی کچھ تفصیل رئیس قادیان جلد اول میں ذکر کی گئی ہے بہر حال براہین احمدیہ میں درج شدہ اکثر مضامین مختلف لوگوں سے اکٹھے کردہ ہیں۔

براہین احمدیہ کے ذریعے زر طلبی کا حصول:

مرزا قادیانی نے ملکی جرائد و رسائل میں براہین کے لیے زبردست پروپیگنڈا کروایا اور اس کی طباعت کے لیے قوم سے مالی امداد کی بھی مسلسل اپیلیں کیں اس کے علاوہ درخواست ہائے اعانت کے جو اشتہار یکے بعد دیگرے مختلف عنوانوں سے ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر تقسیم کروائے وہ بھی ایک درجن سے کم نہ ہوں گے۔

براہین احمدیہ کے بارے میں پہلا اشتہار:

براہین کی طباعت کے لیے حصول اعانت کا جو سب سے پہلا اشتہار اپریل 1879ء میں دیا وہ مندرجہ ذیل ہے۔

''اشتہار بغرض استعانت از انصار دین محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ الابرار'' شائع کیا۔ اس میں لکھا کہ ''اس خاکسار نے ایک کتاب متضمن اثبات حقانیت قرآن وصداقت دین اسلام ایسی تالیف کی ہے جس کے مطالعہ کے بعد طالب حق سے بجز قبولیت اسلام اور کچھ نہ بن پڑے۔ اس کتاب کے ساتھ اس مضمون کا ایک اشتہار دیا جاوے گا کہ جو شخص اس کے دلائل کو توڑ دے میں اپنے جائیداد تعدادی دس ہزار روپیہ اس کے حوالے کر دوں گا۔ پہلے ہم نے اس کتاب کا ایک حصہ پندرہ جزو دو سو چالیس صفحہ میں تصنیف کیا۔ بغرض تکمیل تمام ضروری امروں کے نو حصے اور زیادہ کر دیئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کے سبب سے تعداد کتاب ڈیڑھ سو جزو (دو ہزار چار سو صفحہ) ہوگئی ہر ایک حصہ کا ایک ایک ہزار نسخہ چھپے تو چورانوے روپیہ صرف ہوتے ہیں۔ پس کل حصص کتاب نو سو چالیس روپے سے کم میں نہیں چھپ سکتے۔ بعدازاں کہ ایسی بڑی کتاب کا چھپ کر شائع ہونا بجز معاونت مسلمان بھائیوں کے بڑا مشکل امر ہے اور ایسے اہم کام میں اعانت کرنے میں جس قدر ثواب ہے وہ ادنیٰ اہل اسلام پر بھی مخفی نہیں۔ لہٰذا اخوان مؤمنین سے درخواست ہے کہ اس کے مصارف طبع میں معاونت کریں۔ اغنیاء لوگ اگر اپنے مطبخ (باورچی خانہ) کے ایک دن کا خرچ بھی عنایت فرمائیں گے تو یہ کتاب بہ سہولت چھپ جائے گی۔ ورنہ یہ مہر درخشاں چھپا رہے گا۔ یا یوں کریں کہ ہر ایک اہل وسعت بہ نیت خریداری کتاب پانچ پانچ روپیہ مع اپنی درخواستوں کے راقم کے پاس بھیج دیں۔ جیسی جیسی کتاب چھپتی جائے گی ان کی خدمت میں ارسال ہوتی رہے گی۔ غرض انصار اللہ بن کر اس نہایت ضروری کام کو جلد تر بسرانجام پہنچا دیں۔ (تبلیغ رسالت، جلد اول، صفحہ 8)

براہین احمدیہ کے بارے دوسرا اشتہار:

کچھ دنوں کے بعد ایک اور اشتہار زیر عنوان ''اشتہار کتاب براہین احمدیہ بجہت اطلاع جمیع عاشقان صدق وانتظام سرمایہ طبع کتاب'' شائع کیا۔ جس کا مضمون قریب قریب وہی تھا جو پہلے اشتہار کا تھا۔ البتہ اتنا اضافہ تھا۔ بڑی شکر گزاری سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت مولوی چراغ علی خاں صاحب معتمد مدار المہام دولت آصفیہ حیدر آباد دکن نے بغیر ملاحظہ کیے کسی اشتہار کے خود بخود اپنے کرم ذاتی و ہمت اور حمایت وحمیت اسلامیہ سے بوجہ چندہ اس کتاب کے ایک نوٹ دس روپیہ کا بھیجا ہے۔ (ایضاً، صفحہ 10,9)

قیمت میں اضافہ:

مرزا قادیانی نے ابھی یہ دو اشتہار ہی شائع کیے تھے کہ لوگوں کی طرف سے روپیہ آنا شروع ہوگیا، اس پر مرزا قادیانی نے حریص تاجروں کی طرح کتاب کی قیمت دوگنا یعنی دس روپے کر دی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ 3 دسمبر 1879ء کو ایک اعلان شائع کیا۔

''واضح ہو کہ جو اصل قیمت اس کتاب کی بلحاظ ضخامت اور حسن اور لطافت ذاتی اس کے اور نیز بنظر اس پاکیزگی خط اور تحریر اور عمدگی کاغذ وغیرہ لوازم اور مراتب کے کہ جن کے التزام سے یہ کتاب چھاپی جائے گی بیس روپیہ سے کم نہ تھی مگر ہم نے محض اس امید سے جو بعض امرائے اسلام جو ذی ہمت اور اولوالعزم ہیں۔ اس کتاب کی اعانت میں توجہ کامل فرمائیں گے۔ صرف پانچ روپیہ مقرر کی تھی مگر اب ایسا ظہور میں نہ آیا اور ہم انتظار کرتے کرتے تھک بھی گئے۔ بباعث اس کے جو قیمت کتاب کی نہایت ہی کم تھی اور جبر نقصان اس کا بہت سی اعانتوں پر موقوف تھا جو محض فی سبیل اللہ ہر طرف سے کی جاتیں طبع کتاب میں بڑی توقف ظہور میں آئی ناچار بصد اضطرار یہ تجویز سوچی گئی، جو قیمت کتاب کی جو بنظر حیثیت کتاب کے بغایت درجہ قلیل اور ناچیز ہے دوچند کی جائے۔ لہٰذا من بعد جملہ صاحبین باستثناء ان صاحبوں کے جو قیمت ادا کر چکے ہیں یا ادا کرنے کا وعدہ ہو چکا ہے قیمت اس کتاب کی بجائے پانچ روپیہ کے دس روپیہ تصور فرمائیں مگر واضح رہے کہ اگر بعد معلوم کرنے قدر و منزلت کتاب کے کوئی امیر عالی ہمت اس قدر اعانت فرمائیں گے کہ جو کسی کی قیمت کی ہے اس سے پوری ہو جائے گی۔ تو پھر وہی پہلی ہی قیمت قرار پا جائے گی۔ ان شاء اللہ یہ کتاب جنوری 1880ء میں زیر طبع ہو کر فروری میں شائع ہو جائے گی۔ (لوگوں کی ترغیب کیلئے آگے مرزا قادیانی نے چودہ نام نقل کیے جنہوں نے مرزا قادیانی کی مالی اعانت کی تھی)۔

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ 8)

براہین احمدیہ کی قیمت میں اضافہ:

مرزا قادیانی کے بے پناہ پروپیگنڈا نے لوگوں کو کتاب کا بڑا مشتاق بنا دیا تھا۔ جب پہلے دو حصے چھپ چکے تھے تو مرزا قادیانی کے جذبہ زرطلبی میں اور زیادہ تشنگی پیدا ہوئی اب اس کی قیمت دس روپے کی بجائے فی الحال مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لیے کم از کم پچیس روپے قرار پائی۔ اور ہر ایک سے پچیس روپیہ سے لے کر سو روپیہ تک وصول کیا جانے لگا۔ پچیس روپے سے لے کر سو روپیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک قیمت مقرر کرنے کے متعلق مرزا نے جو اشتہار شائع کیا اس میں لکھا کہ کتاب ''براہین احمدیہ'' جس میں تین سو مضبوط دلائل سے حقیقت اسلام ثابت کی گئی ہے اور ہر ایک مخالف کے عقائد باطلہ کا ایسا استیصال کیا گیا ہے کہ گویا اس مذہب کو ذبح کیا گیا ہے اور پھر زندہ نہیں ہوگا اس کتاب کے بارے میں بجز چند عالی ہمت مسلمانوں کے جن کی توجہ سے دو حصے اور کچھ تیسرا حصہ چھپ گیا ہے جو کچھ اور لوگوں نے اعانت کی وہ ایسی ہے کہ اگر بجائے تصریح کے انا للہ وانا الیہ راجعون پر قناعت کریں تو مناسب ہے پہلے یہ کتاب تیس پینتیس جز تک تالیف ہوئی تھی اور پھر سو جز (سولہ سو صفحے) تک بڑھادی گئی اور دس روپیہ عام لوگوں کے لیے اور پچیس روپیہ دوسری قوموں اور خواص کے لیے مقرر ہوئی مگر اب یہ کتاب بوجہ احاطہ جمیع ضروریات تحقیق و تدقیق تین سو جز (چار ہزار آٹھ سو صفحات) تک پہنچ گئی ہے۔ جس کے مصارف پر نظر کر کے یہ واجب معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ قیمت کتاب سو روپیہ رکھی جائے۔ مگر یہ باعث پست ہمتی اکثر لوگوں کو ان کے حوصلہ سے زیادہ تکلیف دے کر پریشان نہ کیا جائے اور واضح رہے کہ اب یہ کام ان لوگوں کی ہمت سے انجام پذیر نہیں ہوسکتا کہ جو مرد خریدار ہونے کی وجہ سے ایک عارضی جوش رکھتے ہیں بلکہ اس وقت کئی ایک ایسے عالی ہمتوں کی توجہات کی حاجت ہے کہ جن کا بے بہا ایمان خرید و فروخت کے تنگ ظرف سے سما نہیں سکتا بلکہ اپنے مالوں کے عوض میں بہشت جاودانی خریدنا چاہتے ہیں۔

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ 23,24)

زیادہ سے زیادہ قیمت وصول کرنے کے ہتھکنڈے:

''اب مرزا قادیانی نے لوگوں سے زیادہ سے زیادہ قیمت وصول کرنے کے لیے دو ڈھنگ اختیار کیے۔ اول تو یہ کوشش کی کہ کوئی شخص قیمت کا لفظ ہی زبان پر نہ لائے کیونکہ ''خرید و فروخت کا خیال تنگ ظرفی کی دلیل ہے''۔ بلکہ وہ اندھا دھند اپنے متاع عزیز کا ایک بڑا حصہ مرزا قادیانی کو خیرات میں دے دے اور اس کے معاوضہ میں مرزا صاحب سے بہشت جاوداں کا تمغہ حاصل کرلے اور اگر کوئی شخص اس طرح نہیں پھنستا تھا یا پچیس روپے سے بھی کم دینا چاہتا تھا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوشیار دکاندار کی طرح اس سے کہا جاتا تھا کہ تم ایک پائی نہ دو بلکہ مفت ہی لے لو کیونکہ ہم غریبوں کو مفت بھی دیتے ہیں۔لیکن ظاہر ہے کہ ایسا کون بے حیا مستطیع خریدار ہوگا جو غریب بن کر مفت مانگتا یا پچیس روپے سے کم قیمت پر کتاب مانگنے کی جرأت کرتا مرزا قادیانی نے سردار محمد علی خانِ مالیر کوٹلوی کے نام جو خط بھیجا اس میں لکھا تھا کہ ''قیمت کتاب سو روپیہ تک حسب مقدرت ہے یعنی جس کو سو روپیہ کی توفیق ہے وہ سو روپیہ ادا کرے اور جس کو کم توفیق ہے وہ کم۔مگر بہر حال پچیس روپیہ سے کم نہ ہو اور نادار کو مفت ملتی ہے۔آپ جس صیغہ میں چاہیں لے سکتے ہیں اور چاہیں تو مفت بھیجی جاوے''۔

(مکتوبات احمدیہ،جلد5،نمبر4،صفحہ4)

مرزا قادیانی نے ایک اعلان میں بعض نوابوں اور رئیسوں کی توہین اور بعض کی تعریف بھی کی چنانچہ لکھا:

''حالانکہ بخوبی مشتہر کیا گیا تھا کہ اب بباعث بڑھ جانے ضخامت کے اصل قیمت کتاب کی سو روپیہ ہی مناسب ہے کہ ذی مقدرت لوگ اس کی رعایت رکھیں کیونکہ غریبوں کو یہ صرف دس روپے میں دی جاتی ہے سو جبر نقصان کا واجبات سے ہے۔مگر بجز سات آٹھ آدمی غریبوں میں داخل ہو گئے۔خوب جبر (تلافی) کیا۔ہاں نواب اقبال الدولہ صاحب حیدرآباد نے اور ایک رئیس نے ضلع بلند شہر سے ایک نسخہ کی قیمت میں سو روپیہ بھیجا ہے۔اور ایک عہدہ دار محمد افضل خاں نے ایک سو دس روپے اور نواب صاحب مالیر کوٹلہ نے تین نسخہ کی قیمت میں سو روپیہ بھیجا اور سردار عطر سنگھ صاحب رئیس اعظم لدھیانہ نے بطور اعانت پچیس روپے بھیجے ہیں۔بخیل اور ممسک مسلمانوں کو جو بڑے بڑے لقبوں اور ناموں سے بلائے جاتے ہیں اور قارون کی طرح بہت سا روپیہ دبائے بیٹھے ہیں۔اپنی حالت کو سردار صاحب کے مقابلہ پر دیکھ لینا چاہیے۔ (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ 42)

براہین کی خریداری کی ترغیب:

تھوڑے دن کے بعد مرزا قادیانی نے ایک اور اپیل شائع کی جس میں لکھا:''امید یہ کی گئی تھی کہ امرائے اسلام جو ذی ہمت اور اولوالعزم ہیں اس کتاب کی اعانت میں دلی ارادت سے مدد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں گے لیکن اب تک وہ امید پوری نہ ہوئی۔ بلکہ بجز عالی جناب خلیفہ سید محمد حسن خان صاحب بہادر وزیر اعظم ریاست پٹیالہ (پنجاب) کہ جنہوں نے مسکین طالب علموں میں تقسیم کرنے کے لیے پچاس جلدیں اس کتاب کی خریدیں اور نیز فراہمی خریداروں میں بڑی مدد فرمائی۔ اکثر صاحبوں نے ایک یا دو نسخے سے زیادہ نہیں خریدا۔ لہٰذا بذریعہ اس اعلان کے بخدمت ان ذی ہمت امراء کے جو حمایت دین اسلام میں مصروف ہو رہے ہیں عرض کی جاتی ہے کہ وہ ایسے کار ثواب میں کہ جس سے اعلائے کلمۂ اسلام ہوتا ہے اعانت سے دریغ نہ فرمائیں۔ (تبلیغ رسالت، جلد اول، صفحہ 18)

محسنین کا شکریہ:

(جب پروپیگنڈا اور اشتہار بازی کی بدولت انجام کار روپیہ کی خوب ریل پیل ہوئی تو مرزا قادیانی نے معاونین و محسنین کرام کا ان الفاظ میں شکریہ ادا کیا) ''اس خداوند عالم کا کیا کیا شکر ادا کیا جائے کہ جس نے براہین کے چھپوانے کے لیے اسلام کے عمائد اور بزرگوں اور اکابر اور امیروں اور دیگر بھائیوں اور مومنوں اور مسلمانوں کو شائق اور راغب اور متوجہ کر دیا۔ پس اس جگہ ان تمام حضرات معاونین کا شکر کرنا بھی واجبات سے ہے کہ جن کی کریمانہ توجہات سے میرے مقاصد دینی ضائع ہونے سے سلامت رہے، میں ان صاحبوں کی اعانتوں سے ایسا ممنون ہوں کہ میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ جن سے میں اس کا شکر ادا کر سکوں''۔ (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ 48د)

خلف وعد اور خریداروں کا روپیہ ہضم کرنے کی مضحکہ خیز توجیہ:

''جب قادیانی صاحب تین سو جزو (چار ہزار آٹھ سو صفحات) کی کتاب کی قیمت میں اور کچھ خیرات کے طور پر ہزار ہا روپیہ قوم سے وصول کر چکے تو اب تقدس مآب نے صرف چار حصوں یعنی ۵۶۲ صفحات کی کتاب پر ہی لوگوں کو ٹرخا دینے اور ہزار ہا روپیہ کی رقم خطیر بے ڈکار ہضم کر جانے کا عزم مصمم کر لیا لیکن اس بدمعاملگی کے جواب کی بھی کوئی وجہ تجویز ہونی چاہیے تھی۔ سخن تراشی تو مرزا قادیانی کے گھر کی لونڈی تھی۔ بات یہ بنائی کہ اب خود رب العلمین اس کتاب کا متولی و مہتمم ہو گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اس تولیت واہتمام خداوندی کا یہ مطلب تھا کہ اب میں باقی ماندہ کتاب کی طبع واشاعت کا کوئی ذمہ نہیں لے سکتا۔ چنانچہ پہلے کہا بجز اسلام کے کچھ بن نہ پائے گی اوراب ۱۸۸۴ء میں مرزا صاحب نے براہین احمدیہ (حصہ چہارم) کے آخری صفحہ پر ''ہم اور ہماری کتاب'' کے زیرعنوان یہ اعلان شائع کردیا۔ ''ابتداء میں جب یہ کتاب تالیف کی گئی تھی اس وقت اس کی کوئی اورصورت تھی۔اب اس کتاب کا متولی اورمہتمم ظاہراًاور باطناً حضرت رب العالمین ہے اور کچھ معلوم نہیں کہ کس اندازہ اورمقدار تک اس کو پہنچانے کا ارادہ ہے اور سچ تو یہ ہے کہ جس قدر اس نے جلد چہارم تک انوار حقیقت اسلام کے ظاہر کیے ہیں یہ بھی اتمام حجت کے لیے کافی ہیں۔ اس جگہ ان نیک دل ایمانداروں کا شکر کرنا لازم ہے۔جنہوں نے اس کتاب کے طبع ہونے کے لیے آج تک مدد دی ہے۔بعض صاحبوں نے اس کتاب کو محض خرید وفروخت کا ایک معاملہ سمجھا ہے اور بعض کے سینوں کو خدا نے کھول دیا۔ اگر حضرت احدیت کا ارادہ ہے تو کسی ذی مقدرت کے دل کو بھی اس کام کے انجام دینے کے لیے کھول دے گا۔واللہ علی کل شیء قدیر''۔

(تبلیغ رسالت جلداول صفحہ 47,48)

''اس تحریر سے مرزا قادیانی کا یہ مقصد تھا کہ باقی ماندہ کتاب کے متعلق کسی قسم کی ذمہ داری نہیں لی جاسکتی۔ کیونکہ کتاب کی پیشگی قیمتیں ہضم ہوچکی ہیں۔البتہ اگر حق تعالیٰ کی خواہش ہوتو وہ کسی سرمایہ دار کو آمادہ کردے کہ وہ اپنے سرمایہ سے باقی ماندہ کتاب طبع کرادے اوراس طرح قارون زماں بننے کے دیرینہ مرزائی ارمان پورے کردے۔ واقعی دیانت داری اورصفائی معاملہ اس کو کہتے ہیں جس کا قادیاں کے مجدد صاحب نے ثبوت دیا''۔

تین سو جزء کے وعدہ کے عدم ایفاء کا اعلان:

''چونکہ مرزا قادیانی براہین کے خریداروں سے کتاب کی قیمت پیشگی وصول کرچکا تھا اور ہزار ہا روپیہ کی وصول یابی کے بعد اب خریداروں کی طرف سے کسی نئی رقم کے ملنے کی توقع نہ تھی اس لیے قادیاں کے مجدد صاحب ''براہین احمدیہ'' کو نظرانداز فرما کر اس کی جگہ دوسری کتابیں مثلاً ''سرمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چشم آریہ'' اور رسالہ ''سراج منیر'' وغیرہ چھپوا کر زراندوزی کے سامان مہیا فرمانے لگے اور براہین کے متعلق اعلان کر دیا کہ الہامات الہیہ کی بنا پر تین سو جزء کے وعدے پورے نہیں کئے جا سکتے۔ چنانچہ ستمبر ۱۸۸۶ء میں اپنی نئی کتاب ''سرمہ چشم آریہ'' کے ٹائٹل پیج پر یہ اعلان درج کیا۔ ''یہ رسالہ کحل الجواہر سرمہ چشم آریہ نہایت صفائی سے چھپ کر ایک روپیہ بارہ آنہ اس کی قیمت عام لوگوں کے لیے قرار پائی ہے۔ اور خواص اور ذی استطاعت لوگ جو کچھ بطور امداد دیں ان کے لیے موجب ثواب ہے کتاب واپس کریں اور قیمت لے لیں کیونکہ ''سراج منیر'' اور ''براہین'' کی طباعت کے لیے اسی قیمت سے سرمایہ جمع ہوگا، اس کے بعد رسالہ ''سراج منیر'' چھپے گا۔ اس کے بعد پنجم حصہ کتاب ''براہین احمدیہ'' چھپنا شروع ہوگا، جو بعض لوگ توقف طبع براہین سے مضطرب ہو رہے ہیں ان کو معلوم نہیں کے اس زمانہ توقف میں کیا کیا کاروائیاں بطور تمہید کتاب کے عمل میں آئی ہیں۔ ۲۳ ہزار کے قریب اشتہار تقسیم کیا گیا اور صدہا جگہ ایشیا و یورپ و امریکہ میں خطوط دعوت اسلام اردو انگریزی میں چھپوا کر اور رجسٹری کرا کے بھیجے گئے۔ بایں ہمہ اگر بعض صاحب اس توقف سے ناراض ہوں تو ہم ان کو فسخ بیع کی اجازت دیتے ہیں وہ ہم کو اپنی خاص تحریر سے اطلاع دیں تو ہم بدیں شرط کہ جس وقت ہم کو ان کی قیمت مرسلہ میسر آوے اس وقت باخذ کتاب واپس کر دیں گے۔ بلکہ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ایسے صاحبوں کی ایک فہرست تیار کی جائے اور ایک ہی دفعہ سب کا فیصلہ کیا جائے اور یہ بھی ہم اپنے گزشتہ اشتہار میں لکھ چکے ہیں کہ اب یہ سلسلہ تالیف کتاب بوجہ الہامات الہیہ دوسرا رنگ پکڑ گیا ہے اور اب ہماری طرف سے کوئی ایسی شرط نہیں کہ کتاب تین سو جزء تک ضرور پہنچے بلکہ جس طور سے خدائے تعالیٰ مناسب سمجھے گا کم یا زیادہ بغیر لحاظ پہلی شرائط کے اس کو انجام دے گا کہ یہ سب کام اسی کے ہاتھ میں اور اسی کے امر سے ہیں''۔ (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ 91)

مرزا قادیانی سے لوگ ایک عرصے تک باقی رقم کا مطالبہ کرتے رہے لیکن مرزا قادیانی ہمیشہ خریداروں کو چکروں میں ڈال کر رکھتا اس طرح سے ایک لمبا عرصہ گزر گیا لیکن مرزا قادیانی کی طرف سے نہ پانچویں جلد لکھی گئی اور نہ ہی خریداروں کو رقمیں واپس کی گئیں۔ جب مرزا قادیانی نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نصرۃ الحق کتاب لکھنا شروع کی تو لکھتے ہوئے خیال آیا کیوں نہ اس کو براہین احمدیہ کا حصہ پنجم کے نام سے شائع کر دیا جائے حالانکہ اس کتاب کا موضوع الگ تھا۔ کتاب کے ۳۷ صفحہ نصرۃ الحق کے نام سے لکھے لیکن آگے آنے والے صفحات کو براہین احمدیہ حصہ پنجم کا نام دے دیا چنانچہ آج بھی روحانی خزائن کی جلد ۲۱ میں یہ کتاب موجود ہے جس کے ۳۷ صفحے تک نصرۃ الحق لکھا ہے ۴۷ صفحے سے آگے براہین حصہ پنجم میں لکھا ہے۔

''اور جب یہ پانچواں حصہ شائع کیا تو اس کے ابتداء میں لکھا'' پہلے پچاس حصے لکھنے کا وعدہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطے کا فرق ہے اس لیے پانچ حصوں سے پچاس کا وعدہ پورا ہو گیا''۔

(دیباچہ براہین حصہ پنجم: روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 9)

واہ! کیا شاندار منطق ہے اس شاعرانہ خیال آفرینی کے متعلق التماس ہے کہ اس قسم کی طفل تسلیاں اور مہمل نگاریاں مرزا قادیانی کے مریدین تو قبول کر سکتے ہیں لیکن دنیا کا کوئی دوسرا صحیح العقل انسان اس سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔ اگر پچاس کا وعدہ پانچ سے پورا ہو سکتا ہے تو کیا ایسا ممکن ہے کہ کسی شخص کے ذمے پانچ ہزار روپے قرض ہو اور وہ قرض خواہ کو پانچ سو روپے دے کر اس قسم کی حیلہ گرانہ منطق سے مطمئن کرے لیکن تعجب ہے مرزائیوں کی عقل پر کہ وہ مرزا قادیانی کے اس صریح فراڈ اور دغابازی پر بھی حیلہ سازی اور تاویل کاری کرتے ہیں چنانچہ جب کبھی مرزائیوں سے یہ بات کی جاتی ہے کہ مرزا قادیانی نے پچاس جلدوں کے پیسے عوام سے وصول کیے لیکن چار جلدیں دی اور باقی پانچویں جلد لکھ کر کہہ دیا کہ میرا وعدہ پورا ہو گیا اس طرح سے مسلمانوں کا ہزار ہا روپیہ کھا گیا تو مرزائی جواب میں مزید نرالی منطق چلاتے ہیں کہتے ہیں:

اگر مرزا صاحب نے ایسا کر لیا تو کیا ہوا آنحضرت ﷺ بھی تو جب معراج پر گئے تو انہیں پچاس نمازیں دی گئیں تھیں تو انہوں نے معاف کراتے کراتے پانچ کرا لی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ اب بھی پانچ پڑھنے والوں کو پچاس کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب:

مرزائیوں کا مرزا قادیانی کے اس فراڈ کو معراج پر قیاس کرنا درست نہیں کیونکہ دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ مرزا نے لوگوں سے پچاس جلدوں کے پیسے لیے تھے اور بدلے میں کم یعنی پچاس کی جگہ پانچ جلدیں لکھیں اور چار جلدیں دیں جب کہ اللہ تعالیٰ پانچ نمازیں لیتے ہیں اور زائد یعنی پچاس نمازوں کا ثواب دیتے ہیں۔

دوسرا فرق:

یہاں حضور ﷺ بار بار عرض کر کے نمازوں میں کمی کرا رہے ہیں اور مرزا کے معاملے میں خریدار اپنی رقم کے عوض بار بار پچاس جلدوں کا تقاضا کر رہے ہیں۔

تیسرا فرق:

نمازوں کا معاملہ حقوق اللہ میں سے ہے جبکہ لوگوں کا مال واپس نہ کرنا حقوق العباد میں سے ہے۔

خلاصہ کلام:

پچاس کی پانچ میں مسلمانوں کا فائدہ ہے یعنی پڑھو پانچ اور ثواب پچاس کا لیکن یہاں تو معاملہ ہی الٹ ہے کہ رقم پچاس کی ادا کی اور کتابیں پانچ ملیں، وہاں فائدہ ہے اور یہاں نقصان۔

بہرحال اس معاملے کے متعلق مرزا قادیانی سے یوم الحساب کو یقیناً سخت باز پرس ہوگی اور رب العالمین کی بارگاہ عالی میں پچاس کی جگہ پانچ حصوں سے وعدہ پورا کرنے کی جسارت کا جو انجام ہوسکتا ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مناظرے

مرزا قادیانی نے مبلغ اسلام ومناظر اسلام کی حیثیت سے اپنی زندگی کا آغاز لاہور سے کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ پنڈت دیانند سرسوتی نے اپنی ہنگامہ خیزیوں سے ملک کی مذہبی فضا میں سخت تموج برپا کر رکھا تھا اور پادری لوگ بھی اسلام کے خلاف ملک کے طول وعرض میں بہت کچھ دریدہ دہنی کر رہے تھے ان دنوں مرزا قادیانی نے لاہور کا قصد کیا اور اپنے بچپن کے دوست مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کے ہاں مسجد میانوالی لاہور میں اقامت اختیار کی۔ مرزا قادیانی نے یہیں مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کے سامنے اپنی یہ خواہش رکھی کہ وہ غیر مذاہب کے خلاف کام کرنا چاہتا ہے جس کو مولانا نے سراہا اور کافی رہنمائی کی۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے ہندو لٹریچر اور مسیحی کتب کا مطالعہ شروع کر دیا اور مسلم علماء نے جو کچھ مذاہب کے رد میں لکھا تھا اسے بھی دیکھنے لگا، چنانچہ مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ کے مقدمہ میں بھی اس بات کا ذکر کیا ہے لکھتا ہے:

برمذہبے غور کر دم بسے شفیدم ز دل محبت ہر کسے
بخواندم زہر ملتے دفترے بدیدم زہر قوم دانشورے
ہم از کود کی سوئے این تاختم دریں شغل خود را بنیداختم
جوانی ہمہ اندرین باختم دل ازغیر ایں کار پردا ختم
بما بدم دریں غم زمانے دراز نہ خفتم زفکرش شبان دراز

(یعنی میں نے ہر مذہب کی کتابیں خوب پڑھی ہیں۔ ہر مذہب کے آدمیوں سے مبادلہ خیالات کیا ہے کتب مذاہب کے مطالعہ میں بچپن سے منہمک ہوں اور ساری جوانی اسی ایک مشغلہ کی نظر کر دی ہے)۔ لاہور میں قیام کے دوران مرزا قادیانی نے چند اور بزرگوں کے سامنے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا جنہوں نے خوب تعاون کا یقین دلایا پھر ہوا بھی ایسا ہی کہ یہ علماء مرزا قادیانی کو اشتہارات، تقریرات اور باہمی نشستوں میں متعارف کروانے لگے۔ مرزا قادیانی چند ماہ لاہور رہا پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان جا کر آریوں کے خلاف اشتہار بازی شروع کر کے مقابلہ ومناظرہ کے نمائشی چیلنج دیتا رہا۔ حالانکہ مرزا قادیانی میدان مناظرہ کا آدمی ہرگز نہیں تھا کاغذی گھوڑے دوڑا کر کچھ کام چلا لیتا تھا لیکن تقریری بحث میں بہت جلد دم توڑ جاتا تھا اسی لئے کبھی نہ دیکھا کہ یہ کسی معرکہ سے کامیاب اور فاتحانہ باہر نکلتا۔ مرزا قادیانی ہمیشہ دشمن کو للکارتا اور چیلنج دیتا نظر آتا ہے لیکن جیسے ہی کوئی مقابلے پر آنے کے لیے چیلنج قبول کرتا تو اسے پیچ در پیچ شرطوں کی بھول بھلیوں سے باہر نکل کر مقابلہ کا موقع ہی نہ دیتا تھا، آج کل مرزائیوں کا طریق بھی یہی ہے اول ختم نبوت والوں سے بحث ومناظرہ ہی نہیں کرتے اور اگر کریں بھی تو صاف شکست کے بعد بھی اپنی فتح کے ترانے گاتے نظر آتے ہیں کیونکہ یہی حال ان کے پیر ومرشد کا تھا۔

مرزا قادیانی کے بارے میں مرزائیوں نے مشہور کیا ہوا ہے کہ مرزا قادیانی نے اہل باطل کے ساتھ بہت مناظرے کیے ہیں اور ان کو شکست سے دوچار کر کے پرچم اسلام کو بلند کیا ہے حالانکہ حقیقت بالکل اس کے برعکس ہے۔ مرزا قادیانی نے ابتداء میں لاہور میں کچھ پادریوں اور آریوں کے ساتھ گفتگو کی ہے لیکن وہ گفتگو مناظرے کی صورت میں ہرگز نہیں ہوتی بلکہ باہم افہام وتفہیم کی صورت ہوتی تھی اور یہ اس لیے تھا کہ شہرت حاصل ہو اور ناکامی کی صورت میں بھی لوگوں پر حقیقت نہ کھل سکے پھر قادیان سے مسلسل اشتہار بازی کا سلسلہ جاری رکھا۔ مرزا قادیانی کی ساری مسیحیت یہیں تک محدود تھی کہ اطمینان اور یکسوئی کی حالت میں سلف وخلف کی تصنیفات سے کچھ نقل کر کے کوئی مضمون تیار کر لیا یا اعتراضات کے جوابات لکھوا دیے ورنہ تقریری مقابلہ اور مناظرہ سے تو اس کی روح نکلتی تھی۔ علمائے اسلام نے سالہا سال جتن کیے کہ کسی طرح مرزا قادیانی مرد میدان بن کر مقابلہ پر آئے اور کوئی جوہر رکھتا ہو تو اس کا عملی ثبوت دے۔ مقابلے پر آ کر اعتراضات کرے جوابات پائے، اعتراضات سنے اور جوابات دے لیکن اس کا مرزا قادیانی کو کبھی حوصلہ نہ ہو سکا چنانچہ مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ کی اشاعت کے بعد تقریباً 25 سال سے زائد عرصے میں صرف پانچ مناظرے کئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلامناظرہ: ماسٹرمری دھرآریہ کے ساتھ بمقام ہوشیار	مارچ1886ء میں
دوسرامناظرہ: مولوی محمد حسین بٹالوی کے ساتھ بمقام لدھیانہ	جولائی1891ء میں
تیسرامناظرہ: مولوی محمد بشیر بھوپالی کے ساتھ بمقام دہلی	اکتوبر1891ء میں
چوتھامناظرہ: مولوی عبدالحکیم کلانوری کے ساتھ بمقام لاہور	جنوری فروری1892ء میں
پانچواں مناظرہ: ڈپٹی عبداللہ آتھم مسیحی کے ساتھ بمقام امرتسر	مئی وجون1893ء میں

(سیرۃ المہدی جلداول صفحہ 220)

اور یہ پانچوں مناظرے تحریری تھے اگر مرزا قادیانی کوقوت گویائی اور مناظرانہ صلاحیت میں سے کچھ حصہ ملا ہوتا تو کبھی تقریری مقابلہ بھی اپنے دوش ہمت پر گوارا کرتا لیکن یہ مناظرے سے ایسے بھاگتا تھا جیسے شکار شیر سے اس لیے یہ بات ہرگز درست نہیں کہ مرزا قادیانی مناظر تھا ہاں یہ بات ضرور تھی کہ علم وہنر کے بلند وبانگ دعوے تھے لیکن اس کی حقیقت مرزا قادیانی کا تقریری مناظرہ نہ کرنے سے واضح ہوجاتی ہے بہرحال گھر بیٹھے دوسروں کو چیلنج دینا آسان تھا اس لیے کاغذی گھوڑے دوڑانے اور علماء اسلام اور اسی طرح کبھی آریوں کبھی پادریوں کو مناظرہ کا چیلنج دیتا رہتا بعض مرتبہ مخاطبین میں سے کوئی اس بُری طرح مرزا قادیانی کی گرفت کرتا کہ میدان میں آئے بغیر سارے مسیحیت پر پانی پھرتا نظر آتا لیکن خیر مرزا قادیانی نے کل زندگی میں پانچ تحریری مناظرے کیے اس کی مزید کچھ تفصیل پیش خدمت ہے۔

علماءلدھیانہ کومناظرے کا چیلنج

مرزا قادیانی نے 3 مئی 1891ء کوایک اشتہار شائع کیا جس میں علماءلدھیانہ کومناظرہ کا چیلنج دیا تھا۔

مرزا قادیانی نے اپنے اس اشتہار میں لدھیانہ کے چند علماء کے نام لکھ کر کہا کہ یہ حضرات مجھ سے حیات ووفات عیسیٰ علیہ السلام پر بحث کرلیں لیکن سارا مباحثہ تحریری ہوگا تقریری نہیں اور میرے اس اشتہار میں سب سے اول بحث کا حق رکھنے والے مولوی عبدالعزیز صاحب ہے کیونکہ وہ لدھیانہ کی مقتداء شخصیت ہے اور یہ بار بار جامع مسجد میں برسرمنبر اعلان بھی دے چکے ہیں کہ وہ ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بحث کرنے کو تیار ہے اور اگر یہ اپنے اندر ایسا حوصلہ نہ رکھتے ہو تو اپنے برادر حقیقی مولوی محمد صاحب سے بحث کرنے کے لیے منت کریں اگر وہ حالت ناچاری کا اظہار کرے تو اپنے دوسرے بھائی عبداللہ صاحب کی خدمت میں التجا لے جائیں اگر وہ بھی نہ مانے تو مولوی مشتاق کی خدمت میں دوڑیں۔ اگر وہ بھی خاموش رہیں تو پھر اہل حدیث کے چیدہ و برگزیدہ حضرت مولوی محمد حسین صاحب رئیس اعظم لدھیانہ ہیں ان کی طرف سب کو رجوع کرنا چاہیے آگے ان کو اختیار ہے چاہے خود کریں، یا مولوی حسین بٹالوی کو مقرر کردیں۔ (تبلیغ رسالت جلد 2 صفحہ 1 تا 58)

مرزا قادیانی نے اپنے اس اشتہاری چیلنج میں بھی روایتی دجل سے کام لیتے ہوئے اصل موضوع کو بدل دیا کیونکہ علماء لدھیانہ تو برسر منبر مرزا قادیانی کے خارج از اسلام ہونے کا فتویٰ دیتے تھے اور تائید میں حرمین شریفین کے علماء کا فتویٰ دکھاتے تھے لیکن مرزا قادیانی نے موضوع کو اپنی ذات سے ہٹا کر حیات و وفات عیسیٰ علیہ السلام کی طرف موڑنے کی کوشش کی حالانکہ اس موضوع سے مرزا قادیانی کے کفر و اسلام کے بارے میں کیسے فیصلہ کیا جاسکتا ہے اسی لیے مرزا قادیانی کے اشتہار زیرِ عنوان الحق یعلو ولا یعلی شائع کیا جس میں لکھا:

''مرزا قادیانی اس مضمون میں اشتہار شائع کر رہے ہیں کہ عیسیٰ موعود میں ہوں۔ مولوی محمد اور مولوی عبداللہ اور مولوی عبدالعزیز وغیرہ مجھ سے گفتگو کرلیں۔ اس کے جواب میں التماس ہے کہ ہم نے 1301ھ میں فتویٰ دیا تھا کہ مرزا قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے رسالہ نصرت الابرار اور فیوضات مکی میں بحوالہ فتویٰ حرمین شریفین لکھ چکے ہیں کہ یہ شخص اور اس کے ہم عقیدہ لوگ دائرہ اسلام میں داخل نہیں اور ہمارا یہ قطعی اور حتمی فیصلہ ہے کہ جو لوگ مرزا قادیانی کے عقائد باطلہ کو حق جانتے ہیں وہ شرعاً کافر ہیں۔ پس مرزا قادیانی کو لازم ہے کہ مناظرہ کے لیے کسی رئیس شہر مثلاً شاہزادہ نادر صاحب یا خواجہ احسن شاہ یا کسی اور رئیس کا مکان تجویز کرکے ہمیں یہ تحریری اطلاع دیں کے فلاں مقام پر آکر ہم سے مناظرہ کرلیں۔ چونکہ ہمارے نزدیک مرزا قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں لہٰذا ان کو سب سے پہلے اپنا اسلام ثابت کرنا پڑے گا اور اگر انہوں نے اپنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہونا ثابت کر دکھایا تو پھر ان کے عیسیٰ موعود ہونے پر گفتگو ہوگی۔ اگر مرزا صاحب بوجہ علمی بے بضاعتی کے تنہا مناظرہ نہ کر سکیں تو اپنے متبعین کو ساتھ لے کر میدان مناظرہ میں آئیں اور اگر مریدوں کی نصرت و یاری کافی نہ ہو تو پھر ان اہل علم حضرات کو ساتھ لے کر میدان مباحثہ میں تشریف لائیں جو ان کو دائرہ اسلام میں داخل سمجھتے ہیں۔ سب سے پہلے جلسہ اولیٰ میں مبادیات بحث طے کی جائیں گی، اس کے بعد اصل موضوع پر گفتگو ہوگی۔ اگر مرزا صاحب کو اپنا اسلام ثابت کرنے میں دشواری ہو تو ہم ان کی خدمت میں نہایت آسان طریقہ پیش کرتے ہیں اس کو اختیار کر لیں۔ اس میں ان کا ایک حبہ بھی خرچ نہ ہوگا اور وہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی ہمارے خرچ پر ہمارے ساتھ مکہ معظّمہ یا قسطنطنیہ چلے اور وہاں دریافت کریں کے جس شخص کے یہ عقیدے ہوں وہ تمہارے نزدیک دائرہ اسلام میں داخل ہے یا خارج؟ اگر مرزا صاحب کو یہ پابندی شرائط مباحثہ کرنا منظور ہو تو عید یا جمعہ کے مجمع میں حاضر ہو کر گفتگو کر لیں اور اگر ان میں سے کوئی بات بھی منظور نہ ہو تو لازم ہے کہ اپنے عقائد کفریہ سے تائب ہوں اور اپنی توبہ کا اعلان کر دیں۔ الغرض ہماری تحریرات قدیمہ و جدیدہ کا خلاصہ یہی ہے کہ یہ شخص مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اہل اسلام کو ایسے شخص سے ارتباط رکھنا حرام ہے جیسا کہ ہدیہ وغیرہ کتب فقہ میں یہ مسئلہ موجود ہے۔ اسی طرح وہ لوگ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں جو اس کے معتقد یا پیرو ہوں اور ان کے نکاح باقی نہیں رہے۔ کتب فقہ میں یہ مسائل باب مرتد میں صراحتہً مذکور ہیں جب ہم نے 1301ھ میں مرزا قادیانی کے کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا تھا تو لوگ کہتے تھے کہ یہ مولوی ضدی ہیں لیکن خدائے قدوس نے ہمارے فتویٰ کی صداقت خود مولانا محمد حسین بٹالوی کی تحریروں سے ظاہر کر دی جو ان ایام میں قادیانی کے سب سے بڑے معاون تھے اور ہماری طرح علماء مکہ معظّمہ نے بھی بالاتفاق قادیانی کو کافر و بے دین قرار دیا۔ اب وہ باشندگان لدھیانہ، جو مرزا قادیانی سے حسن اعتقاد رکھتے ہیں یا وہ لوگ جو مرزا صاحب کے کفر و ارتداد میں متردد ہیں مرزا قادیانی کو ہمراہ لے کر ہمارے پاس آئیں اور گفتگو کرائیں"۔

المشتہرین: مولوی محمد، مولوی عبداللہ، مولوی عبدالعزیز، ساکنین لدھیانہ 29 رمضان المبارک 1308ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشورہ کے لیے حکیم نورالدین کی طلبی:

جب علماء لدھیانہ کی طرف سے مندرجہ بالا اشتہار شائع ہوا تو مرزا قادیانی سب سٹی بھول گئے اور عالم اضطراب میں اپنے دست راست حکیم نورالدین صاحب کو جنہیں ساٹھ سال کی عمر میں مرزا قادیانی کے ذریعہ سے منشی احمد جان ساکن لدھیانہ کی دوازدہ سالہ دختر ہاتھ لگی تھی فوراً فریادرسی کے لیے لاہور سے طلب فرمایا۔ حکیم صاحب نے مرزا صاحب کا اشتہار پڑھا اور اس کا کلہ توڑ جوابی اشتہار کا بھی مطالعہ کیا جو علماء لدھیانہ کی طرف سے شائع کیا گیا تھا۔ اس کے بعد حکیم صاحب نے کہا کہ ''ان مولویوں کو مخاطب بنانے میں آپ سے فروگزاشت ہوگئی۔ ان مولویوں سے ہم کسی طرح عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جب ثالث کی موجودگی میں آپ کے ایمان اور اسلام پر مباحثہ ہوگا اور مخالفوں کی طرف سے علماء حرمین کا فتوائے تکفیر بھی پیش ہوگا تو ثالث ہمارے فریق پر کفر وارتداد کا حکم لگا کر فریق ثانی کو فتح یاب قرار دے گا اور اس طرح ہمارے سب کیے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔ پھر کوئی شخص ہم سے مسئلہ حیات وممات مسیح اور دعوائے مسیح موعود کے متعلق بھی گفتگو نہیں کرے گا کیونکہ بے ایمان کا مسیح ہونا دائرہ امکان سے خارج ہے''۔

مرزا قادیانی نے اپنے اشتہار میں مولانا محمد حسین لدھیانوی کے واسطے سے مولانا محمد حسین بٹالوی کو بھی مناظرے کا چیلنج دیا تھا چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی اطلاع ملتے ہی 9 مئی کو لدھیانہ پہنچ گئے اور مرزا قادیانی کو اطلاع کر دی کہ میں مناظرے کیلئے حاضر ہوں لیکن گفتگو سے پہلے آپ سے بنیادی اصول طے کرنے ہیں۔ آپکو اختیار ہے جو اصول چاہیں ان سے تسلیم کرالیں اور موضوع بحث یہ ہوگا کہ کیا وہ مسیح جسکے قدوم کی احادیث نبویہ میں بشارت دی گئی ہے وہ آپ ہی ہیں۔

اس کے جواب میں مرزا قادیانی نے ایک رقعہ بھیجا جس میں لکھا کہ میں بحث کرنے کے لیے حاضر ہوں لیکن بحث حیات ووفات عیسیٰ علیہ السلام پر ہوگی کیونکہ میرے دعویٰ کی بناء اسی پر ہے اگر حیات عیسیٰ علیہ السلام قرآن سے ثابت ہو جائے تو میں اپنے دعوے سے دستبردار ہو جاؤں گا اور سمجھوں گا کہ مسیح کے فوت ہونے کا الہام شیطانی القاء ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے جواب میں مولانا حسین احمد بٹالوی صاحب نے مرزا قادیانی کو لکھا کہ تمہارے دو دعوے ہیں ایک مسیح ابن مریم کی وفات کا اور دوسرا مسیح موعود ہونے کا اور یہ دونوں الگ الگ مستقل حیثیت رکھتے ہیں اور بحکم اصول مناظرہ ہمیں اختیار ہے کہ آپ کے جس دعوے پر چاہیں بحث کریں دوسری بات جب آپ خود کو قرآن وحدیث کی پیش گوئی کا مصداق ٹھہراتے ہوئے مسیح موعود کہتے ہیں تو اس کے ثبوت کے لیے گفتگو کیوں نہیں کرتے آپ اپنا مسیح موعود ہونا ثابت کردیں ہم بھی وفات مسیح علیہ السلام کی تردید کردیں گے لیکن 9 مئی سے 27 مئی تک مرزا قادیانی نے اس کا جواب نہ دیا۔

جب پٹیالہ کے مرزائیوں کو اس بات کا علم ہوا تو وہ لدھیانہ آئے اور آکر مرزا قادیانی کو مباحثہ پر مجبور کیا تو طوعاً وکرھاً آمادگی کا اظہار کردیا اور مولوی محمد حسین لدھیانوی کو لکھ بھیجا کہ مجھے اپنے دعوائے مسیحائی پر مناظرہ کرنا منظور ہے لیکن درمیانی شرائط کا تصفیہ مناظرہ سے ایک روز پہلے ہوگا۔ مولانا بٹالوی کو فوراً اس کی اطلاع مل گئی تو مولانا نے فرمایا کہ ساری شرائط ابھی طے کرلو ورنہ اسے بھاگنے کا موقع مل جائے گا۔ مرزا قادیانی برابر آٹھ مرتبہ ناقابل عمل شرطیں پیش کر کے مباحثہ کو ٹالتا رہا مگر آخری مرتبہ پیغام بھیجا گیا کہ مرزا قادیانی کی ہر شرط منظور کرلیں۔ آخر 20 جولائی 1891ء کو مولانا محمد حسین بٹالوی لدھیانہ میں مرزا قادیانی کے خسر میر ناصر نواب دہلوی کے مکان پر ،جن کے پاس مرزا قادیانی رہتا تھا، جا پہنچے اور اسے مقابلہ پر مجبور کردیا یہ مباحثہ تحریری تھا جو 20 جولائی سے شروع ہوکر بارہ دن تک جاری رہا۔ پہلے تین دن مولوی صاحب مرزا قادیانی کے خسر کے مکان پر جاتے رہے اور پھر تین دن تک مرزا قادیانی کو مولوی صاحب کے قیام گاہ پر جانا پڑا۔ دوران مناظرہ میں مرزا قادیانی نے یہ حیلہ نکال کر بڑا شور مچایا کہ مولانا محمد حسین مبحث سے باہر نکل گئے لیکن انہیں اس کوشش میں کامیابی نہ ہوئی۔

مرزا قادیانی اس سوال کو بارہ دن تک ٹالتا رہا کہ صحیحین کی تمام حدیثیں صحیح ہیں یا نہیں؟ مولانا بٹالوی نے صرف ایک یہ سوال پیش کر رکھا تھا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی تمام حدیثیں صحیح ہیں یا نہیں؟ مرزا قادیانی ٹال مٹول کرتے تھا اور صاف لفظوں میں اس کا جواب نہیں دیتا تھا۔ مرزا قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارہ دن تک برابر غیر متعلق باتوں میں جواب کو ٹالتا رہا کیونکہ اس نے پہلے سے تہیہ کر رکھا تھا کہ اصل سوال کا جواب نہیں دیگا۔ آخر جب عام طور پر مشہور ہوا کہ مرزا قادیانی اتنے دن سے صرف ایک سوال کا جواب دینے میں لیت ولعل کر رہا ہے تو اس کا ہر طرف مذاق اڑایا جانے لگا اور بدنامی اور رسوائی نے مرزائیوں کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ جب امرتسر اور لاہور کے مرزائیوں کو معلوم ہوا کہ ان کا مسیح بارہ دن سے صرف ایک سوال کا جواب دینے سے جی چرا رہا ہے تو مرزا قادیانی کے ایک حواری حافظ محمد یوسف ضلع دار صاحب نے مرزا قادیانی کو پیغام بھیجا کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں، ان سوالات و جوابات میں تو آپ ذلیل ہو رہے ہیں اور فریق ثانی آپ کی آبرو مٹی میں ملا رہا ہے۔ ان سوالات و جوابات سے مولوی محمد حسین کا مقصد ہی یہی ہے کہ آپ کو ذلیل کریں۔ اس لیے مناسب ہے کہ اس بحث کو جلد بند کر دیجئے ورنہ اور زیادہ ذلت ہوگی۔

مرزا قادیانی کا میدان مناظرہ سے فرار:

حافظ محمد یوسف کے انتباہ کا یہ اثر ہوا کہ الہامی صاحب نے بارہویں دن کی تحریر کے ساتھ موقوفی بحث کی درخواست بھی پیش کر دی اور مولانا محمد حسین سے خطاب کرتے ہوئے لکھا کہ آپ بھی بہت کچھ ضبط تحریر میں لا چکے ہیں میں نے بھی بہت کچھ لکھ لیا اب میں اس بے سود بحث کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد مرزا قادیانی وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ اس نے اس فرار کے جو عذر ہائے لنگ اپنے اشتہار مورخہ یکم اگست 1891ء میں اور اپنی کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ 858 (طبع پنجم، صفحہ 349) روحانی خزائن میں پیش کیے ہیں، مولوی صاحب نے ان کا جواب باصواب اپنے رسالہ (اشاعۃ السنہ، جلد 13 صفحہ 313,314) میں دیا ہے۔ اس مناظرہ کی ایک شرط یہ طے ہوئی تھی کہ جب تک امور متنازع فیہ کا تصفیہ نہ ہو لے گا، مناظرہ برابر جاری رہے گا اور فریقین اپنی اپنی تحریروں کی نقلیں فریق مقابل کو دیتے رہیں گے۔ لیکن مرزا قادیانی نے اس شرط کی بھی خلاف ورزی کی اور نہ صرف مقابلہ سے فرار اختیار کیا بلکہ اپنی آخری تحریر کی نقل دینے سے بھی انکار کیا اور مباحثہ بلا تصفیہ منقطع کر دیا۔ نقل نہ دینے اور مناظرہ بند کر دینے سے بہت سے مرزائی بددل ہوئے۔ (اشاعۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السنۃ، جلد 13، صفحہ 212,214) لیکن جال میں پھنس کر نکل آنا بھی ہر ایک کا کام نہیں۔ مناظرۂ لدھیانہ کی مفصل کاروائی اشاعۃ السنۃ جلد 14 کے صفحات 352,114 پر درج ہے۔

علمائے دہلی کو مناظرے کا چیلنج

لدھیانہ میں ذلت و رسوائی کے دھبے نے مرزا قادیانی کے دامن کو مزید گندہ کر دیا، اس ذلت و رسوائی نے مریدوں میں بد دلی کی لہر دوڑا دی تھی اس لیے مرزا قادیانی شب و روز اس ادھیڑ بن میں مصروف رہتا تھا کہ کسی طرح اس داغ رسوائی کو دھویا جائے چنانچہ قسمت آزمائی کرنے کے لیے دہلی آ گیا اور یقین کرنے لگا کہ لُٹی ہوئی وقعت و عظمت وہیں واپس مل سکتی ہے چنانچہ ستمبر 1891ء میں دہلی جا کر مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی کو دعوت مناظرہ دی۔

مرزا قادیانی نے دہلی جا کر 12 اکتوبر 1891ء کو ایک اشتہار شائع جس کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

اے برادران سکنائے دہلی: میں نے سنا ہے کہ اس شہر کے بعض اکابر علماء میری نسبت مختلف الزام لگاتے ہیں اور میرے بارے میں خیال کرتے ہیں کہ میں مدعی نبوت ہوں اور میں نے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس وجہ سے میرے کافر ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں حالانکہ میری نسبت یہ باتیں کرنا درست نہیں ہے میں تو صرف مجدد اور مامور من اللہ ہوں میں حضرت مسیح ابن مریم کو فوت شدہ اور داخل موتیٰ یقین کرتا ہوں اور جو آنے والے مسیح کے بارے میں پیش گوئی ہے وہ اپنے حق میں یقینی اور قطعی اعتقاد رکھتا ہوں اور چونکہ میں اس وقت شہر دہلی میں وارد ہوں اور افواہ سنتا ہوں کہ اس شہر کے بعض علماء جیسے حضرت سید مولوی نذیر حسین مولوی عبدالحق صاحب حقانی اس عاجز کی تکذیب و تکفیر کے درپے ہیں اور الحاد اور ارتداد کی طرف منسوب کرتے ہیں، اس لیے اتماماً للحجۃ حضرات موصوفہ کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ مسیح ابن مریم کی حیات کی نسبت مجھے انکار ہے اگر یہ دونوں حضرات مجھے مخطی خیال کرتے ہیں یا ملحد تصور کرتے ہیں تو ان پر فرض ہے کہ عامہ خلائق کو فتنہ سے بچانے کے لیے اس مسئلہ میں میرے ساتھ بحث کر لیں تین شرطیں ہوں گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ امن قائم رہنے کے لیے وہ خود سرکاری انتظام کرادیں۔

۲۔ بحث تحریری ہو ہر ایک فریق مجلس بحث میں اپنے ہاتھ سے سوال لکھ کر اور اس پر اپنے دستخط کر کے پیش کرے۔

۳۔ بحث وفات وحیات مسیح میں ہو۔

میں اس اشتہار کے شائع ہونے کے بعد ایک ہفتہ تک جواب کا انتظار کروں گا دونوں حضرات شرائط بالا مذکورہ کو منظور کر کے مجھے طلب کریں۔

دہلی کے علماء جنہوں نے چیلنج قبول کیا:

جب یہ اشتہار مولانا نذیر حسین صاحب تک پہنچا تو انہوں نے بہ نفس نفیس اس کے شبہات کو دور کرنا چاہا چنانچہ 15 اکتوبر کو مرزا قادیانی کو خط کے ذریعے اپنے پاس آنے کی دعوت دی لیکن مرزا قادیانی نے انکار کر دیا۔ مولانا کے علاوہ بھی دہلی کے کئی علماء نے مرزا قادیانی کے چیلنج کو مع تمام شرائط قبول کیا جن میں ایک مولانا عبدالمجید صاحب واعظ تھے انہوں نے متعدد اشتہار چھپوا کر مرزا قادیانی کو مناظرہ کے لیے مدعو کیا اور کہا اگر مرزا قادیانی اپنا دعویٰ ثابت کر دے تو اسے ایک ہزار روپیہ انعام دوں گا۔ اسی لیے مولوی رحیم بخش نے بھی مناظرے کے چیلنج کو قبول کیا لیکن مرزے نے ادھر کا رخ نہ کیا۔ غرض اس طرح سے دہلی سے چودہ کے قریب حضرات کی طرف سے اشتہار شائع ہوئے لیکن مرزا قادیانی نے کسی کا جواب نہ دیا۔

مولوی عبدالحق مفسر حقانی سے معذرت:

ادھر جب مولانا حسین بٹالوی صاحب کو مرزا قادیانی کے قدوم دہلی کی خبر ملی تو فوراً دہلی پہنچے، مولانا حسین احمد بٹالوی صاحب کے دہلی آنے کی خبر جب مرزا قادیانی کو ملی تو بڑا گھبرایا اور یہ سوچ کر مولوی عبدالحق حقانی حنفی کو چیلنج کر کے خواہ مخواہ حنفیوں سے بھی جنگ مول لی ارادہ کیا کہ حقانی صاحب سے مصالحت کر کے صرف اہلحدیث سے چھیڑ خوانی کا سلسلہ جاری رکھا جائے اسی ارادے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے حقانی صاحب کے گھر گیا اور کہا حافظ احمد نابینا نے دھوکے سے آپ کا نام لکھوالیا ہے۔ آپ حنفی ہیں اس لیے مجھے آپ سے مقابلہ کرنا منظور نہیں۔

''مولوی صاحب نے کہا ٹھیک ہے آپ بذریعہ اشتہار اس امر کا اعلان کردیں کہ آپ مجھ سے مناظرہ نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن مرزا قادیانی نے 6 اکتوبر 1891 کو اس بارے میں جو اشتہار شائع کیا اس میں بھی روایتی دجل سے کام لیا اور کہا کہ ہمیں باہمی گفتگو سے معلوم ہوا ہے کہ مولوی صاحب گوشہ گزین آدمی ہیں اور ایسے جلسوں میں شرکت نہیں کرتے اور آپ اشتہار کی شرائط بھی پوری نہیں کرسکتے کیونکہ درویشانہ صفت کی وجہ سے حکام سے ملاقات پسند نہیں کرتے، ہاں البتہ مولوی نذیر حسین صاحب اور مولوی بٹالوی دونوں اس وقت دہلی میں موجود ہیں، اُن کو اب بھی دعوت مناظرہ ہے''۔

جب یہ اشتہار مولانا عبدالحق صاحب کے پاس پہنچا تو حضرت مولوی صاحب نے ایک اشتہار شائع کیا اور مرزا قادیانی کے جھوٹ کو واضح کرکے خود سے ٹاؤن ہال میں مناظرے کا چیلنج دیا لیکن مرزا قادیانی کی طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہونا تھا نہ ہوا۔

مولانا حسین احمد بٹالوی کی طرف سے تمام شرائط کی منظوری:

اس طرف مولانا محمد حسین صاحب نے مرزا قادیانی کے اقرار مباحثہ کے جواب میں 7 اکتوبر 1891ء کو اعلان شائع کیا جس میں مرزا قادیانی کو مخاطب کرکے لکھا۔

کہ ہمیں آپ کی تمام شرائط کے ساتھ آپ سے مناظرہ کرنا منظور ہے لیکن گفتگو میں کروں گا اور اگر میں کسی بات کا جواب نہ دے سکوں تو پھر مولانا نذیر حسین صاحب گفتگو کریں گے یہی امر بحکم عقل موزوں مناسب ہے کہ شاگردوں کے ہوتے ہوئے ایک شیخ الکل اور امام وقت کو زیبا نہیں ہے کہ آپ جیسوں کو اپنا مخاطب بنائے لہٰذا آپ 11 اکتوبر 1891ء بوقت صبح 9 بجے دن کے چاندنی محل میں تشریف لے آئیں اور خاکسار سے گفتگو کرلیجئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی عہد شکنیاں:

مرزا قادیانی نے 6، اکتوبر 1891ء کے اشتہار میں لکھا تھا کہ مولوی نذیر حسین صاحب اوران کے شاگرد بٹالوی صاحب جواب دہلی میں موجود ہیں۔ان کاموں میں اول درجہ کا جوش رکھتے ہیں، لہٰذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ وہ میرے ساتھ پابندی شرائط مندرجہ شرائط 2، اکتوبر 1891ء بحث کرلیں۔ (تبلیغ رسالت، روحانی خزائن جلد 2، صفحہ 28,27)

لیکن مرزا قادیانی نے مولوی محمد حسین کے ساتھ مباحثہ کرنے سے صاف انکار کر کے نقص عہد کیا اور کہا کہ میں خاص مولوی نذیر حسین صاحب سے گفتگو کروں گا کیونکہ مجھے ابوسعید محمد حسین کی گفتگو سے بالطبع نفرت ہے۔ہاں وہ مولوی سید نذیر حسین صاحب کے مددگار ہیں۔اس اصرار کی وجہ سے مولانا نذیر حسین صاحب مجبور ہوگئے کہ بذات خود مرزا قادیانی سے گفتگو کریں۔اس فیصلہ کے بموجب 11، اکتوبر 1891 کو ایک اور جلسہ چاندنی محل میں تجویز ہوا اور مولانا نذیر حسین صاحب نے مرزا قادیانی کو ایک چٹھی میں اطلاع دی کہ ''میں بذات خود آپ سے گفتگو کرنے پر آمادہ ہوں۔ آپ 11، اکتوبر کو فلاں وقت چاندنی محل میں آجایئے''۔لیکن مرزا قادیانی نے خط لکھ بھیجا کہ ''چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ جوش عوام کا حد سے بڑھا ہوا ہے۔لہٰذا یہ تجویز قرار پائی ہے کہ غلام قادر صاحب فصیح ڈپٹی کمشنر کے پاس جا کر اطلاع دیں تو پھر ایک تاریخ مقرر کر کے جلسہ ہو''۔

اس پر چاندنی محل کا جلسہ برخاست ہوا اور اہل دہلی کو یقین ہوگیا کہ قادیانی کو مباحثہ ہی منظور نہیں ہے۔وہ محض حیلے حوالے اور دفع الوقتی سے کام لے رہا ہے۔مرزا قادیانی کے اس فرار وگریز کا نہ صرف دہلی میں بلکہ تمام ہندوستان میں شہرہ ہوا اور اس کے دامن شہرت پر سخت بدنما داغ لگا۔ (اشاعۃ السنۃ، جلد 14 صفحہ 5)

جامع مسجد دہلی میں مباحثہ:

علماء اسلام کو اس بات پر کامل یقین تھا کہ مرزا قادیانی اپنے وعدے پر قائم نہ رہے گا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ نہ ہوگا۔لیکن دہلی کی عوام نے اٹھارہ اکتوبر 1891ء کوایک اشتہار شائع کر دیا جس میں لکھا کہ گفتگو شیخ الکل نذیر حسین صاحب نہیں بلکہ مولانا حسین احمد بٹالوی کریں گے۔اگر مرزا قادیانی ان سے بات نہیں کرنا چاہتا تو مولوی عبدالحق یا مولوی عبدالمجید صاحب کریں آخر فیصلہ ہوا کہ بیس اکتوبر کو جامع مسجد میں مجلس مناظرہ منعقد ہوگی جب مرزا قادیانی کواس کی اطلاع ہوئی تو مرزا قادیانی نے بھی اس کو قبول کرلیا اور کہا کہ میں وقت مقررہ پر پہنچ جاؤں گا چنانچہ مولانا نذیر حسین صاحب بھی تشریف لائے اور مرزا قادیانی بھی اپنے بارہ مریدوں کے ساتھ آ گیا، اس کے بعد جو گفتگو ہوئی وہ بڑی دلچسپ رہی اور مرزا قادیانی کو سخت ذلت کا سامنا کرنا پڑا اس تمام تر کاروائی کی تفصیل رئیس قادیان جلد اول میں دیکھی جاسکتی ہے۔مباحثہ کے بعد جس ذلت سے مرزا قادیانی کی واپسی ہوئی۔مرزا قادیانی کے بیٹے بشیر احمد ایم۔اے نے بھی اس کا فوٹو اتارا ہے چنانچہ اس نے سیرۃ المہدی میں مرزا قادیانی کی ذلت آمیز واپسی کا نقشہ یوں بیان کیا ہے:

''جب زیادہ لوگ مسجد سے نکل گئے تو حضرت (مرزا) صاحب بھی اٹھ کر باہر تشریف لائے اور بہت سے سپاہی اور پولیس افسر آپ کے اردگرد تھے۔جب آپ شمالی دروازہ پر آئے تو خدام نے اپنی گاڑیاں تلاش کیں کیونکہ ان کو آنے جانے کا کرایہ دینا کر کے ساتھ لائے تھے اور کرایہ پیشگی دے دیا گیا تھا۔لیکن معلوم ہوا کہ لوگوں نے مالکوں کو بہکا کر روانہ کر دیا تھا اور دوسری بھی کوئی گاڑی، یکہ ٹم ٹم، ٹانگہ پاس نہ آنے دیتے تھے۔اس طرح حضرت کو قریباً پندرہ منٹ دروازہ پر انتظار کرنا پڑا۔اس ثناء میں لوگوں کے گروہ در گروہ جو مسجد کے باہر کھڑے تھے بلوہ کر کے حضرت کی طرف آنے لگے۔پولیس کا افسر ہوشیار تھا اس نے حضرت سے کہا کہ آپ فوراً میری گاڑی میں بیٹھ کر اپنے مکان کی طرف روانہ ہو جائیں کیونکہ لوگوں کا ارادہ فاسد ہے۔چنانچہ حضرت اور مولوی عبدالکریم سیالکوٹی دونوں اس گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے اور باقی لوگ پیدل مکان پر پہنچے۔اس موقع پر حضرت کے ساتھ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی، سید امیر علی، غلام قادر صاحب، فصیح محمد خان صاحب کپور تھلوی، حکیم فضل الدین بھیروی، پیر سراج الحق اور چھ اور دوست تھے''۔ (سیرۃ المہدی، جلد 2 صفحہ 90)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد بشیر سہسوانی سے مناظرہ

مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی کے شاگردوں میں مولوی محمد بشیر سہسوانی بھی ایک بلند پایہ عالم تھے۔ مرزا قادیانی نے 2، اکتوبر 1891ء کو جو اشتہار دہلی میں شائع کئے وہ کسی نے مولوی محمد بشیر صاحب کے پاس بھی بھوپال بھیج دیئے۔ انہوں نے حاجی محمد سوداگر دہلی کے توسط سے ان اشتہاروں کا جواب مرزا قادیانی کے پاس بھیجا، جس میں ان کی تمام شرطوں کو قبول کرتے ہوئے صرف تیسری شرط میں کسی قدر ترمیم چاہی، مرزا قادیانی نے بھی اس ترمیم کو منظور کرلیا۔ ترمیم کے بعد یہ چار شرطیں قرار پائیں۔

۱۔ حفظ امن کے لیے سرکاری انتظام ہو۔

۲۔ مباحثہ تحریری ہو، ہر فریق مجلس بحث میں سوال لکھ کر اور اس پر اپنے دستخط کر کے پیش کرے۔ اسی طرح فریق ثانی جواب لکھ دے۔

۳۔ پہلی بحث مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام پر ہو۔ اگر حیات ثابت ہوجائے تو مرزا قادیانی کا اصل دعویٰ یعنی عدم نزول حضرت مسیح علیہ السلام اور مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونا ثابت نہ ہوگا۔ پھر حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول اور مرزا جی کے مسیح موعود ہونے پر بحث کی جائے گی۔

۴۔ طرفین میں سے جو شخص قبل از تصفیہ مباحثہ سے روگرداں ہوگا اس کی گریز سمجھی جائے گی۔

جب یہ شرطیں طے ہوگئیں تو مرزا قادیانی کی خواہش کے بموجب حاجی محمد احمد نے مولوی محمد بشیر صاحب کو بھوپال سے طلب کیا۔ مولوی صاحب 16 ربیع الاول 1309ھ کو دہلی پہنچ گئے اور مرزا جی کو اپنی آمد کی اطلاع دی۔

مرزا قادیانی کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی:

اب مرزا قادیانی نے اپنے سابقہ معاہدہ کو بالائے طاق رکھ کر شرائط میں مندرجہ ذیل تبدیلی کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ مولوی محمد بشیر صاحب مدعی ہوں گے۔ حیات مسیح علیہ السلام کا بار ثبوت انہی پر ہوگا۔

۲۔ بحث اس عاجز (مرزا قادیانی) کے قیام گاہ پر ہوگی۔

۳۔ جلسہ عام منعقد نہیں ہوگا۔

۴۔ مولوی صاحب زیادہ سے زیادہ دس آدمی جو معزز خاص ہوں اپنے ساتھ لا سکتے ہیں۔ لیکن مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی عبدالمجید ہرگز آنے کے مجاز نہ ہوں گے۔

۵۔ پرچوں کی تعداد پانچ سے زیادہ نہ ہوگی۔

مولوی محمد بشیر صاحب کے احباب کی رائے تھی کہ ان نئی شرطوں کو مسترد کر دیا جائے مگر مولوی صاحب نے محض اس خیال سے کہ مرزا قادیانی کو مناظرہ سے گریز کرنے کا کوئی حیلہ نہ مل سکے، سب شرطیں بلا کم و کاست منظور کر لیں۔ 19 ربیع الاول کو بعد از نماز جمعہ مناظرہ شروع ہوا۔ مولوی صاحب نے مرزا قادیانی کے مکان پر جا کر مجلس مناظرہ میں حیات مسیح علیہ السلام کے پانچ دلائل لکھ کر حاضرین کو سنا دیئے اور دستخط کر کے مرزا قادیانی کے حوالے کر دیئے۔

مجلس بحث میں جواب لکھنے سے گریز:

مرزا قادیانی پر لازم تھا کہ اسی وقت جواب لکھواتا لیکن اتنی قابلیت نہیں تھی کہ اپنے دماغ سے بھی کوئی بات نکال سکے۔ مجلس بحث میں جواب لکھوانے سے انکار کیا۔ ہر چند حاجی محمد احمد وغیرہ حضرات نے مرزا قادیانی کو سمجھایا کہ وہ نقص عہد اور شرائط مقررہ کی خلاف ورزی نہ کرے مگر اس نے کسی کی ایک نہ سنی بلکہ اسی بات پر مصر رہا کہ میں جواب لکھوا رکھوں گا آپ لوگ کل دس بجے آ کر جواب سن لیجئے۔ ناچار مجلس مناظرہ برخاست ہوئی۔ یہ حضرات دوسرے دن دس بجے در دولت پر پہنچے اور اطلاع دی گئی تو مرزا قادیانی باہر نہ آیا اور کہلا بھیجا کہ ابھی جواب تیار نہیں ہوا جب تیار ہوگا آپ کو بلا لیا جائے گا۔ دو بجے کے بعد ان حضرات کو بلا کر جواب سنایا اور کہا کہ اس مجلس بحث میں جواب لکھنے کی ضرورت نہیں۔ آپ اپنے مکان پر جا کر جواب لکھ رکھئے۔ اسی طرح پانچ دن تک سلسلہ بحث جاری رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خسر کی بیماری کا حیلہ تراش کر مناظرہ سے گریز:

چھٹے دن جانبین کے تین تین پرچے ہو چکے تو مرزا قادیانی پہلی ہی بحث کو نا تمام چھوڑ کر مناظرہ سے دست بردار ہو گیا اور کہنے لگا کہ اب مجھے زیادہ قیام کی گنجائش نہیں ہے اور زبانی یہ فرمایا کہ میرے خسر نواب ناصر بیمار ہیں اس لیے میرا جلد جانا ضروری ہے۔ چونکہ مولوی محمد حسین اور ان حضرات نے جو مرزا قادیانی کی ترکیب مزاج اور افتادطبیعت سے واقف تھے اس بات کی پیشن گوئی کر رکھی تھی کہ مرزا قادیانی بحث کے اختتام تک پہنچنے سے پیشتر ہی بھاگ کھڑا ہوگا، اس لیے مرزا قادیانی کے فرار کے متعلق پہلے سے ایک مقالہ لکھ رکھا گیا تھا۔ وہ مضمون مرزا قادیانی کی موجودگی میں سب حاضرین کو سنا دیا گیا۔ اس میں مرزا قادیانی کے نقص عہد پر خوب لے دے کی گئی تھی۔ حاضرین جلسہ نے مرزا قادیانی کو اس کی وعدہ خلافی اور گریز پر بہتیری ملامت کی مگر اس نے کسی ملامت اور طعن وتشنیع کی پرواہ نہ کی اور اسی روز تہیہ مراجعت کر کے رات کو دہلی سے فرار ہو گیا۔ اب مرزا قادیانی کے فرار کی اصل وجہ سنئے۔ مرزا قادیانی مدعی مسیحیت تھا اور علماء کی طرف سے ہمیشہ یہ مطالبہ ہوتا رہتا تھا کہ آپ مسیح موعود ہونے کا ثبوت دو اس لیے اس مبحث سے بچنے کے لیے دو رکاوٹیں قائم کر رکھیں تھیں۔ ایک مسئلہ حیات و وفات مسیح علیہ السلام دوسرے نزول جناب مسیح علیہ السلام جب الہامی صاحب نے مولوی محمد بشیر کے مناظرہ میں دیکھا کہ پہلا بند جو ان کے زعم میں نہایت مضبوط اور ناقابل تسخیر تھا، ٹوٹنے والا اور دوسرا بند جو بالکل کمزور ہے اس میں مدافعت کی زیادہ قوت نہیں وہ معاً ٹوٹ جائے گا، پھر اصل قلعہ پر حملہ ہوگا جو روئی کے گالے سے زیادہ کمزور ہے اور قادیانی مسیحیت کا قلعہ چشم زدن میں پاش پاش ہو جائے گا تو مرزا جی کے لیے بجز اس کے کوئی چارہ نہ تھا کہ غنیم کے قلعہ فتح کرنے سے پہلے ہی بھاگ کھڑے ہوں۔ اس مناظرہ کی مفصل روداد انہیں دنوں ایک رسالہ میں شائع ہوئی تھی جس کا نام ''الحق الصریح فی اثبات حیوۃ المسیح'' ہے۔ یہ تصریح اسی رسالہ سے ماخوذ ہے۔ (تاریخ مرزا، صفحہ 42 تا 44)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزابشیراحمدایم اے کی ملمع سازی

مرزابشیراحمد نے اپنے باپ کوفرار کی رسوائی سے بچانے کے لیے ایک حیلہ تراشا اور نہایت دیدہ دلیری سے ان الفاظ میں ملمع سازی کی۔ ''مولوی محمد بشیر صاحب کے مباحثہ میں باہم فیصلہ ہوا تھا کہ طرفین کے پانچ پانچ پرچے ہوں گے لیکن جب حضرت مسیح موعود نے دیکھا کہ مولوی محمد بشیر صاحب کی طرف سے اب انہی پرانی دلیلوں کا اعادہ ہو رہا ہے تو آپ نے فریق مخالف کو یہ بات جتلا کر کہ اب مناظرہ کو آگے جاری رکھنا تضیع اوقات کا موجب ہے، تین پرچوں پر ہی بحث کو ختم کر دیا اور فریق مخالف کے طعن و تمسخر کی پروا نہیں کی'' (سیرۃ المہدی جلد 2 صفحہ 90)

لیکن میں کہتا ہوں کہ ''اگر میاں بشیر احمد سچا ہے'' تو اس دعویٰ کی کوئی دلیل پیش کرے کہ مرزا قادیانی نے فریق مخالف کو جتلا دیا تھا کہ اب مباحثہ جاری رکھنا بے کار ہے''۔ اگر واقعی مولوی محمد بشیر صاحب کا سئہ دلائل خالی ہو چکا ہے تھا اور وہ بار بار پرانی دلیلیں ہی پیش کر دیتے تھے تو بھی مرزا قادیانی کو چاہیے تھا کہ مناظرہ کو اختتام تک پہنچا کر فریق مقابل کو لاجواب اور مغلوب کر دکھاتا کہ اس میں نہایت مہتم بالشان فائدہ یہ بھی تھا کہ مرزائیوں کے پاس مرزا قادیانی کی ساری تاریخ میں ایک نظیر ایسی بھی موجود ہو جاتی، جس میں مرزا قادیانی کو فرار و ہزیمت سے سابقہ نہ پڑا ہوتا۔

مولانا عبدالحکیم کلانوری سے مناظرہ

حضرت ''مسیح زمان'' مرزا قادیانی صاحب کبھی کبھی لاہور تشریف لا کر اہل لاہور کو اپنے جمال مبارک سے شرف اندوز ہونے کا موقع دیتے رہتے تھے۔ جب مرزا قادیانی نے اپنے حق میں نبی اور رسول کے لفظ لکھنے شروع کیے تو مولوی عبدالحکیم صاحب کلانوری نے عزم مصمّم کر لیا کہ اب کی دفعہ جو مرزا قادیانی لاہور براجمان ہوں تو ان کی اچھی طرح مزاج پرسی کی جائے، چنانچہ جب رئیس قادیاں اس کے بعد لاہور میں آیا تو مولوی صاحب اس کی قیام گاہ واقع چونا منڈی میں جا دھمکے اور علیٰ رؤس الاشہاد اس کی تحریروں پر گرفت کر کے قادیانی مسیحیت کی دھجیاں بکھیرنی شروع کیں۔ اب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی نے اپنی خفت و ہزیمت پر پردہ ڈالنے اور بدنامی کا داغ مٹانے کے لیے باقاعدہ مناظرہ کی خواہش کی۔ مولوی صاحب تو خود یہی چاہتے تھے۔ انہوں نے اس دعوت کو بخوشی لبیک کہا۔ اب مرزا قادیانی نے یہ حجت نکالی کہ مناظرہ تحریری ہو۔ مولوی صاحب نے اس سے انکار کیا اور اس انکار کی وجہ ظاہر تھی کہ تحریری مقابلہ سے وہ حقیقی مقصد حاصل نہیں ہوسکتا، جس کے لیے اس قسم کی کشمکش برپا ہوتی ہے۔ کاغذی گھوڑے تو اس صورت میں بھی دوڑائے جاسکتے تھے، جب کہ مرزا قادیانی قادیاں میں اور مولوی صاحب بمقام لاہور اپنے اپنے قیام گاہ میں موجود تھے۔ تقریری مباحثہ میں یہ فائدہ ہوا کہ فوراً نتیجہ نکل آتا ہے اور عوام بھی معاً حق و باطل میں امتیاز کر لیتے ہیں اور پھر تحریروں کے لیے کسی مناظرہ و مقابلہ کی بھی ضرورت نہیں۔ شائقین خود ہی فریقین کی کتابوں کا مطالعہ کر کے کسی نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ مولوی صاحب کے انکار پر مرزا قادیانی نے کہا کہ میں کسی حالت میں تقریری مباحثہ نہ کروں گا اور اس کے لیے وہی عذر لنگ پیش کیا جو مرزائی عام طور پر پیش کیا کرتے ہیں، لیکن چونکہ مولوی صاحب کی دلی آرزو تھی کہ جس طرح بھی بن پڑے مرزا قادیانی کو اچھی طرح ذلیل و رسوا کر کے اس کی مسیحیت کی قلعی کھول دیں، ناچار تحریری مقابلہ ہی منظور کیا۔

مناظرہ کا موضوع بحث:

مولوی عبدالحکیم صاحب کے مناظرہ کا موضوع بحث یہ تھا کہ محدث کسی حیثیت سے نبی ہوتا ہے یا نہیں؟ مرزا قادیانی مدعی تھے کہ وہ ایک حیثیت سے نبی ہوتا ہے، لیکن مولوی صاحب کو اس سے انکار تھا۔ الغرض مناظرہ شروع ہوا، مولوی صاحب نے اس حدیث سے استدلال کیا۔

" عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ لقد کان فیما تبلکم من الامم محدثون فان یکن فی امتی احد فانه عمر۔

(بخاری و مسلم)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خداﷺ نے فرمایا کہ پہلی امتوں میں محدث یعنی ملہم لوگ ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی ملہم ہے تو وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال النبی ﷺ قد كان فيمن قبلكم من بنی اسرائيل رجال يكلمون من غير ان يكونوا انبياء فان يكن فی امتی منهم احد فعمر" (بخاری)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں بغیر درجہ نبوت کے ملہم ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں ایسا کوئی شخص ہے تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

یاد رہے کہ ان روایتوں کے بیان میں آنحضرت ﷺ کا مقصود اظہار شک نہیں بلکہ محض تاکید و تخصیص ہے، جیسے کہا کرتے ہیں کہ اگر کوئی خیر خواہ ہے تو فلاں ہے۔ اس قول سے قائل کی مراد یہ نہیں ہوتی کہ فلاں کے سوا میرا کوئی خیر خواہ نہیں، بلکہ یہ غرض ہوتی ہے کہ وہ سب سے بڑا خیر خواہ ہے۔ تین چار پرچوں کے بعد جب جھوٹے مسیح کا کیسہ دلائل سے خالی ہوگیا اور یقین ہوا کہ اب مولوی صاحب چاروں شانے چت گرا کر چھاتی پر سوار ہو جائیں گے تو نا چار حضرت مسیح موعود صاحب نے ہتھیار ڈال دیے اور صلح کا پیام ڈالا۔ مولوی صاحب نے کہا کہ اچھا لکھ دو کہ آئندہ نبی کا لفظ اپنے حق میں کبھی استعمال نہ کروگے۔ مرتا کیا نہ کرتا، مرزا قادیانی نے آٹھ معزز گواہوں کے روبرو ایک اقرار نامہ لکھ دیا۔ یہ اقرار نامہ توبہ نامہ خود مرزائیوں نے شائع کیا ہے، چنانچہ میر قاسم علی مرزائی ایڈیٹر فاروق قادیاں کی کتاب تبلیغ رسالت سے، جو مرزا قادیانی کے اشتہارات کا مجموعہ ہے یہ اقرار نامہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"جو مباحثہ لاہور میں مولوی عبدالحکیم صاحب اور مرزا قادیانی کے درمیان چند روز سے بابت مسئلہ دعوائے نبوت مندرجہ کتب مرزا قادیانی کے ہو رہا تھا آج مولوی صاحب کی طرف سے تیسرا پرچہ جواب الجواب کے جواب میں لکھا جا رہا تھا۔ اثنائے تحریر میں مرزا قادیانی کی عبارت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ ذیل کے بیان کرنے پر جلسہ عام میں فیصلہ ہو گیا جو عبارت درج ذیل ہے''۔

(المرقوم،3فروری1892ءمطابق3رجب 1309ھ)

العبد	العبد	العبد
برکت علی وکیل چیف کورٹ	محی الدین المعروف صوفی	خاکسار رحیم بخش
العبد	العبد	العبد
فضل الدین	رحیم اللہ	
العبد	العبد	العبد
ابو یوسف	محمد مبارک علی	حبیب اللہ

الحمد للّٰہ والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ خاتم النبیین

امابعد۔تمام مسلمانوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح اسلام وتوضیح المرام وازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنے میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے، یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کیے گئے ہیں ورنہ حاشا وکلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے، بلکہ جیسا کہ میں کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ 137 میں لکھ چکا ہوں، میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سید ومولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں، کیونکہ کسی طرح سے مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ اور نفاق ڈالنا منظور نہیں ہے۔جس حالت میں ابتداء سے میری نیت میں، جس کو اللہ جل شانہٗ خوب جانتا ہے اس لفظ نبی سے مراد نبوت حقیقی نہیں ہے، بلکہ صرف محدث مراد ہے، جس کے معنی آنحضرت ﷺ نے متکلم مراد لیے ہیں یعنی محدثوں کی نسبت فرمایا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"عن ابی هریرۃ رضی اللّٰہ عنه قال قال النبی ﷺ قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا نبیاء فان یکن فی امتی منهم احد فعمر"

(صحیح بخاری، جلد اول، صفحہ 521، پارہ 14 باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ)

تو پھر مجھے اپنے مسلمان بھائیوں کی دل جوئی کے لیے اس لفظ کو دوسرے پیرایہ میں بیان کرنے سے کیا عذر ہوسکتا ہے، سو دوسرا پیرایہ یہ ہے کہ بجائے نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اور اس کو (یعنی نبی کو) کاٹا ہوا خیال فرمالیں اور نیز عنقریب یہ عاجز ایک رسالہ مستقلہ نکالنے والا ہے، جس میں ان شبہات کی تفصیل اور بسط سے تشریح کی جائے گی، جو میری کتابوں کے پڑھنے والوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں اور میری بعض تحریرات کو خلاف عقیدہ اہل سنت والجماعت خیال کرتے ہیں، سو میں ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب ان اوہام کے ازالہ کے لیے پوری تشریح کے ساتھ اس رسالہ میں لکھ دوں گا اور مطابق اہل سنت والجماعت کے بیان کروں گا۔

راقم

خاکسار مرزا قادیانی، مؤلف رسالہ توضیح المرام وازالہ اوہام، 3 فروری 1892ء

(تبلیغ رسالت جلد 2 صفحہ 94 تا 96)

قادیانی ہزیمت کی بڑی وجہ:

اس مباحثہ میں مرزا قادیانی کو ایسی عبرت ناک اور ذلت آفرین شکست ہوئی کہ جس کی نظیر شاید دنیا کے کسی اور متنبّی کی تاریخ میں نہ مل سکے گی۔ مرزا علی محمد باب نے بھی ایک مناظرہ میں علماء ایران کے مقابلہ میں گھٹنے ٹیک دیے تھے۔ (دیکھو کتاب ائمہ تلبیس) مگر مرزا قادیانی کی طرح کوئی توبہ نامہ لکھ کر نہیں دیا تھا، لیکن مرزا قادیانی نے اپنی شاندار پسپائی کے بعد اقرار نامہ لکھ کر اپنی ہزیمت پر اور بھی مہر توثیق ثبت کردی۔ قارئین کرام کو شاید اس ہزیمت کی حقیقی وجہ معلوم نہ ہوگی۔ اس ہزیمت کا اصلی وجہ مرزا قادیانی کا ایک الہام تھا جس میں مرزا قادیانی کے عاجی خدا نے یہ وعدہ کر رکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ جو شخص بھی تجھ سے مقابلہ کرے گا مغلوب ہوگا، چنانچہ مسیح موعود صاحب بڑے فاتحانہ انداز اور تحکمانہ لہجہ میں لکھتا ہے:

''اگر آسمان کے نیچے میری طرح کوئی اور بھی تائید یافتہ ہے تو کیوں وہ میرے مقابلہ پر میدان میں نہیں آتا؟ خدا نے مجھے قرآن کی زبان میں اعجاز عطا فرمایا ہے۔ خدا نے مجھے آسمان سے نشان دیئے ہیں۔ خدا نے مجھے زمین سے نشان دیئے ہیں۔ خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنے والا مغلوب ہوگا۔'' (تحفہ گولڑویہ مولفہ مرزا قادیانی ص89)

﴿ملخصاً از رئیس قادیان مصنفہ مولانا رفیق احمد دلاوری﴾

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مباہلے

جب دوفریق دعا کے ذریعے اپنا مقدمہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش کریں اور یہ دعا کریں کہ ''یا اللہ سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ فرما'' تو اس کو ''مباہلہ'' کہا جاتا ہے اور ''مباہلہ'' کے بعد جو نتیجہ نکلے وہ ''خدائی فیصلہ'' شمار کیا جاتا ہے۔

مباہلہ کرنا قرآن مجید سے ثابت ہے چنانچہ جب نجران کا عیسائی وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال جواب کے بعد جب وہ گروہ واپس ہوا تو آپ ﷺ پر وحی الٰہی نازل ہوئی۔

''فَلْنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ''

رات جب یہ گروہ اکٹھا بیٹھا تو ان کے لاٹ پادری عبدالمسیح نے کہا کہ دیکھو تم بھی جانتے ہو کہ محمد ﷺ سچے ہیں اس لیے اگر ان سے مباہلہ کرو گے تم پر یقیناً عذاب نازل ہوگا اس لیے ان سے صلح کرلو چنانچہ صبح آ کر عیسائی پادریوں نے آپ ﷺ سے صلح کر لی اور پھر نبی پاک ﷺ نے فرمایا اگر یہ میرے مقابلے میں آتے تو اللہ ان کے درختوں پر پرندوں کو بھی نہ چھوڑتے۔ اس کے برعکس ہم مرزا قادیانی جو بروز محمد ہونے کا دعویدار تھا اس کے مباہلے دیکھتے ہیں تو ہر جگہ ذلیل ہوتا نظر آتا ہے، تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

ہندوستان بھر کے علماء کو مباہلے کا چیلنج

جب ہندوستان بھر کے علماء حق نے مرزا قادیانی کے کفر وارتداد کا فتویٰ دے کر یہ ثابت کیا کہ مرزا قادیانی کا ملت اسلامیہ سے دور کا بھی رشتہ نہیں یہ شخص کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس فتویٰ کے کچھ عرصہ بعد جب مرزا قادیانی نے محسوس کیا کہ نہ صرف نئے شکاروں کا پھنسنا موقوف ہوا بلکہ پرانے دام افتادہ بھی بہت بڑی تعداد میں داغ مفارقت دے رہے ہیں اور آمدنی میں روز افزوں کمی ہے تو بہت کچھ غور وخوض کے بعد علماء امت کو نمائشی اور تصنع مباہلہ کی دعوت دینے کا فیصلہ کیا چنانچہ اپنی کتاب آئینہ کمالات کے ص 161 پر لکھا کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان تمام مولویوں اور مفتیوں کی خدمت میں جو اس عاجز کو جزئی اختلاف کی وجہ سے کافر ٹھہراتے ہیں۔عرض کیا جاتا ہے کہ اب میں خدا سے مامور ہو گیا ہوں تا کہ میں آپ لوگوں سے مباہلہ کرنے کی درخواست کروں اس طرح پہ کہ اول آپ کو مجلس مباہلہ میں اپنے عقائد کے دلائل از روئے قرآن اور حدیث کے سناؤں۔ اگر پھر بھی آپ لوگ تکفیر سے باز نہ آئیں تو اسی مجلس میں مباہلہ کروں۔سو میرے پہلے مخاطب میاں نذیر حسین صاحب دہلوی ہیں اور اگر وہ انکار کریں تو پھر شیخ محمد حسین بٹالوی اور اگر وہ انکار کریں تو پھر بعد اس کے وہ تمام مولوی جو مجھے کافر ٹھہراتے ہیں اور میں ان مولویوں کو آج کی تاریخ سے جو 10 دسمبر سے 1892ء چار ماہ تک مہلت دیتا ہوں یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کی کتاب ایک ایسی کتاب ہے جو کذب اور کفر سے بھری ہوئی ہے۔سو یہ لوگ مجھ سے مباہلہ کر لیں۔ (تبلیغ رسالت جلد 2 صفحہ 121)

دعوت مباہلہ کا پر جوش خیر مقدم:

مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی نے اس گیدڑ بھبکی کے جواب میں لکھا:

''مرزا قادیانی مجھے آپ کا چیلنج منظور ہے۔آپ جس وقت چاہیں اور قادیاں چھوڑ کر جہاں آپ کا مسکن ہونے کی وجہ سے فساد کا اندیشہ ہے لاہور بٹالہ یا جس مقام پر چاہیں مجلس مباہلہ منعقد کر لیں۔آپ اس مجلس میں شوق سے اپنے عقائد پر دلائل پیش کریں۔ پھر میں اسی مجلس میں آپ کی کتابوں کی نسبت دعویٰ کروں گا کہ یہ کذب اور کفر سے بھری ہوئی ہیں۔پھر جھوٹے پر ایک نہیں ہزار دفعہ لعنت کروں گا۔ وہ الفاظ جن پر آپ قسم کھائیں گے اور جھوٹے پر لعنت کریں گے یہ ہوں گے''۔ میں غلام احمد قادیانی خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ جو عقائد میں نے آج کل ظاہر کئے ہیں کہ قرآن اور حدیث کی قطعی شہادت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام انتقال فرما گئے ہیں اور مسیح موعود کی ذات سے خدا اور رسول خدا ﷺ کی مراد میری ہی ذات ہے۔ جبرئیل امین بذات خود انبیاء علیہم السلام کے پاس کبھی نہیں آئے بلکہ وہ آسمان سے اور سورج سے کبھی جدا نہیں ہو سکتے۔اسی طرح ملک الموت وغیرہ ملائکہ بھی بذات خود آسمان سے جدا نہیں ہوتے اور مطلق نبوت کا خاتمہ نہیں ہوا وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقائد جو رسالہ اشاعۃ السنہ میں آپ کی تصانیف سے نکال کر شائع ہوئے ہیں خدا اور رسول ﷺ کے نزدیک صحیح اسلامی عقائد ہیں۔ قرآن وحدیث میں ان عقائد کے متعلق جو الفاظ وارد ہیں ان کا یہی معنی خدا اور رسول ﷺ کی مراد ہیں جو میں غلام احمد قادیانی نے مراد لئے ہیں اور ان الفاظ ونصوص کے یہی معنی آنحضرت ﷺ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم، تابعین اور ائمہ رحمہم اللہ نے جو قرون ثلاثہ میں گزرے ہیں سمجھے تھے۔ اگر میں قادیانی اس بیان میں جھوٹا ہوں تو مجھ غلام احمد قادیانی پر وہ لعنت نازل ہو جو آج تک کسی ملعون پر نازل نہیں ہوئی (محمد حسین بٹالوی) جب مرزا قادیانی کو خلاف توقع اپنی گیدڑ بھبکی کا کلہ شکن جواب ملا تو مباہلہ کے سارے افسانے بھول گئے اور اپنی عافیت اسی میں دیکھی کہ اپنے چیلنج کو نسیاً منسیاً کر دیں۔ (اشاعۃ السنہ جلد 15، صفحہ 167,163)

مرزا قادیانی کے ترک مباہلہ پر مرزا قادیانی کے مریدوں کو بڑی شرمندگی اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اور بعض مریدوں نے مرزا قادیانی کی طرف خطوط لکھے کہ آپ مباہلہ ضرور کریں ورنہ ہمارے لئے بڑی بے عزتی کا مقام ہوگا۔ مرزا قادیانی اور اس کے ایک مرید سردار محمد علی خان کوٹلوی کے درمیان بھی اسی موضوع پر خط وکتابت رہی جس کی تفصیل ''رئیس قادیان'' مولفہ ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوری کی کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے۔

مولانا عبدالحق غزنوی سے حافظ محمد یوسف کا مباہلہ

حافظ محمد یوسف کا شمار مرزا قادیانی کے قریبی مریدین میں ہوتا تھا، یہ بڑا غالی مرزائی تھا اور مرزائیت کی تبلیغ اور نشر واشاعت کے سوا اس کا کوئی محبوب مشغلہ نہ تھا اس شخص نے ایک دفعہ مولانا عبدالحق غزنوی کے ساتھ مباہلہ کیا جس کو مرزا قادیانی نے بڑا سراہا، مرزا قادیانی نے اس مباہلے کی کیفیت خود کچھ یوں بیان کی ہے۔

مجھے اس بات کے سننے سے بہت خوشی ہوئی کہ ہمارے ایک معزز دوست حافظ محمد یوسف صاحب نے ایمانی جوانمردی اور شجاعت کے ساتھ ہم سے پہلے مباہلہ کا ثواب حاصل کیا۔ تفصیل اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجمال کی یہ ہے کہ حافظ صاحب اتفاقاً ایک مجلس میں بیان کر رہے تھے کہ مرزا قادیانی یعنی اس عاجز سے کوئی آمادہ مناظرہ یا مباہلہ نہیں ہوتا اور اسی سلسلہ گفتگو میں حافظ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ عبدالحق نے جو مباہلہ کے لیے اشتہار دیا تھا اب اگر وہ اپنے تئیں سچا جانتا ہے تو میرے مقابلہ میں آئے۔ میں اس سے مباہلہ کے لیے تیار ہوں۔ تب عبدالحق جو اسی جگہ کہیں موجود تھا مستعد مباہلہ ہو گیا اور آ کر حافظ صاحب کا ہاتھ پکڑ لیا کہ میں تم سے اس وقت مباہلہ کرتا ہوں اور مباہلہ اس بارہ میں ہوگا کہ مجھے یقین ہے کہ مرزا قادیانی اور مولوی حکیم نورالدین اور مولوی محمد احسن امروہی تینوں کذابین اور دجالین ہیں۔ حافظ صاحب نے فی الفور بلا تامل منظور کر لیا۔ اور حافظ صاحب نے عبدالحق سے مباہلہ کیا۔ منشی محمد یعقوب، میاں نبی بخش صاحب، میاں عبدالہادی صاحب اور میاں عبدالرحمٰن صاحب عمر پوری گواہان مباہلہ قرار پائے اور حسب دستور مباہلہ فریقین نے اپنے اوپر لعنتیں ڈالیں اور اپنے منہ سے کہا کہ الٰہی اگر ہم اپنے بیان میں سچائی پر نہیں تو ہم پر تیری لعنت نازل ہو یعنی کسی قسم کا عذاب ہم پر وارد ہو"۔ (تبلیغ رسالت یعنی مجموعہ اشتہارات قادیانی صاحب جلد 3 صفحہ 26)

مرزا قادیانی نے یہ واقعہ لکھ کر اس امر پر روشنی نہیں ڈالی کہ مباہلہ کے بعد فریقین میں سے کسی پر کوئی بلا نازل ہوئی یا نہیں؟ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ دونوں سلامت رہے۔ لیکن یاد رہے کہ حافظ محمد یوسف کے محفوظ رہنے کی وجہ یہ نہیں تھی وہ بھی حق کے پیرو تھے بلکہ اس کا حقیقی مبنی تقدیر الٰہی کا یہ نوشتہ تھا کہ حافظ محمد یوسف مرتد ہونے اور سالہا سال تک مرزائی رہنے کے بعد انجام کار تائب اور ازسرنو حلقہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد مرزائیت کے خوب بخیئے ادھیڑیں گے۔ چنانچہ انشاء اللہ العزیز آگے چل کر آپ کو معلوم ہوگا کہ انہوں نے ترک مرزائیت کے بعد مرزائیت شکنی میں کیسی بیش بہا خدمات انجام دیں۔ مباہلہ کے باوجود حافظ محمد یوسف کے محفوظ رہنے کی مثال حضرت ابوسفیان بن حرب اور بعض دوسرے اعدائے دین کا واقعہ ہے کہ جن کے حق میں حضرت خیر البشر ﷺ نے بد دعا کرنے کا قصد فرمایا تھا لیکن چونکہ ان کے لیے اسلام و ایمان کی نعمت مقدر تھی آپ کو ایسا کرنے سے منع کر دیا گیا چنانچہ اس سلسلہ میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" لیس لك من الامر شیء او یتوب علیهم او یعذبهم فانهم ظلمون "

آپ کو اس بارہ میں اختیار نہیں یہاں تک کہ حق تعالیٰ ان کو تائب کردے یا معذب کرے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔ (128-3)

چنانچہ اس کے بعد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ اور بہت سے دوسرے حضرات جنہوں نے اپنی زندگیاں اسلام دشمنی کے لیے وقف کر رکھی تھیں مشرف بااسلام ہوئے اور بیش بہا اسلامی خدمات انجام دے کر دنیا و آخرت میں سرخرو ہوئے اور خود مرزا قادیانی کے نزدیک بھی توبہ کے بعد عذاب الٰہی ٹل جاتا ہے دیکھئے مرزا قادیانی کے پیش گوئی دربار عبداللہ آتھم کتاب ہذا۔

مولانا عبدالحق غزنوی سے مرزا قادیانی کا مباہلہ

مولوی عبدالحق غزنوی بڑی مدت سے مرزا قادیانی کو مباہلہ کا چیلنج دے رہے تھے۔ مرزا قادیانی نے 25، اپریل 1893ء کے جس اشتہار میں حافظ محمد یوسف ضلع دار اور مولوی عبدالحق غزنوی کے مباہلہ کا ذکر کیا۔ اس میں بہت کچھ غلط بیانیوں سے کام لیا تھا۔ اس اشتہار کے جواب میں مولوی عبدالحق مرحوم نے 26 شوال 1310ھ مطابق 13 مئی 1893ء کو ایک اعلان شائع کیا جس میں مرزا قادیانی سے خطاب کرتے ہوئے لکھا کہ اب میں بذریعہ اشتہار ہذا خود کو مطلع کرتا ہوں اور ساری دنیا کو اس کا گواہ ٹھہراتا ہوں کہ اگر تمہارے ساتھ مباہلہ کرنے سے مجھ پر کچھ لعنت کا اثر ایسی صفائی کے ساتھ ظاہر ہو جس میں کسی شک وشبہ نہ رہے تو میں تمہاری تکفیر سے تائب ہو جاؤں گا۔ اب اپنے اشتہار کے بموجب مباہلہ کیلئے امرتسر آجاؤ۔ مباہلہ اس بات پر ہوگا کہ تم اور تمہارے سب پیرو دجال کذاب ملاحدہ اور زنادقہ باطنیہ ہیں۔ مباہلہ عیدگاہ کے میدان میں ہوگا۔ تاریخ جو تم مقرر کردو وہی مجھے منظور ہے۔ اگر تم اپنے اعلان کے بموجب میرے ساتھ مباہلہ کرنے کے لیے امرتسر نہ آئے تو پھر دوسرے علماء سے مباہلہ کی درخواست کرنا پرلے درجے کی بے شرمی اور بے حیائی متصور ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گرازیں بار باز ہم پیچی سرے بر تو شد نفرین رب اکبرے

(المشتہر عبدالحق غزنوی از امرتسر 26 شوال 1310ھ) (تبلیغ رسالت جلد 3 صفحہ 52)

''مرزا قادیانی 5 جون 1893ء کو آتھم کے مناظرے سے فارغ ہوا تھا۔ مرزا قادیانی نے اسی دن مولوی عبدالحق کے اعلان کا جواب شائع کیا۔ جس میں لکھا کہ عبدالحق غزنوی کا اشتہار مباہلہ میری نظر سے گزرا۔ اس لیے یہ اشتہار شائع کیا جاتا ہے کہ مجھ کو اس شخص اور ایسا ہی ہر ایک مکفر سے جو عالم یا مولوی کہلاتا ہے مباہلہ منظور ہے۔ میں تیسری یا چوتھی ذیقعدہ 1310ھ تک امرتسر جاؤں گا۔ تاریخ مباہلہ 10 ذیقعدہ 1310ھ (مطابق 27 مئی 1893ء) قرار پائی ہے، جس سے کسی صورت میں تخلف لازم نہیں ہوگا اور مقام مباہلہ عیدگاہ جو قریب مسجد خان بہادر محمد شاہ مرحوم، قرار پایا ہے۔ ہم بار بار مباہلہ کرنا نہیں چاہتے۔ ابھی تمام مکفرین کا فیصلہ ہو جانا چاہیے۔ اب جو شخص گریز کرے گا اور تاریخ مقررہ پر حاضر نہیں ہوگا آئندہ اس کا کوئی حق نہیں رہے گا کہ پھر کبھی مباہلہ کی درخواست کرے اور پھر ترک حیا میں داخل ہوگا۔ کہ غائبانہ کافر کہتا رہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ مباہلہ سے پہلے ہمارا حق ہوگا کہ ہم مفکرین کے سامنے جلسہ عام میں اپنے اسلام کے وجوہات پیش کریں''۔

(المشتہر مرزا قادیانی، 30 شوال 1310ھ) رسالہ سچائی کا اظہار مرتبہ مرزا قادیانی، صفحہ 9)

مولوی عبدالحق صاحب نے اس کے جواب میں لکھا کہ مجھے آپ سے مباہلہ کرنا بدل و جان سے منظور ہے لیکن میری خواہش ہے کہ مباہلہ 15 جون 1893ء کے بعد ہو کیونکہ 10 ذیقعدہ کو آپ آتھم سے مناظرہ کر رہے ہوں گے۔ ہمیں مباہلہ سے پہلے آپ کا لیکچر سننا ہرگز منظور نہیں کیونکہ جب آپ اپنی طرف سے صفائی پیش کریں گے تو ہمیں بھی آپ کی تردید کرنی پڑے گی۔ ایسی حالت میں یہ مباہلہ نہ ہوا، مباحثہ ہو گیا اور مناظروں کے جھگڑے تو ختم ہونے والے نہیں مقام مباہلہ میں صرف فریقین دعا کریں گے۔ دعا یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ جھوٹے پر لعنت کرے۔ اس کا جواب بدست حاملان رقعہ ہذا بھیج دیجئے۔ (عبدالحق غزنوی 7 ذیقعدہ 1310ھ)

اس کے جواب میں مرزا قادیانی نے لکھا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میاں عبدالحق غزنوی کو واضح ہو کہ اب حسب درخواست جس میں آپ نے مجھے قطعی طور پر کافر اور دجال لکھا ہے۔ مباہلہ کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے اور امرتسر میں آنے کی میری دو ہی غرضیں تھیں۔ ایک عیسائیوں سے مباحثہ اور دوسرے آپ سے مباہلہ۔ میں بعد استخارہ مسنونہ انہی دو غرضوں کے لیے مع اپنے قبائل کے آیا ہوں اور جماعت کثیرہ دوستوں کی جو میرے ساتھ کافر ٹھہرائی گئی ہے ساتھ لایا ہوں اور اشتہارات شائع کر چکا ہوں اور مختلف پر لعنت بھیج چکا ہوں اب جس کا جی چاہے لعنت سے حصہ لے۔ میں حسب وعدہ میدان مباہلہ میں کوئی وعظ نہ کروں۔ دعا صرف یہ ہوگی کہ میں مسلمان اور اللہ رسول کا متبع ہوں۔ اگر میں اس قول میں جھوٹا ہوں تو خدا تعالیٰ میرے پر لعنت کرے اور اگر میری دعا کے یہ الفاظ آپ کی نظر میں ناکافی ہوں تو جو آپ تقویٰ کی راہ سے لکھیں کہ دعا کے وقت یہ کہا جائے وہی لکھ دوں گا مگر اب تاریخ مباہلہ ہرگز ہرگز تبدیل نہیں ہوگی''۔

''لعنة الله على من تخلف سنا وما حضر في ذالك التاريخ واليوم والوقت''

(خاکسار غلام احمد از امرتسر 7 ذیقعدہ 1310ھ)

اس کے جواب میں مولوی عبدالحق مرحوم غزنوی نے ایک اشتہار شائع کیا، جس میں لکھا کہ اب میں بری الذمہ ہو گیا ہوں اور مجھ پر کسی قسم کی ملامت نہیں کیونکہ میں نے تاریخ بدلنے کی محض اس لیے خواہش کی تھی کہ گو میں اور دوسرے مسلمان مرزا کو کیسا ہی گمراہ اور بے دین سمجھیں مگر جب وہ اسلام کی طرف سے عیسائیوں سے مقابلہ کر رہا ہے تو ہم سب کو بجائے بددعا کے دعا کرنی اور مدد دینی چاہیے۔ مگر مرزا نے وہ تاریخ یعنی 10 ذیقعدہ نہیں بدلی۔ اب میں بھی 10 ذیقعدہ کو دو بجے دن کے مباہلہ کے مقام پر حاضر ہونا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ وہاں جا کر فریقین کی طرف سے لیکچر یا وعظ یا اظہار صفائی مطلق نہیں ہوگا جیسا کہ مرزا نے اپنے خط میں وعدہ کر لیا ہے۔ مباہلہ کی یہ نوعیت ہوگی کہ پہلے میں تین مرتبہ بآواز بلند کہوں گا کہ الٰہی میں مرزا کو ضال، مضل، ملحد، دجال، کذاب، مفتری اور کسی محرف کتاب اللہ اور احادیث رسول ﷺ یقین کرتا ہوں اگر میں اس دعویٰ میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر وہ لعنت کر جو کسی کافر پر تو نے آج تک نہ کی ہو۔ بعد منہ قبلہ دیر تک ابتہال اور عاجزی سے دعا کریں گے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ الٰہی جھوٹے کو رسوا اور شرمسار کر اور سب حاضرین مجلس آمین کہیں گے۔

(عبدالحق غزنوی از امرتسر 8 ذیقعدہ 1310ھ)

غرض 27 مئی 1893ء کو امرتسر کی عیدگاہ میں مباہلہ ہوا اور اس سے فراغت پا کر فریقین اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہوئے۔ سال سوا سال کے بعد اس مباہلہ کا جو اثر ظاہر ہوا وہ درج ذیل ہے:

مولوی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کا انجام:

مولوی عبدالحق غزنوی سے مرزا قادیانی کا جو مباہلہ ہوا اس کا تذکرہ اوراق سابقہ میں گزر چکا ہے۔ یہ مباہلہ 27 مئی 1893ء کو امرتسر کی عیدگاہ میں ہوا تھا۔ اس سے فراغت پا کر فریقین اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہوئے۔ اس واقعہ کے سوا سال بعد جب مرگ آتھم کی پیش گوئی کی میعاد ختم ہوئی اور آتھم کے زندہ سلامت رہنے پر مرزا قادیانی پر ہر طرف سے آوازے کسے جانے لگے تو مولوی عبدالحق صاحب نے ایک اشتہار شائع کیا جس کا عنوان تھا ''اثر مباہلہ عبدالحق غزنوی بر غلام احمد قادیانی'' اس اشتہار میں مولوی عبدالحق نے مرزا قادیانی کی ناکامی اور رسوائی کو اپنے مباہلہ کا نتیجہ قرار دیا اور قادیانی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا کہ ''آپ جو فرماتے تھے کہ مباہلہ کے بعد جو باطل پر ہوگا وہ ذلیل و رسوا ہوگا اب بتائیے کہ ہم دونوں میں سے باطل پر کون ہے اور ذلیل و رسوا کون ہوا ہے؟ آپ نے مولوی عبدالجبار صاحب امرتسری کو لکھا تھا کہ میں اپنے الہام پر ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسے کتاب اللہ پر۔ مرگ آتھم کی پیشین گوئی کے جھوٹا نکلنے پر بھی تمہیں اپنے الہام پر وہی ایمان ہے یا کچھ فرق آ گیا؟ پنڈتوں جوتشیوں اور برہمنوں کی بھی کوئی نہ کوئی پیش گوئی صحیح نکل آتی ہے، لیکن آپ کو اپنی پیش گوئیوں میں ہمیشہ ذلت و نامرادی کی بھیانک صورت دیکھنی نصیب ہوتی ہے۔ پیشین گوئی کی میعاد گزر چکی آتھم اب پہلے سے زیادہ قوی تندرست اور صحیح المزاج ہے تمہاری یہ ذلت و رسوائی مباہلہ کا اثر نہیں تو اور کیا ہے؟''

اس کے بعد مولوی صاحب نے لکھا: اب میں مسلمانوں کو عموماً اور مرزائیوں کو خصوصاً قسم دیتا ہوں کہ میرے اور مرزا کے حال کو دیکھ کر خود ہی اندازہ کر لو کہ مباہلہ کو پندرہ مہینے گزر گئے اب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے اوپر مباہلہ تاثیر پڑی یا مرزا پر؟ میں ہمیشہ بیمار رہتا تھا اب کے سال اللہ کے فضل سے میرے بدن پر پھوڑا پھنسی تک نہیں نکلا اور وہ باطنی نعمتیں اللہ عزوجل نے اس عاجز کو عطا کی ہیں، جو نہ بیان کرسکتا ہوں اور نہ مناسب جانتا ہوں کہ ان کا اظہار کروں اور مرزا کا حال تو ظاہر ہے کہ اس کے مریدوں کا یہ حال ہے کہ اسماعیل ساکن جنڈیالہ بانی مبانی مباحثہ امرتسر، جس نے مرزا کو مباحثہ کے واسطے منتخب کیا تھا اور یوسف خاں سرحدی جو مدت سے مرزا کا مرید تھا اور محمد سعید خالہ زاد بھائی مرزا کی بی بی کا یہ سب عیسائی ہوگئے۔ پیر کا یہ حال اور مریدوں کا یہ کہ دین و دنیا کی رسوائی و ذلت ان پر آپڑی۔

یہ اشتہار مطبع صدیقی لاہور میں چھپا تھا اور اس پر 14 ربیع الثانی 1312ھ کی تاریخ تھی۔

اس اشتہار کے انتقام میں قادیاں کے مرزا قادیانی نے مولوی صاحب کو خوب گالیاں دیں۔ مشتے نمونہ از خروارے مرزا قادیانی کی ایک عربی تحریر کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔ یہ ترجمہ بھی خود مرزا قادیانی کا ہے۔

''اے کذاب! تو پہلے مباہلہ کے بعد یہ سب کچھ جان چکا ہے اور تو غرق کیا گیا ہے اور جلا دیا گیا ہے۔ اے احمقوں کے فضلے! ہمیں بتلا کے کب تو پانی میں سے نکلا بلکہ تو ندامت کے پانی میں بدبختوں کی طرح ڈوب گیا اور کہاں تجھے آگ سے نجات حاصل ہوئی بلکہ تو تو اس حسرت کی آگ سے جل گیا جو شریروں پر بھڑکتی ہے''۔ (حجۃ اللہ، مولفہ قادیانی صفحہ 72)

مولوی عبدالحق مرحوم نے پیش گوئی کی ناکامی کو مباہلہ کا اثر قرار دیتے ہوئے مرزا قادیانی کی مندرجہ ذیل تحریر سے بھی استدلال کیا تھا۔ مرزا قادیانی نے عیسائیوں کے جواب میں لکھا تھا کہ:

''میری سچائی کے لیے ضروری ہے کہ میری طرف سے بعد مباہلہ ایک سال کے اندر ضرور نشان ظاہر ہو اور اگر نشان ظاہر نہ ہو تو پھر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوں اور نہ صرف وہی سزا بلکہ موت کی سزا کے لائق ہوں''۔ (حجۃ اللہ مولفہ مرزا قادیانی طبع سوم صفحہ 9)

مرزا قادیانی نے اس استدلال کے جواب میں لکھا کہ یہ غلط ہے کہ میرا نشان ظاہر نہیں ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ میرے کئی ایک نشان ظاہر ہوئے۔ مباہلہ کے بعد ترقی ہوئی مرید بڑھ گئے آمدنی میں اضافہ ہوگیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ 240)

اور جب مریدوں نے مرزا قادیانی سے دریافت کیا کہ حضرت! اہل اللہ کے مخالف تو ان کی بددعا سے ہلاک ہوجاتے ہیں لیکن اس کی کیا وجہ ہے کہ مباہلہ کے باوجود عبدالحق غزنوی کا بال تک بیکا نہیں ہوا؟ تو اس کے جواب میں مرزا قادیانی نے کتاب انجام آتھم میں جو 22 جنوری 1897ء کو شائع کی یہ عذر لنگ پیش کی: ''کہ مباہلہ دراصل میری درخواست سے نہیں تھا اور نہ میرا اس میں یہ مدعا تھا کہ عبدالحق پر بددعا کروں اور نہ میں نے بعد مباہلہ کبھی اس بات کی طرف توجہ کی۔ اس بات کو اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے کبھی عبدالحق پر بددعا نہیں کی اور اپنے دل کے جوش کو ہرگز اس طرف توجہ نہیں دیا''۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 21)

لیکن اس تحریر کے ساڑھے پانچ سال بعد مرزا قادیانی نے کتاب نزول المسیح میں جو 20 اگست 1902ء کو شائع کی یہ لکھ کر اپنے بیان کی تردید کردی کہ صدہا مخالف مولویوں کو مباہلہ کے لیے بلایا گیا تھا جن میں سے عبدالحق غزنوی میدان میں نکلا۔

بہرحال اس مباہلہ کے بعد دوسرے بے شمار مصائب کے علاوہ مرزا قادیانی کا ایک نوسالہ لڑکا مبارک احمد مرگیا۔ اس کے بعد مرزا قادیانی خود بھی مولوی عبدالحق کی زندگی میں لقمہ اجل ہوکر ان کے برسرحق ہونے کی عملی تصدیق کرگیا کیونکہ مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہوجاتا ہے۔ (اخبار الحکم قادیاں 10، اکتوبر 1907ء صفحہ 9)

یاد رہے کہ مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء بمقام لاہور مرض ہیضہ میں گرفتار ہوکر مولوی عبدالحق مرحوم کی زندگی میں گیارہ گھنٹہ کے اندر چل بسے تھے اور مولوی صاحب اپنے حریف کے نذر اجل ہونے کے نو سال بعد تک نہایت خوشگوار اور پرعافیت زندگی بسر کرکے 16 مئی 1917ء کو رہگرائے عالم آخرت ہوئے۔

والحمد للّٰہ علی ذالك۔ (ملتھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناءاللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ:

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری اہل حدیث مکتبہ فکر کے بڑے عالم اور حدیث میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی کے شاگرد تھے۔ انہوں نے ردقادیانیت پر زبردست کام کیا ہے وہ موقع بموقع مرزا قادیانی کی تحریروں اور لغو الہامات وغیرہ کا پرزور رد کرتے رہتے تھے اور مرزا کا ناطقہ بند کر رکھا تھا۔ جب بالکل پانی سر سے گذر گیا اور مرزا قادیانی کی بوکھلاہٹ حد سے تجاوز کر گئی تو اس عاجز آ کر آخری فیصلہ کے طور پر ایک اشتہار شائع کیا جس کا متن حسب ذیل ہے:

''بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدی مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں..... میں نے آپ سے بہت دکھ اُٹھایا اور صبر کرتا رہا..... اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا..... اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا تعالیٰ کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بناء پر پیشگوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے..... بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے''۔

(الراقم..... مرزا قادیانی..... 15، اپریل 1907ء)

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 579)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدائی فیصلہ

مذکورہ بالا اشتہار اور دعا کی اشاعت کے ٹھیک ایک سال ایک ماہ اور گیارہ دن بعد یعنی 26 مئی 1908ء کو مرزا قادیانی لاہور میں بمرضِ ہیضہ مر گیا۔ جب کہ مولانا ثناءاللہ صاحب مرزا کی موت کے چالیس سال بعد تک بقید حیات رہ کر مرزا کے بدترین جھوٹے ہونے کا اعلان فرماتے رہے۔ اس طرح خود مرزا کے قرار واعتراف کے بموجب اللہ تعالیٰ نے مرزا کو کذاب، مفسد، دجال قرار دلوایا۔

مرزا قادیانی نے اس مذکورہ خدائی فیصلے میں مباہلے کا ذکر نہیں بلکہ کہا کہ یہ صرف ایک دعا ہے جب کہ مولانا ثناءاللہ صاحب نے مرزا قادیانی کو بار بار مباہلہ کی دعوت دی مگر وہ ہمیشہ ان کا سامنا کرنے سے گریز کرتا رہا۔ اسی وجہ سے مولانا ظفر علی خان رحمہ اللہ نے کہا تھا:

وہ بھاگتے ہیں اس طرح مباہلہ کے نام سے
فرار کفر جس طرح ہوا بیت الحرام سے

مذکورہ اشتہار کا اثر مولانا امرتسری رحمہ اللہ پر یہ ہوا کہ مولوی صاحب نے بجائے خوفزدہ ہونے کے ایک رسالہ ماہوار ''مرقع قادیانی'' جاری کر دیا جو مرزا قادیانی کی زندگی میں اور بعد مرنے کے بھی کافی عرصہ تک جاری رہا اور مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد بھی اپنے موقف پر سختی سے جمے رہے۔

ایک مرتبہ قادیانیوں نے مولانا ثناءاللہ امرتسری رحمہ اللہ سے کہا کہ ہم مرزا قادیانی کے اپریل 1907ء والے اشتہار (خدائی فیصلہ) پر بحث کرنے کو تیار ہیں۔ چنانچہ انہوں نے 1912ء میں میر قاسم علی قادیانی سے تحریری مناظرہ کیا جس پر فریقین کی طرف سے ایک ایک منصف اور ایک غیر مسلم ''سردار بچن سنگھ جی'' فریقین سرپنچ مقرر ہوئے۔ مباحثہ باقاعدہ ہوا اور فریقین نے تین تین سو روپے جمع کرائے، فیصلہ مولانا امرتسری کے حق میں ہوا اور وہی انعام کے مستحق پائے یہ ساری کاروائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا نے ''فاتح قادیان'' کے نام سے شائع کیا جو احتساب قادیانیت کے جلد 8 میں چھپ چکا ہے۔

☆☆☆☆☆

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کذب مرزا پر چند مزید دلائل

مختلف اساتذہ سے تعلیم:

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام تمام کے تمام امی تھے اور تعلیم و تربیت میں کسی انسان کے شاگرد نہیں ہوتے بلکہ براہ راست اللہ تعالیٰ ہی اُن کی تعلیم و تربیت فرماتے ہیں کیونکہ اگر نبی کسی انسان کا شاگرد ہو تو لوگ اعتراض کریں گے کہ انسان سے تعلیم حاصل کر کے نبوت کا دعویٰ کر دیا غرض کہ نبی کسی انسان کا شاگرد نہیں ہوتا ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ ان لکل نبی یوم القیامۃ منیرا من نورٍ وانی علی اطولھا وانوارھا فیجبی منادٍ ینادی این النبی الامی فتقول الانبیاء کلنا نبیٌ امیٌ فالی این ارسل فیرجع الثانیہ فیقول این النبی الامی العربی قال فینزل محمد ﷺ حتی یاتی باب الجنۃ فیفرعہ۔۔

(صحیح ابن حبان جلد 14 صفحہ 400 (الترغیب الترہیب جلد 4 صفحہ 134 فصل فی الشفاعۃ)

ترجمہ: ہر نبی کو قیامت کے دن نور کا منبر دیا جائے گا اور میرا منبر سب سے اونچا اور نورانی ہوگا اور ایک منادی آ کر پکارے گا نبی امی کہاں ہیں؟ تمام انبیاء کرام فرمائیں گے ہم سبھی نبی امی ہیں آپ کو کون مطلوب ہے منادی دوبارہ آ کر کہے گا عرب والے نبی امی کہاں ہیں یہ سن کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ منبر سے اتر کر چلے جائیں گے یہاں تک کہ جنت کے دروازے پر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔۔۔۔الخ

اس حدیث شریف سے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کے تمام نبی ''اُمّی'' تھے اور ان میں سے کسی نے کسی مدرسہ یا درس گاہ میں کسی استاد کے سامنے بیٹھ کر دین کا علم حاصل نہیں کیا۔

مرزا قادیانی نے بھی اپنی کتاب براہین احمدیہ نامی کتاب میں جس کے متعلق مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے مہلم اور مامور ہو کر لکھی ہے اور بارگاہِ رسالت سے شرف قبولیت بھی پا چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اور جگہ لکھتا ہے کہ:

وہ سب خدا تعالیٰ کے شاگرد ہیں اور حاشیہ میں لکھا ہے کہ سب نبی تلمیذ الرحمٰن ہیں۔

(اربعین نمبر 2: روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 358)

مرزا قادیانی کا لڑکا بشیر احمد ایم۔اے لکھتا ہے کہ:

بیٹے کی تصدیق:

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ جہاں تک میں نے تحقیق کی ہے حضرت مسیح موعود کی زندگی کے مندرجہ ذیل واقعات ذیل کے سنین میں وقوع پذیر ہوئے ہیں: واللہ اعلم!

1836ء یا 1837ء۔ولادت حضرت مسیح موعود۔

1842ء یا 1843ء۔ابتدائی تعلیم از منشی فضل الٰہی صاحب۔

1846ء یا 1847ء۔صرف ونحو کی تعلیم از مولوی فضل احمد صاحب۔

1852ء یا 1853ء۔حضرت مسیح موعود کی پہلی شادی۔

1853ء یا 1854ء۔نحو ومنطق وحکمت و دیگر علوم مروجہ کی تعلیم از مولوی گل علی شاہ صاحب اور اسی زمانہ کے قریب بعض کتب طب اپنے والد ماجد سے''۔

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 150 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

گل علی شاہ کا تعارف کرواتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

ہمارے ایک استاد شیعہ تھے۔گل علی شاہ ان کا نام تھا۔کبھی نماز نہ پڑھا کرتے تھے منہ تک نہ دھوتے تھے۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 583)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی تہذیب و اخلاق دیکھئے کہ اپنے اساتذہ کا تذکرہ کس طرح کر رہا ہے۔مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا محمود لکھتا ہے:

''میرا ایک استاد تھا جو افہیم کھایا کرتا تھا اور حقہ لے کر بیٹھا رہتا تھا۔کئی دفعہ پنک میں اس سے اس کے حقہ کی چلم ٹوٹ جاتی۔ایسے استاد نے پڑھانا کیا تھا۔غرض آپ کو لوگ جاہل اور بے علم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھتے تھے‘‘۔

(تقریر مرزابشیرالدین محمود خلیفہ قادیان اخبار ’’الفضل‘‘ قادیان جلد 16 نمبر 62 صفحہ 8 مورخہ 5 فروری 1929ء)

دیباچہ میں یہی بات لکھی ہے۔لکھتا ہے:

تمام نفوس قدسیہ انبیاء کو بغیر کسی استاد یا اتالیق کے آپ ہی تعلیم اور تادیب فرما کر اپنے فیوض قدیم کا نشان ظاہر فرمایا۔ (خزائن جلد 1 صفحہ 16)

لیکن اس کے برعکس مرزا قادیانی نے مختلف اساتذہ سے عربی گرائمر کے علوم اور قرآن کا علم مختلف اساتذہ سے حاصل کیا جو اس کے جھوٹا ہونے کی مستقل دلیل ہے۔

چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لیے مقرر کیے گئے جن کا نام فضل احمد تھا میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدائے تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لیے ان استادوں کے نام کا پہلا فضل ہی تھا مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صَرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا، ان کا نام گل علی شاہ (شیعہ) تھا اور اس کو بھی میرے والد نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لیے مقرر کیا تھا ان سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا نے چاہا حاصل کیا۔

(کتاب البریہ: خزائن جلد 13، صفحہ 179 تا 181)

مرزاقادیانی کی شاعری

یہ بات تقریباً ہر مسلمان جانتا ہے کہ نبی شاعر نہیں ہوتا چنانچہ قرآن مجید میں آپ کے بارے میں ارشاد ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وما علمنٰه الشعر وما ینبغی له (یٰسین)

ترجمہ: ''ہم نے آپ کو شعر نہیں سکھایا اور نہ ہی آپ کے شایان شان ہے''۔

اور اس طرح دوسری جگہ فرمایا:

وما هو بقول شاعر

ترجمہ: ''یہ (قرآن) کسی شاعر کا کلام نہیں''۔

چنانچہ ان آیات کی تفسیر میں تمام مفسرین نے یہی بات لکھی ہے کہ انبیاء کرام شاعر نہیں ہوتے اور نہ ہی ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ شاعر تھے البتہ آپ کو شعر کا علم ضرور دیا گیا لیکن آپ شعر کہتے نہیں تھے کیونکہ نبی کے شایان شان شعر گوئی نہیں ہے۔

علامہ سید وفہوی مصری شیخ جمل سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص یہ کہے کہ آدم علیہ السلام نے شعر کہا تھا اس نے جھوٹ بولا، محمد ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سب کے سب شعر گوئی سے پاک ہونے میں برابر ہیں۔ (الشرح المبسوط)

الغرض یہ بات طے ہے کہ نبی شاعر نہیں ہوتا اور جو شاعر ہو وہ نبی نہیں ہوسکتا اس قاعدے کی رو سے ہونا یہ چاہیے تھا کہ مرزا قادیانی جس کا دعویٰ تمام انبیاء کی صفات کا مظہر اتم اور محمد ثانی ہونے کا تھا وہ شاعر نہ ہوتا اور کوئی بھی شعر نہ کہتا لیکن مرزا قادیانی نے نہ صرف شعر کہا بلکہ اپنی شاعری کو اپنا معجزہ شمار کیا (حالانکہ مرزا قادیانی کے شعر کسی بھی اچھے شاعر کے شعروں کے ساتھ ملا لیے جائیں تو وزن معلوم ہو جائے گا) اور مرزائیوں نے بھی مرزا قادیانی کی شاعری کو درثمین نامی کتابچے کی صورت میں شائع کیا ہے چونکہ انبیاء علیہم السلام میں کوئی نبی شاعر نہیں ہوا اس لیے مرزا قادیانی کے اشعار کا روحانیت میں کسی نبی سے مقابلہ نہیں کر سکتے ہاں البتہ انبیاء کے غلاموں حضرات علماء وصوفیائے کرام کے اشعار کو دیکھ لیا جائے تو جو عشق خدا محبت مصطفیٰ شوق جنت، خوف جہنم اور آخرت کی تیاری کے شوق کے حوالے سے مزین ہوتے ہیں جب کہ مرزا قادیانی کے اشعار میں ایسی کوئی بات نہیں بلکہ سارے کے سارے شعر انتہائی بے ہودہ لغو اور شہوانی ہیں اس لیے اس بات کی تحقیق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ہٹ کر کہ نبی شاعر ہوتا ہے یا نہیں۔

اگر مرزا قادیانی کی آوارہ، لغو اور عاشقانہ شاعری کو دیکھ لیا جائے تو اُسے شریف انسان ثابت کرنا ناممکن ہوگا۔ چند اشعار بطور نمونہ کے ملاحظہ ہوں:

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے

کچھ مزا پایا میرے دل ابھی کچھ پاؤ گے تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں مزا ہوتا

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 232)

احتلام اور مرزا قادیانی:

انبیاء کرام علیہم السلام معصوم عن الخطاء ہوتے ہیں اُن سے کسی گناہ کا صدور تو درکنار گناہ کا وسوسہ بھی نہیں ہوتا۔ یہ پاکیزہ حضرات سوتے، جاگتے اللہ پاک کی طرف متوجہ رہتے ہیں، اسی وجہ سے ان کا خواب ہر قسم کے شیطانی اثر سے پاک ہوتا ہے اور ان کا خواب بھی وحی الٰہی شمار ہوتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

عن ابی عباس قال احتلم نبی قط وانما الاحتلام من الشیطان۔

(خصائص الکبریٰ جلد 1 صفحہ 70)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کبھی بھی کسی نبی کو احتلام نہیں ہوا کیونکہ احتلام شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

اسی بات کو مرزا قادیانی نے بھی تسلیم کیا ہے۔ مرزا قادیانی کے کسی مرید نے اس سے سوال کیا:

سوال: انبیاء کرام کو احتلام کیوں نہیں ہوتا؟

جواب: انبیاء سوتے جاگتے ناپاک خیالوں کو دل میں نہیں آنے دیتے اس واسطے ان کو احتلام نہیں ہوتا۔ (سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 157)

جب کہ مرزا قادیانی کو احتلام ہوتا تھا مرزا قادیانی کا لڑکا بشیر احمد ایم اے اپنی کتاب سیرت المہدی میں لکھتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر میر اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کے خادم میاں حامد علی کی روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت صاحب کو احتلام ہوا جب میں نے یہ روایت سنی تو بہت تعجب ہوا کیونکہ میرا خیال تھا کہ انبیاء کرام کو احتلام نہیں ہوتا۔ (سیرت المہدی حصہ سوئم صفحہ 242)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی کے کئی خواب بھی ایسے لغو، بے ہودہ اور شرمناک ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی ہرگز ہرگز بدخیالات سے پاک نہ تھا۔

(تفصیل الہامات والے باب میں دیکھیں)

بکریاں چرانا:

بعض صفات انبیاء علیہم السلام میں مشترک ہوتی ہیں اُن میں سے ایک بکریوں کو چرانا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

" ما بعث اللّٰہ نبیا الا راعی الغنم وانت فقال نعم کنت ارعی علی قرا ربط لاھل مکہ " (بخاری صفحہ 301 باب الاجارہ مشکوٰۃ صفحہ 258)

یعنی ہر نبی نے چرواہا بن کر بکریاں چرائیں، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے سوال کیا کہ آپ نے بھی فرمایا میں نے بھی چند پیسوں پر اہل مکہ کی بکریاں چرائیں۔

ایک دوسری حدیث میں ہے جس کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے ہم آنحضرت ﷺ کیساتھ پیلو کے درخت کے پکے ہوئے پھل توڑ رہے تھے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

پیلو کے پھل میں سیاہ پھل ہی توڑا کرو کیونکہ وہ زیادہ عمدہ ہوتا ہے۔ میں جب بکریاں چرایا کرتا تھا تو میں وہی توڑا کرتا تھا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ نے بکریاں بھی چرائی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

نکتہ:

انبیاء علیہم السلام کے بکریاں چرانے میں کئی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ اول یہ کہ حضرات انبیاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرام علیہم السلام کا بکریاں چرانا امت کی گلہ بانی کا دیباچہ اور پیش خیمہ تھا اور اونٹ بیل وغیرہ چرانے میں وہ دشواری نہیں جو بکریوں کو چرانے میں ہے، گلہ کی کچھ بکریاں ایک طرف دوڑاتی ہیں اور کچھ دوسری طرف، راعی کو ہر طرف دیکھنا پڑتا ہے کہ کبھی کوئی بکری ریوڑ سے جدا نہ ہو جائے کبھی کسی بکری کو کوئی درندہ اچک نہ لے، وہ صبح سے شام تک اس فکر میں ریوڑ کے پیچھے پیچھے سرگرداں اور پریشان رہتا ہے۔ یہی حال انبیاء علیہم السلام کا امت کے ساتھ ہوتا ہے۔ ان کے لیل ونہار امت کی اصلاح کی فکر میں گزرتے ہیں۔ امت کے افراد بکریوں کی طرح اِدھر اُدھر بھاگتے ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام کمال شفقت ورافت سے ان کو راستے کی طرف بلاتے رہتے ہیں اور اس فکر میں رہتے ہیں کہ کبھی امت کا کوئی فرد نفس اور شیطان کے مہلکانہ حملوں کی زد میں نہ آجائے، غرض انبیاء علیہم السلام نے آئندہ چل کر امت کی تربیت کرنا ہوتا ہے اس لیے انبیاء سے بکریاں چروانے کا کام لیا جاتا ہے۔

ہر کام اور پیشہ کی کچھ خصوصیات ہوتی ہیں اور وہ خصوصیات اس شخص میں بھی پیدا ہو جاتی ہیں جو وہ کام کرتا ہے مثلاً قصاب کے دل میں کام کی وجہ سے کچھ خشونت اور سختی پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح بکریاں چونکہ کمزور اور ضعیف جانور ہیں اور اس میں دیگر جانوروں کی نسبت مشقت زیادہ ہوتی ہے اس لیے اس کام کے کرنے کی وجہ سے دل میں نرمی اور لطف وکرم پیدا ہو جاتا ہے جو کہ مخلوق کی تربیت کے لیے سب سے ضروری چیز ہے کیونکہ نرم مزاجی، نرم گفتاری اور خوش اخلاقی ہی آدمی کا ایسا جوہر ہے جو سب کا دل موہ لیتی ہے اور آدمی کو ہر خاص وعام میں ہر دل عزیز بنا دیتی ہے۔ غرض یہ کہ بکریاں چرانا یہ نبوت کی تربیت کے لیے ہوتا ہے۔

لیکن مرزا قادیانی نے ساری زندگی بکریاں نہیں چرائیں اس لیے بھی مرزا قادیانی اپنے دعویٰ نبوت کا کاذب ہے۔

مرزا قادیانی کا نسب اور نبوت:

انبیاء علیہم السلام کو جہاں ذاتی خوبیوں سے نوازہ جاتا ہے اور ہر قسم کے عیب سے صاف رکھا جاتا ہے ایسے ہی نفوس قدسیہ کو ایسے خاندان میں سے بھیجا جاتا ہے جو حسب ونسب میں سب سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعلیٰ اور برتر شمار ہوتا کہ خاندانی اعتبار سے انبیاء کو کوئی حقیر نہ سمجھے حدیث شریف میں بھی ہے کہ ہرقل شاہ روم نے ابوسفیان سے دریافت کیا۔

" کیف نسبه فیکم "

محمد رسول اللہ کا حسب ونسب کیسا ہے؟

ابوسفیان نے جواب دیا:

" هو فی حسب مالا نفضل علیه غیره "

یعنی وہ حسب ونسب میں سب سے بڑھ کر ہے۔اس پر شاہ روم نے کہا:

" و کذلك الرسل تبعث فی احساب قومها "

یعنی انبیا ہمیشہ بہترین خاندان میں مبعوث ہوتے ہیں۔

لیکن اس کے برعکس مرزا قادیانی کا خاندان مغل برلاس تھا اور جس گھرانے میں مرزا قادیانی نے آنکھ کھولی وہ گھر اسلام کا غدار اور انگریز کا پکا وفادار تھا چنانچہ مرزا قادیانی خود اپنے باپ کے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ مرحوم۔۔۔سرکار انگریزی کے بڑے خیر خواہ جان نثار تھے۔اسی وجہ سے انہوں نے ایام غدر 1857ء میں پچاس گھوڑے مع سواران بہم پہنچا کر سرکار انگریزی کو بطور مدد دیئے تھے اور وہ بعد اس کے بھی ہمیشہ اس بات کے لیے مستعد رہے کہ اگر پھر بھی کسی وقت ان کی مدد کی ضرورت ہو تو بدل وجان اس گورنمنٹ کو مدد دیں اور اگر 1858ء کے غدر کا کچھ اور بھی طول ہوتا تو وہ سو سوار تک اور بھی مدد دینے کا تیار تھے۔

میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ برطانیہ کا پکا خیر خواہ ہے میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور 1857ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیے تھے ان خدمات کی وجہ سے جو چھٹیات خوشنودی حکام ان کو ملی تھیں مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے گم ہوگئیں مگر تین چھٹیات جو مدت سے چھپ چکی ہیں ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب یتیموں کے گزر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنی قلم سے کام لیتا ہوں۔ (خزائن جلد 13، صفحہ 4 تا 6)

حُسن:

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو دیگر خصوصیات کے ساتھ ایک خصوصیت یہ بھی عطا کی جاتی ہے کہ نبی اپنی قوم میں سب سے زیادہ حسین وجمیل اور ظاہری عیوب سے پاک ہوتا ہے تاکہ لوگ نبی کو کس طرح خود سے کمتر خیال نہ کریں چنانچہ کتابوں میں انبیاء کرام کے اوصاف وکمالات کے تذکرے میں نبی کے حسن و جمال کو بھی نبوت کا وصف شمار کیا گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال کا تذکرہ قرآن پاک کی سورہ یوسف میں ہے اور تفسیر کی تمام کتابوں میں بھی اس کے حسن و جمال کا تذکرہ ہے۔ رحمت دوعالم ﷺ کے حسن و جمال اور آپ ﷺ کے رُخ انوار کو دیکھتے ہی یہود کے بڑے عالم عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بے ساختہ پکار اٹھے تھے:

" واللّٰہ ھذا الوجہ لیس بوجہ کذاب "

خدا کی قسم! یہ چہرہ کسی جھوٹے انسان کی نہیں ہوسکتا اور یہ کہہ کر اسلام قبول کرلیا

لیکن مرزا قادیانی نبوت کی اس خصوصیت سے بھی بالکل کورا تھا مرزائیوں کیلئے مرزا قادیانی کی تصویر کو دیکھ کر فیصلہ کرنا آسان ہے۔

تدفین:

حدیث شریف میں ہے کہ نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے چنانچہ رحمت کائنات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حبیب کبریاء نبی مکرم ﷺ کی وفات کے بعد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں آپ ﷺ کی تدفین کے متعلق مشاورت ہوئی تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

" سمعت من رسول اللّٰہ ﷺ شیئا ما نسیته قال ما قبض اللّٰه فی المواضع الذی یجب ان یدفن فیه فدفنوه " (ترمذی جلد اول صفحہ 198، ابواب الجنائز)

میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسی چیز سنی جو بھولی نہیں فرمایا! اللہ تعالیٰ نبی کی روح اُس مقام پر قبض فرماتے ہیں جہاں وہ دفن ہونا پسند کرے۔

چنانچہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس حدیث کو سننے کے بعد آپ ﷺ کی حجرہ عائشہ میں تدفین کی جب کہ مرزا قادیانی ہیضے کے مرض میں لاہور گندگی پر عبرتناک موت مرگیا اور پھر ریل گاڑی کے ذریعے (جسے مرزا قادیانی دجال کی سواری کہا کرتا تھا) قادیان لے کر قادیان میں تالاب کے قریب اس کو دفن کیا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاداشت

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.shubban.com shubban.official shubbanmedia shubbankn